مشمولات

اداریہ

گل و برگ

فتنۂ صلح کلیت علمائے اہلسنت کی نظر میں

از: سید محمد عزیزاللہ حسینی طاہر اشرف، صاحبزادہ، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی، مدظلہٗ العالی
(معاون ایڈیٹر ماہنامہ ''سنی آواز'' ناگپور)

'وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَتَّخِذُوْ بَیْنَ ذَالِکَ سَبِیْلًا وَ اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ' (اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے درمیان کوئی تیسری راہ نکالیں یہی ٹھیک ٹھیک کافر ہیں)۔ ''مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ تُیْنَقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ۔ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّءَۃً فَعَلَیْہِ وِزْرُھَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ تُیْنَقَسَ مِنْاَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ'' ''جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُن کو بھی جو کہ اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا اور جو شخص کہ اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو کہ اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی''۔ (مشکوٰۃ شریف، باب العلم)

'قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْا ھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُجَالِسُوْاھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْاھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْاھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْاھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ'' سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب سے دور رہو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انھیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو''۔ نوٹ: یہ حدیث مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی اور ابن حبان کی روایت کا مجموعہ ہے۔ (بحوالہ انوارالحدیث)

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اسلام کا یہ مذہب مختار اور عقیدۂ ثابتہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں کئی وجوہ کفر پر دلالت کرتے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس مسئلہ میں اسی ایک وجہ کو بطورِ ثبوت حق مان کر مسلمان جاننا چاہیئے۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ وہابیہ، دیوبندیہ، وہابیہ تبلیغیہ، وہابیہ مودودیہ، وہابیہ غیر مقلدیہ، نیاچرہ نے صلح کلیت اختیار کرکے اپنے کفر پر پردہ ڈالنے اور دوسرے مرتدوں کے ارتداد کو چھپانے کے لئے اہلسنت کے اس مذہب کے اس حکم کو لے کر سخت تلبیس کرتے ہیں۔ اور اس کی تحریف کرکے یوں کہتے پھرتے ہیں کہ، اگر کسی شخص میں ۹۹؍باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہنا چاہیئے۔ یہ عقیدہ قائم کرکے رات ودن کفریات بکتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ عالم دین اُن کے اس کفر کی تردید کرے تو صاف یہ کہتے ہوئے اپنے کفریات پر سخت ہوجاتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ ہیں۔ لہٰذا اہل قبلہ اور کلمہ گو کے لئے یہی آیا ہے کہ اگر کسی کے اندر ۹۹؍باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی وہ مسلمان ہے۔ الثایہ ظالم ان کے اس دھرم کے خلاف ان کے کفر کی تردید کرنے والے عالم اہلسنت کے درپۂ آزار ہوجاتے ہیں۔ اس کو جھگڑالو فسادی ٹھہرا کر اپنے کفریات کو اور مضبوط کرتے ہیں۔ ایسے ایمان سے محروم مسلم کہلانے والے بددینوں سے کہنا چاہیے اگر کسی بوتل میں دودھ بھرا ہوا ہو اور اس میں ایک قطرہ پیشاب کا ہے تو اسے ناپاک نہیں کہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس میں ۹۹؍قطرے دودھ کے ہیں اور ایک قطرہ پیشاب کا ہے۔ ایسا دودھ اور ایسا مسلمان صلح کلیوں کے پاس ہی پاک دودھ اور مسلمان ثابت ہوگا۔ مگر اسلام وسنیت میں ایسا شخص کافر اور یہ دودھ ناپاک ہے۔ اگر کسی نے قصداً اسی کفری عقیدے کو سامنے رکھ کر کہا کہ اگر کسی کے دل میں ۹۹؍باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو عمداً وقصداً کوئی ایک کفری بات زبان سے کہا تو وہ فوراً کافر ہوجائے گا۔ چاہے وہ عمر بھر نماز پڑھتا رہے، درجنوں حج کرے یا صدقہ وخیرات کرتا رہے اور دوسرے نیک اعمال کرتا رہے۔ اب اس کے نیک اعمال کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کے ایک کفری عقیدے کی وجہ سے کافر کہا جائے گا۔ اور صلح کلی اس کو رات دن بلکہ زندگی بھر

مسلمان کہتا رہے دونوں ایمان سے خارج ہوں گے۔

'عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ' ''حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی''۔ (مشکوٰہ شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ:... (ترجمہ) ''بد مذہب کی تعظیم وتوقیر میں سنت کی حقارت اور ذلّت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچادیتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول / صفحہ: ۱۴۱)

'عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِی وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْغُضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ۔''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آوٴ۔ اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ 'ابن عساکر' '' (انوارالحدیث)

اے وہابیو، دیوبندیو، غیر مقلدیو، مودودیو، صلح کلیوں، نیچریو شرم کرواور دیکھو! باوجود زندگی بھر فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات کی ادائیگی اور اعمال پر عمل پیراہونے کی وجہ سے صرف قصداً ایک کلمۂ کفر ادا کرنے کی وجہ سے کافر ہوگیا۔اور تم صبح وشام تحریراً اور تقریراً کفر بکے جاتے ہو اور یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ کافر کو کافر نہ کہنا چاہیئے کہکر خود کفر کے دلدل میں پھنس جاتے ہو۔ پھر اسلام کا دعویٰ اور نمازی ہونے کا شور تم سے دور نہیں ہوتا۔اس کے باوجود تم کھلے ہوئے بدعقیدہ اور صلح کلی ہو۔وہابیہ، دیوبندیہ، نیاچرہ صلح کلیت کی وجہ سے بالاتفاق یہ کہا کرتے ہیں کہ ہر مرتد وبے دین فرقہ اپنے عقائد پر قائم رہ کر فلاں مجلس فلاں جماعت کا رکن بن سکتا ہے یہ ان کا کھلا ہوا کفر وارتداد ہے اس طرح وہ دوسروں کے کفر وارتداد پر راضی رہ کر وہ خود کافر ہو گئے۔

یہی صلح کلی کی اور نیچری مختلف جماعتیں اور انجمنیں وسوسائیٹیاں ادارے بنا کر بنام اسلام جتنے بھی صلح کلی اور نیچری وبدعقیدہ وبے دین لوگ ہیں سب کو یہ اپنی بنائی ہوئی جماعتوں میں اپنے کفر وارتداد پر قائم رہ کر شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ساتھ میں صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں،اگرچہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان اپنی مذہبی ودینی حمیت کی وجہ سے شامل نہیں ہوتے ہیں تو تم انہیں فسادی قرار دیتے ہو۔ایسے ہی حالات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ سے سوال ہوا۔آپ نے نیچریوں وصلح کلیوں کے خلاف دلائل قاہرہ سے رد بلیغ فرمایا ملاحظہ فرمائیں۔یہ فتویٰ مبارک ہر ایک فرد، تنظیم، تحریک یا علماء کی جماعت جو بظاہر مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہیں انکو دعوت سخن دیتا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کیا ہے اور کسے کہتے ہیں۔اور مسلک اعلیٰ حضرت ایمان وعقیدہ کی اصلاح کے لئے کافی ہے۔

(مسئلہ ۱۴۱: بحوالہ، فتاویٰ الرضویہ: جلد، پانچ دہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرور وفقہائے نامور (کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم) اس سوال میں کہ اس ملک کاٹھیاوار میں ایک مجلس بنام ''کاٹھیاوار مسلم ایجیو کیشنل کانفرنس'' اعنی کاٹھیاوار، کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جن کے محرک ومختار متبعین ومتعلقین علیگڈھ کالج ہیں، ۲/اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ان کا پہلا جلسہ جونا گڈھ (کاٹھیاوار) مقام پر ہوا جن کا صدر ڈاکٹرضیاء الدین، احمد پروفیسر علیگڈھ کالج وسکریٹری منشی غلام محمد بیریسٹرایٹ لاء کاٹھیاواری ایجنٹ علیگڈھ کالج وموٴید آل انڈیا محمڈن ایجیو کیشنل کانفرنس اور وعظ مولوی سلیمان پھلواری جان جانا ن ندوہ مخذولہ قرار پائے، اس کانفرنس کا مقصد آل انڈیا محمڈن ایجیو کیشنل کانفرنس کا ہے جن میں بلارعایت سنّی ہر کلمہ گو رافضی، وہابی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرہم رکن (ممبر) ہوسکتا ہے، ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی ودنیوی ترقی کا سبب جان کر جان ومال سے امداد کرتے ہیں، اور دینی مفسدہ ومضرت سے آگاہ نہیں، اور بلا تفریق ورعایت اہل سنت تمام بے دینوں مرتدوں، مدعیانِ اسلام کو مسلمان سمجھ کر رکن (ممبر) بنائیں، بلکہ ان کے صدراور سیکریڑی اور واعظ بنانے میں بھی خوفِ خدانہ لائیں، اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی پچرنگی مسلم کانفرنس خلافِ شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں کہ یہ دینی کانفرنس

کہاں ہے یہ تو دُنیوی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو ہمارے ملک تعلیم میں سب سے پیچھے ہے۔ آیا سنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان ومال سے اس کی مدد کرنا،اُس کے جلسہ میں شریک ہونا، بددین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور اُن سے میل جول پیدا کرنا اور اُن سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ یہ ہمارے ائمۂ دین (رحمہم اللہ تعالیٰ)وضاحت سے بیان کرکے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے اور بیدینوں کے ہتھکنڈوں سے بچاکر نعمائے دارین حاصل کریں۔ جواب آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ اس استفتاء کو چھپواکر اس ملک کاٹھیاوار وگجرات وبرما وغیرہا جگہ پر بغرضِ اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے تقسیم کیا جائے گا۔ فقط

راقم آثم خادم قاسم میاں عفی عنہ

ازمقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار،

تاریخ ۲۱/محرم الحرام ۱۳۳۵ھ /مقدسہ پنجشنبہ

الجواب

(۱)ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام،اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کرلے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:"**وامّاینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین۔**" (القرآن الکریم /۶/۶۸)"اور اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر پاس نہ بیٹھو ظالموں کے"۔تفسیر اتِ احمدیہ میں ہے:"**دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق والقعود مع کلھم ممتنع۔**" اس آیت کے حکم میں ہر کافر ومبتدع اور فاسق داخل ہیں۔ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔اللہ عزوجل فرمایا ہے: "**ولاترکنواالہ الذین ظلموافمتسکم النار**"(القرآن الکریم/ ۱۱/۱۱۳)"ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی"۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"**ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم**""ان سے دوررہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں"۔

مسلمانوں کاایمان ہے کہ اللہ ورسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقیناًہمارے دونوں جہاں کی اس میں بھلائی ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہ سراسر ضرور بلاہے۔مسلمان صورت میں ظاہر ہوکر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا ساتھ ہولیا تو گردن ماریگا مال لوٹے گا شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیاجو کسی بھیڑ کی اُون پہن کر آیا اس کے ساتھ ہولے،ارے! مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کرتمہارے خیر خواہ ہیں"حَرِیْصٌ عَلَیْکُم" تمہارا مشقت میں پڑنا اِن کے قلب اقدس پرگراں ہے"عَزِیْزٌعلیہِ مَاعَنِتُّم"واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر "بِالْمُؤمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْم"ارے!ان کی سنو،ان کادامن کو تھام لوان کے قدموں سے لپٹ جاؤ وہ فرماتے ہیں:"**ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔**""ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں ڈال دیں"۔(صحیح مسلم/باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء)ابن حبان وطبرانی وعقیلی کی حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "**لاتؤاکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتناکحوھم واذامرضوافلاتعودوھم واذاماتوافلاتشھدوھم ولاتصلواعلیھم ولاتصلوامعھم۔**""ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ،ان کے ساتھ پانی نہ پیو،ان کے پاس نہ بیٹھو،ان سے رشتہ نہ کرو،وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ،مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ،نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانۂ خلافت میں لے آئے۔اس کے لئے کھانا منگایا جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیاجائے اور اسے نکال دیا جائے،سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔سیدناعبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی: فلاں شخص نے آپکو سلام کہا ہے ،فرمایا:"**لَاتَقْرَأْہُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَنَّہٗ اَحْدَثَ**"میری طرف سے

اسے سلام نہ کہنا میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، آپ نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا 'ولا نصف کلمۃ' آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے، فرمایا "از ایشاں منھم" ہے۔

امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنائیں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں، آخر وہ خائب وخاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے۔ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی تاویل لگائیں، اور میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔

ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور ایسی جگہ مال دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا، جو عقل سے بہرہ ہے۔ یکے نقصانِ مایہ دگر شماتت ہمسایہ۔ (ایک تو مال کا نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی) ہمسایہ کون؟ وہ بِئْسَ الْقَرِيْن، شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہاں کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْن۔ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا، یہی ہے صریح نقصان (ترجمۃ القرآن)

دیکھو، امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی۔ "اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَايُضِلُّوْ اَنَكُمْ وَلَايُفْتِنُوْنَكُمْ" "ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں"۔ دیکھو، نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب جل جلالہٗ نے بتائی "فَلَاتَقْعُدُ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْن" "یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے"۔ بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔ ان مضامین کی تفصیل میں تمام اکابر علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ مسمّٰی بہ "فتاوی الحرمین بر جفِ ندوۃ المین" اور عامۂ علماء ہند کا فتویٰ مسمّٰی بہ فتاوی السنۃ لالجامِ اھلُ الفتنۃ اور فتاوی القدوہ اور النَّذِيْرُ الاحمد اور اَلنَّذِيْرُ الْمُبِيْن وغیرہا پچاس سے زائد کتابیں چھپ کر شائع ہو چکیں اور ہدایت اللہ جل جلالہٗ کے ہاتھ۔ "واللہ یقول الحق ویھدی السبیل" "وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔" (القرآن الکریم ۳۳/۴-۳/۱۷۳) "اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے، اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز)۔ وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ بالتبجیل، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری

شیر بیشۂ اہلسنت فرماتے ہیں: صلح کلی کوئی مستقل مذہب نہیں، بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بدمذہبوں، بے دینوں پر ردّ وطرد سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائیگا۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بدمذہبوں بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں بُرے بنیں۔ اور کہے کہ جتنی دیر ہم ان کا رد کریں گے، ان کو بُرا بھلا کہتے رہیں گے، ان کو گالیاں دیتے رہیں گے اتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں تو ثواب بھی ملے گا اور کوئی ہمیں بُری نظر سے بھی نہیں دیکھے گا۔ یہ خیالات اشد بدمذہبی بلکہ الحاد وارتداد کی جڑ ہیں۔ اگر اسی کا نام اسلام یا خلق عظیم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں، مرتدوں اور منافقوں پر شدت وغلظت کی تعلیم قرآن عظیم میں کیوں دی۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے: "یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو"۔ اور فرماتا ہے جل جلالہٗ: "یاایھا الذین اٰمنو اقاتلو االذین یلو انکم من الکفار ولیجد وافیکم غلظۃ۔ یعنی اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی پائیں"۔ اور فرماتا ہے عزشانہٗ: "یاایھا الذین اٰمنو الاتتخذو ابطانۃ من دونکم لایألونکم خبالا ودو اماعنتم بدت البغضأ من افواھھم وماتخفی صدورھم اکبر قد بینالکم الاٰیات ان کنتم تعقلون۔ یعنی اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے، تمہارا تکلیف میں پڑنا ان کی دلی آرزو ہے۔ بیشک ان کے مونہوں سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ ہم نے تمہیں صاف نشانیاں بتادیں اگر تمہیں عقل ہو"۔

ان بے دینوں کو یہ نہیں معلوم کہ ہر شخص اگرچہ اپنی قبر میں جائیگا لیکن باجود قدرت واستطاعت اگر کوئی شخص بدمذہبوں

،بے دینوں کی بدمذہبیوں ،بے دینیوں پر قصداً ردّ وابطال نہ کرے گا اور امت مصطفویہ علی صاحبہاوآلہ الصلاۃ والتحیۃ کو ان کے کفریات وضلالات میں مبتلا ہوتے دیکھ کر بھی ساکت وخاموش رہے گا تو خود اس کی قبر بھی واحد قہّار جل جلالہٗ کی لعنتوں سے بھردی جائیگی۔یہ ان بدمذہبوں کی قبر میں تو نہ جائیگا لیکن خود اس کی قبر میں وہی عذابات وعقوبات ہوں گے جو ان بدمذہبوں کیلئے ہیں کہ اس نے اپنے سکوت اور اپنی مداہنت سے ان بدمذہبوں بے دینوں کو اشاعت کفر وضلال میں مدد پہنچائی۔حدیث شریف میں ہے ،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:''**اذاظھرت الفتن او قال البدع وسبّ اصحابی فلیظھر العالم علمہٗ ومن لم یظھر علمہٗ فعلیہ لعنۃ اللہ والملآئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہٗ صرفاً ولا عدلاً**۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں (یایہ فرمایا کہ بدمذہبیاں پھیلیں)اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے(ان بدمذہبوں کا اور صحابہ کی شان میں توہین کرنے والوں کا رد کرے)اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں کی لعنت تمام لوگوں کی لعنت۔اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ اس کا نفل''۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں توہین کرنے والوں کا باوصف قدرت واستطاعت رد کرنے سے سکوت کرنے والا تمام انسانوں کا،تمام فرشتوں کا بلکہ خود اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کا ملعون ہے تو خود حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص بلکہ خود حضرت ربّ العزۃ جل جلالہٗ کی تکذیب کرنے والوں کا رد کرنے سے قدرت واستطاعت ہوتے ہوئے بھی سکوت کرنے والا کفریات وضلالات کے رد پر قادر ہوتے ہوئے بھی ان پر رواداری برتنے والا کیسا اشد ترین ملعون ہوگا۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد شریف پڑھنا یقیناًعبادت الٰہی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام اَوراد ووظائف سے افضل واعلیٰ ہے ۔لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جس موقعہ پر شریعت مطہرہ نے درود شریف کے سوا کوئی اور کام واجب وضروری قرار دیا ہو تو اس موقع پر بھی درود شریف ہی پڑھنے پر اکتفا کیا جائے۔بہت سے قراء کے نزدیک ابتداء قرأت میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم واجب ہے۔کیا اس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ جتنی دیر ہم ابلیس کو بُرا کہیں گے،اس کو مردود وملعون ورجیم کہہ کر اس سے پناہ مانگیں گے ،اتنی دیر اگر ہم درود شریف پڑھیں گے تو بہتر ہے،بہت زیادہ ثواب ہوگا۔شریعت مطہرہ نے ذبیحہ حلال ہونے کیلئے یہ شرط قرار دی ہے کہ بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا جائے ،کیااس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ درود شریف تو ہر وظیفے اور ہر وِرد سے افضل ہے لہٰذا ہم تو بوقت ذبح بھی درود شریف ہی پڑھتے رہیں گے۔اگر کوئی صلح کلی قصداً ایسا کرے گا تو شرعاً بحکم فقہ حنفی وہ ذبیحہ مُردار اور اس کھانے والا مُردار خور ہوگا۔والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔بلکہ ۔

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد
گرفرق مراتب نہ کنی زندیقی

شریعت مطہرہ نے جس وقت جو کام واجب فرمایا ہے ،اس وقت اسی کام کو عمل میں لانے سے برأت ذمہ ہو سکتی ہے۔جس وقت بدمذہبوں،بددینوں کے کفریات وضلالات پھیل رہے ہوں ،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتی کفر وضلال کے جال میں شکار کئے جارہے ہوں،ایسے موقع پر جو شخص مسلمانوں کو گمراہوں مرتدوں کے دام میں آنے سے بچانے کی قدرت رکھتا ہو،بے دینوں کی بے دینی طشت ازبام کر سکتا ہو،تو اس وقت وہ شخص بدمذہبی وبیدینی کے رد سے دم سادھ لے اور تسبیح لیکر درود شریف پڑھتا رہے ،یاجو شخص اس کی تو قدرت نہیں رکھتا مگر خود اپنے ایمان کو بچانے کیلئے بدمذہبوں ،بے دینوں سے نفرت وبیزاری رکھنے کے حکم شرعی پر عمل کر سکتا ہے وہ ان سے علٰحدہ وبیزار نہ ہو بلکہ تسبیح لئے ہوئے ان کی مجلسوں میں جائے ،ان کے ساتھ میل جول سلام کلام رکھے،ان سے ہم پیالہ وہم نوالہ رہے اور درود شریف پڑھ پڑھ کر تسبیح کے دانے پے درپے گراتاجائے تو اس کا یہ نمائشی درود شریف ہر گز عبادت الٰہی نہیں بلکہ خداورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دوستی ومحبت رکھنا اور اپنی مداہنت اور صلح کلی پر دکھاوے کے درود شریف سے پردہ ڈالنا اور در حقیقت اللہ واحد قہار ،علیم بذات الصدور جل جلالہٗ کو دھوکہ دینا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب میں ڈالنا ہے۔پھر کیا ظالم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کو دھوکہ دے سکیں گے۔لاواللہ ! **قال تبارک وتعالیٰ یخدعون اللّٰہ والذین اٰمنوا ومایخدعون الاّ انفسھم ومایشعرون**۔ منافقین چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دھوکہ دیں اور در حقیقت وہ اپنی جانوں ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں اور

وہ نہیں سمجھتے۔ان کا بُرامکر انہیں پر پلٹے گا۔**قال بتارک وتعالیٰ ولایحیق المکر السیٔ الا باھلہ۔و العیاذ باللہ تعالیٰ۔**

اس ناپاک ترین فرقۂ صلح کلیہ کے افراد ہر طبقے میں ہیں اور ہر ایک طبقے میں علیٰحدہ علیٰحدہ مختلف طریقوں سے اپنی صلح کلیت ملعونہ کا پر چار کرتے ہیں۔عوام کے طبقے میں جو لوگ صلح کلی ہیں وہ یوں بکتے ہیں کہ:...''اگر ان سنی مولویوں کے فتوؤں پر ہم عمل کریں گے تو ہم دنیا میں کہاں رہیں گے،مولوی تو کہتے ہیں کہ ہر بدمذہب ہر بے دین سے نفرت وعداوت رکھو۔پھر ہم دنیا کا کاروبار اپنی تجارت اپنا بیوپار کیونکر چلائیں گے۔کسی کی نوکری کسی کے یہاں ملازمت کسی کے گھر پر مزدوری کیسے کر سکیں گے۔''

اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں جب کسی مرتد کی توہینیں،گستاخیاں یا کسی مسئلہ دینیہ ضروریہ کے متعلق کسی بے دین کی تکذیبیں اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تو یہ یوں کہہ کر جاہلوں کو بہکاتے ہیں کہ ''میاں یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں،مولوی مولوی جانیں،ہم تو جاہل آدمی ہیں،ہمارے نزدیک سبھی مولوی اچھے ہیں ہم اپنی زبان سے کسی مولوی کو کیونکر بُرا کہیں''مگر ان انسان نماجانوروں کو بلکہ جانوروں سے بھی بدتر گمراہوں کو کیا اتنی بھی خبر نہیں کہ زمانۂ موجودہ سے پیشتر جو ہمارے اگلے پُرکھے باپ دادا سنی مسلمان تھے ان کا دین ومذہب وہی تھا جو حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور خواجہ غریب نواز وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی،حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند،حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی،حضرت بابا فرید الدین گنج شکر،حضرت شیخ المشائخ سلطان الاولیاء نظام الدین محبوب الٰہی،حضرت داتا گنج بخش لاہوری،حضرت شاہ عبد الحق ردولوی،حضرت قطب عالم پنڈوی،حضرت مخدوم جہانگیر اشرف سمنانی کچھوچھوی حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰ منیری،حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری،حضرت شاہ وجیہہ الدین گجراتی،حضرت شاہ عالم احمد آبادی،حضرت شاہ پیر محمد سلونی،حضرت مخدوم علی احمد علاء الدین صابر کلیری،حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی،حضرت مخدوم بندہ نواز گیسودراز،حضرت میراں سید علی داتار،حضرت سید سالار مسعود غازی،حضرت بدیع الدین شاہ مدار،حضرت مخدوم علی فقیہہ مہائمی،حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ قادری مارہروی،حضرت سیدنا شاہ اچھے میاں مارہروی ودیگر اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔کیا ان اخبثاء کو اتنا نہیں سوجھتا کہ اس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم دین اسلام ومذہب اہلسنت کے مقابلے میں جس پر اگلے زمانے کے تمام اہل اسلام واولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوتے چلے آئے ہیں۔جو شخص کوئی نیا عقیدہ ،نیامذہب،نیافرقہ گڑھ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرے وہ ہرگز سنی مسلمان نہیں۔بلکہ گمراہ بدمذہب بے دین ہے۔نہیں نہیں! خبرضرور ہے اور اتنی بات کی خبر تو ہر گنوار مسلمان ،ہر کسان مسلمان،ہر مزدور مسلمان کو بھی ہے جو اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا ہے کہ جملہ مسائل ضروریہ دینیہ وہی مسائل تو ہیں جن کو اسی ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے مذہب اہلسنت کے ماننے والے برابر دین کے ضروری مسائل مانتے چلے آئے جو کسی ضروری دینی مسئلے کے خلاف اپنا عقیدہ گڑھے وہ اس قدیم دین اسلام اور مذہب اہلسنت کا مخالف ہے۔اور جو اس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم دین اسلام ومذہب اہلسنت کا مخالف ہو وہ گمراہ بے دین ہے۔اس میں کونسی ایسی بات ہے جو ان صلح کلیوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی ۔لیکن یہ صلح کلیہ چاہتے ہی یہ ہیں کہ ایسے فریب دیکر عوام اہل اسلام کے دلوں سے مسائل دینیہ ضروریہ کی عظمت واہمیت نکال دیں ۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب ۱۶۵ میں صفحہ ۱۶۹ پر اپنے خلیفہ ومرید سیادت پناہ جناب سید شیخ فرید علیہ الرحمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:.....(ترجمہ):۔ ''یعنی یہ بات لازم ہے کہ ساری ہمت شریعت مطہرہ کے احکام بجالانے میں صرف کرنی چاہیئے اور پابندِ شریعت علمائے دین وصالحین کی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیئے اور شریعت مطہرہ کے احکام کو رائج کرنے میں کوشش کرنی چاہیئے اور مسلمان کہلانے والے بد مذہبوں اور گمراہوں کو ذلیل رکھنا چاہئے کہ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھادینے پر مدد دی''اور کافروں کے ساتھ جو خداتبارک وتعالیٰ کے دشمن اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دشمن ہیں دشمن رہنا چاہیئے۔اور کسی طور پر ان کو عزت نہ دینی چاہئے ۔اور ان بد نصیبوں کو اپنی مجلسوں میں آنے نہیں دینا چاہئے ۔اور ان سے اُنس پیدا نہیں کرنا چاہیئے ،اور ان کے ساتھ شدت وغلظت کرنا چاہئے اور جاہاں تک ہوسکے کسی بات میں انکی طرف رجوع کرنا نہیں چاہئے۔اور اگر بالفرض کوئی ضرورت پڑھ جائے تو بیت الخلاجانے کی طرح شرعی ناگواری اور مجبوری کے ساتھ اُن سے اپنی حاجت پوری کرنی

چاہئے۔ آپ کے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس تک جو راستہ پہنچتا ہے وہ یہی ہے۔ اگر اس راہ پر چلانہ جائیگا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس تک پہنچنا دشوار ہے۔ یہ بات بہت دور ہے، یہ امر بہت بعید ہے''۔(بحوالہ ردّ صلح کلیت)

حضور صدرالشریعہ فرماتے:..''مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے''۔ پھر ایک جگہ فرماتے ہیں:''جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے''۔اور فرماتے ہیں:''اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لئے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نماز، جنازہ، کفن ودفن جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں''۔ آگے فرماتے ہیں:''اس زمانے میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرے تو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہے کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو۔ نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو''۔

اور اسی میں ایک حدیث کے حوالے سے یوں فرماتے ہیں:..''اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ'اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔ (بہار شریعت/ حصہ اول)

حضور شیخ المشائخ فرماتے ہیں: صلح کلی الحاد کی ابتدا کس طرح ہوئی:۔محمد علی مونگیری نے ۱۳۱۱ھ میں ایک کمیٹی ندوہ کے نام سے بنائی اس کمیٹی سے نیچریت کی ان ضلالتوں کو شائع کیا۔(۱) حقیقت ایمان کا انکار کرکے مجرد کلمہ گوئی سجود الی القبلہ کو ایمان قرار دیا۔ (۲) اس نیچری ساختہ ایمان سے تمام مرتدین منافقین روافض قادیانیہ، مہدیہ، آغاخانیہ، بابیہ، بہائیہ، وہابیہ وغیرہ کو مومن تسلیم کیا۔ (۳) ضرورت دنیہ میں سے کسی ضرورت کا انکار کا کفر ہونا باطل ٹھہرایا اسی سے نیچریوں کے پاس کوئی چیز کفر وارتداد نہیں ہے اور ضروریات دنیہ میں سے کسی ضروریۂ دینی کا انکار کرنیوالا کافر ومرتد نہیں ہے۔ (۴) اس نے ندوہ کے ذریعہ سے صلح کلی الحاد کو اکبر مرتد اعظم کے بعد دوبارہ ہندوستان میں شائع کرکے مرتدین منافقین سے دوستی ومحبت او اخوت اور ان سے موالات کو جائز اور ضروری قرار دیا۔حالانکہ مرتدین منافقین کے حق میں اسلام کا حکم ہے کہ انکی حیات اور ممات میں حقوق اسلام کی رعایت نہ کریں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول /صفحہ:۱۰۴) مرتدین سے موالات اور معاملات دونوں حرام ہیں۔(المحجۃ الموتمنہ، فتاویٰ مصطفویہ،جلد اول) (۵)اس صلح کلی الحاد سے اسلام وسنیت کی حفاظت کرنے اور اہلسنت وجماعت کو نیچریوں ملحد بن جانے سے بچانے کو فرقہ پرستی سے خوار ٹھہرا کر اسے جھگڑا فساد اور خلاف رواداری کہہ کر معیوب اور حرام ٹھہرایا (فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین، ردسنائع ایاطیل روادار جلسہ چہارم ندوہ، سوالات علماء و جوابات ندوۃ العلماء)۔

حضرت مولانا محمد طیب قادری داناپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلک صلح کل ہی نیچریت کا دوسرا نام ہے جسکا اسلام وسنیت کش ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ظاہر وباہر ہے۔ قرآن عظیم میں ہے 'یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ جَاھِدِالْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ'(اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد اور ان پر سختی کرو)۔ حضرت خواجہ بندہ نوا قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:..''امر معروف ونہی منکر کے خاتمہ سے رواداری کا ذمیمہ پیدا ہوتا ہے تو اس رواداری سے ایمان کے دائرہ سے خارج ہوکر کفر کے دائرہ میں داخل ہوجائیگا''۔ (آداب المریدین)

میرے دادا حضور شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندہ حسینی اشرفی، صوفی، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ شمسیہ(قطب رائچور) علیہ الرحمہ اس دنیائے فانی سے کوچ فرمانے سے پہلے آپنے فرزند اکبر میرے والد ماجد قائد اہلسنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی دامت البرکاتہم القدسیہ کو بزریعہ رجسٹری ایک خط بھیجا تھا جسے اکثر میرے والد ماجد پڑھا کرتے تھے۔ میرے بھی دل میں بہت تمنّا تھی کہ میں بھی اس تحریر لطیف کی زیارت کا شرف حاصل کرو۔اللہ کا کرم ہوا اور مجھ جیسے گناہ گار کو بھی شرف زیارت حاصل ہوئی۔ اُس کے چند اقتباس قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں تاکہ عوام اہلسنت بزرگوں کے طریقے کو سمجھیں اور اپنی زندگی میں شریعت کے مطابق سدھار پیدا کریں۔خط میں دادا حضور علیہ الرحمہ نے خاص اپنی اولاد اور مریدین کی اصلاح کے لئے اور مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم رہنے کے لئے وصیت فرمائی۔ قارئین کرام

ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد

فقیر اپنی اولاد کے لئے وصایا کے طور پر چند ضروری جملے تحریر کرتا ہے، احکام شرع کے بعد سعادت منداولاد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بزرگوں کی وصایا پر سختی سے عمل کرے۔ سعادت مند اولاد اپنے بزرگوں کی وصایا پر عمل کرکے دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل کرتی ہے اسی امید پر میری اولاد بھی اپنے خاندانی بزرگوں کے وصایا پر بالخصوص میری وصایا اور کتب پر سختی سے عمل پیرا رہے

نصیحت گوش کن جاناں کہ ازجاں دوست تردارند

جوانان سعادت مند پیر پند داناں را

کسی کو اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ کب اس کی حیات کا خاتمہ ہو، میں نے حتی الامکان دین وسنیت پر مضبوطی سے قائم رہ کر زندگی بھر زمانے کی تکلیف کو برداشت کرکے مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جان سے زیادہ عزیز رکھا، میری اولاد بھی میری طرح زندگی بھر مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مضبوطی سے قائم رہے، ہدایت ورہنمائی کے لئے علمائے اہلسنت کی کتب اور بالخصوص اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں اس کے ساتھ میری کتب کو برابر پڑھتے رہیں اور ان پر عمل کریں بد مذہبوں اور گمراہوں، وہابیوں، نیچریوں، صلح کلیوں، مباحی مشائخ سے سخت اجتناب رکھیں نہ ان کو اپنے پاس آنے دیں اور نہ ان کے پاس خود جائیں چندعلماء اہلسنت میں بھی آجکل خود غرض دنیادارہوکر صلح کلیت کی روش پر عمل کررہے ہیں ان سے بھی دور رہیں، ہر طرف قوم وملت کے نام پر کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں جس میں یہی صلح کلی نیچری یا وہابی دیوبندی یا مباحی مشائخ کثرت سے پائے جاتے ہیں ان سے بھی دور رہیں اور نہ ان کے جلسوں میں شرکت کریں اگرچہ علمائے ہی میں سے کسی کا وعظ کیوں نہ ہورہا ہو اور نہ ان کو اپنے جلسوں میں بلائیں اور نہ جائیں۔

عوام کا زہد یہ ہے کہ وہ حرص سے پاک ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق مقسوم پر قانع رہ کر حرص ولالچ سے دور رہیں، بد مذہبی، کفر و ظلم و غضب سے دور رہیں، اعداء دین سے نفرت وبیزاری قائم رکھیں ورنہ کفر وبدمذہبی میں پھنس جانے کا اندیشہ ہے اور اس سے وہ صلح کلی وملحد وزندیق بن جاتا ہے، اپنے بزرگوں کا ادب واحترام کرے ہر چھوٹا اپنے بڑے سے مکابرہ نہ کریں اس بد خلقی سے انسان بے حد جری بڑوں کا گستاخ ہوجاتا ہے۔ اپنے معمولی قصور کو بہت بڑا قصور وگناہ جانے اپنے گھرکو گھروالوں کو فحش و رذیل حرکت اور بدگوئی سے بچائے۔ بغض وعناد سے دور رہیں۔ گھر اور درگاہ شریف کو مباحی مشائخ اور وہابی علماء اور صلح کلیوں سے دور رکھیں اور اپنی اولاد کو کم سے کم دنیاوی علم بقدر ضرورت دیں اور علم دین سے آشنا کریں "۔

یہ تھی حضور شیخ المشائخ کی وصایا شریف جس میں سے چند اقتباسات ہم نے ذکر کیا ضرورت پڑنے پر آئندہ پورے وصایا شریف کو جو حضور شیخ المشائخ کے دست اطہر سے تحریر شدہ ہے انشاء اللہ اصل شکل میں شائع کیا جائیگا جس میں مسئلہ جانشینی بھی شامل ہے بعینہ اسکی فوٹو کاپی ہی شائع کی جائیگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے دین متین، مذہب اہلسنت پر (مسلک اعلیٰ حضرت) پر سختی سے عمل پیرا ہونے کا شرف عطا فرمائے، بدمذہبوں کی صحبت صلح کلیوں سے محبت، حرص دنیا سے دور رکھ کر اپنے دین متین پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ لکھنے میں کسی قسم کی شرعی غلطی یا لغزش رہ گئی ہوتو مولیٰ تعالیٰ اپنی شان رحیمی، کریمی کے صدقہ معاف فرمائے۔ مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد۔ مسلک اعلیٰ حضرت پائندہ آباد۔(باقی آئندہ)

قسط اول

زیارت روضۂ رسول اکرم ﷺ

و مزارات مقدسہ پر حاضری کا شرعی حکم اور حدیث ''لاتشدالرحال'' کا صحیح مطلب

از:۔ قاضی شرع و مفتی ضلع رامپور حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی نوری جمالی، رامپور

(پہلی قسط)

بحث اول : کتاب اللہ سے دلیل :

اللہ تبارک و تعالی قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے :''و لو أنهم اذظلموا أنفسهم جاؤوک فاستغفروا اللّٰه و استغفر لهم الرسول لوجدوا اللّٰه توابا رحيماً''۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبرانور پر حاضری کو واجب یا قریب بہ واجب ثابت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ''زیارت سراپاطہارت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضلِ قربات و اعظمِ حسنات سے ہے جس کی فضیلت و خوبی کا انکار نہ کرے گا مگر گمراہ، بددین یا کوئی سخت جاہل ،سفیہ غافل ،سخرہ شیاطین و العیاذ باللہ رب العالمین۔ اس قدر پر تواجماع قطعی قائم ،اور کیوں نہ ہو ،خود قرآن عظیم اس کی طرف بلا تا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے ۔ اللہ تعالی نے فرمایا :''ولو أنهم اذظلموا أنفسهم جاؤوک فاستغفروا اللّٰه و استغفر لهم الرسول لوجدوا اللّٰه توابا رحيماً''۔ ''یعنی اگرایسا ہوکہ جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ و جرم کریں تیری بار گاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوں پھر خدا سے مغفرت مانگیں اور مغفرت چاہے ان کے لئے رسول توبے شک اللہ عز و جل کو توبہ قبول کرنے ولامہر بان پائیں۔(القرآن)

امام سبکی ''شفاء السقام ''اور شیخ محقق ''جذب القلوب ''میں فرماتے ہیں :''علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حال حیات و حال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین ''مناسک ''نے وقت حاضری مزار پرانوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا ۔

علامہ سمہودی شافعی ''وفاء الوفاء ''میں فرماتے ہیں :''حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں اور اسی طرح مالکیہ و حنبلیہ نے تصریح کی ۔ (وفاء الوفاء : الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ الخ،۴،۱۳۶۶،دار احیاء التراث العربی ،بیروت)

ہماری کتب مذہب میں'' مناسک ''فارسی و طرابلسی و کرمانی و اختیار شرح مختار و فتاوی ظہیریہ وفتح القدیر و خزانۃ المفتین و منسک متوسط و مسلک متقسط و منح الغفار و مراقی الفلاح وحاشیہ طحطاوی علی المراقی و مجمع الانہر و سنن الہدی و عالم گیری وغیرہ میں اس کے قریبِ واجب ہونے کی تصریح کی بلکہ خود صاحب مذہب سید نا امام اعظم (رضی اللہ تعالی عنہ)سے اس پر نص منقول ،''جذب القلوب'' میں ہے :''زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زد ابی حنیفہ از افضل مندوبات و اوکد مستحبات است قریب بہ درجہ واجبات''زیارت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک افضل مندوبات و اعلی مستحبات سے ہے درجہ واجبات کے قریب ۔ (جذب القلوب:باب پانزدہم دربیان حکم زیارۃ قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ص۲۱۰،نولکشور لکھنؤ)

اور بعض ائمہ مالکیہ و شافعیہ تو صا ف صاف واجب کہتے ہیں اوریہی مذہب ''ظاہریہ'' سے منقول ۔ امام ابن الحاج مکی مالکی ''مدخل ''اور امام سبکی شافعی ''تہذیب الطالب ''میں امام عبد الحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں :

''امام ابو عمران فاسی مالکی نے فرمایا : قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے ۔ (وفاء الوفاء : بحوالہ عبد الحق الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ ،۴،۱۳۶۴،دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام قاضی عیا ض مالکی ''شفا شریف '' میں امام ابو عمرو سے نا قل:

''قبر اقدس حضور والاصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا واجب ہے ۔ (کتاب الشفاء :للامام قاضی عیاض، فصل فی حکم زیارۃ قبر صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم،فی البلاد العثمانیہ ،ج۲،ص۷۵)

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی و امام ابن حجر مکی شافعی و علامہ علی قاری حنفی و غیرہم علماء کا میلان ہے بلکہ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر ''شفاء شریف ''میں فرمایا :

''زیارت قبر میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے ۔ (شفاء السقام :الباب الخامس فی تقریرکون الزیارۃ قربۃ ،ج۲،ص۸۳،مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

اسی طرح ''مواہب لدنیہ شریف'' میں ہے اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی ۔ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں :''من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی ''جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہوبے

شک اس نے مجھ پر جفا کی ۔ (کامل ابن عدی ترجمہ النعمان شبلی الباہلی،ج۷،۲۴۸۰،دار الفکر بیروت، کنز العمال للمتقی ،ج۵،ص۱۳۵،رقم الحدیث۱۲۳۶۹،جذب القلوب ، للشیخ الدھلوی ،ص۲۰۶)

علامہ علی قاری ''شرح لباب ''میں اس کی سند کو حسن اور وہی ''شرح شفاء و درہ مضیہ'' اور امام ابن حجر'' جوہر منظّم ''میں ''محتج بہ'' فرماتے ہیں ۔انہی دونوں کتابوں میں فرمایا :''نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جفا'' حرام'' ہے تو زیارت نہ کرنا متضمن جفا ہے حرام ہوا۔ (الجوہر المنظم :ابن حجر مکی ،فصل اول ،ص۸،مطبعہ خیریہ)

مدارج النبوۃ میں ہے :''صاحب مواہب گفتہ ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت زیرا کہ دریں جفا وایذائے اوست و جفا وایذائے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حرام ست باجماع پس واجب باشد ازالہ جفا و آں بزیارت خواہد پس زیارت واجب باشد ''صاحب مواہب نے فرمایا : کہ زیارت نہ کرنے کی حرمت پر یہ ظاہر ہے کیوں کہ اس میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جفا ہے اور آپ کو ایذا ہے جبکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے جفا اور ایذا با لاجماع حرام ہے ، تو اس جفا کے ازالہ کے لئے زیارت واجب ہے ۔ (مدار ج النبوۃ فصل در ذکر غم و الم مفارقت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ،ج۲،ص۴۴۴،مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں :''بالجملہ جو باوجود قدرت کے ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کاہم پر یہ حق نہ تھا ۔(المواہب اللدنیہ : مقصد عاشر ،فصل ثانی'' الترغیب فی زیارتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم '' ،ج۴،ص۱۷۵،المکتبۃ الاسلامیۃ،بیروت)

اسی طرح ترک زیارت کے موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثین آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے ''جواہر البیان ''شریف میں ذکر فرمائیں اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی ،اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی ،اور اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالی ہے کہ اسے امام ابن عسا کر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور امام سبکی نے ''شفاء ''میں اورعلامہ سمہودی نے ''وفا '' میں اورامام ابن حجر نے ''جوہر'' میں اس کی ''سند '' کو ''جید '' کہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے شام میں سکونت اختیار فرمائی۔خواب میں حضور پر نور سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ ارشاد فرماتے ہیں :''ما ھذہ الجفوۃ یا بلال اما آن لک اٗن تزورنی یا بلال ''اے بلال یہ کیا جفا ہے ہے کیاابھی تجھے وقت یاد نہ آیا کہ'' میری زیارت ''کو حاضر ہو ۔بس کیا تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ غمگین و ترساں و ہراساں بیدار ہوئے اور فوراً قصد مزار پرانوار جانب مدینہ ''شَدُّ الرِّحَال ''فرمایا جب شرف حضور پایا قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پر ملنا شروع کیا ، دونوں صاحبزادے حضرات حسین و حسن صلی اللہ تعالی علی جدھما وعلیھما وبارک و سلم تشریف لائے ، بلال رضی اللہ تعالی عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے ،شہزادوں نے فرمایا ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں یہ سقفِ مسجد انور پرجہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے ۔گئے، جس وقت اللہ اکبر اللہ اکبرکہا تمام مدینہ میں لرزہ پڑگیا جب ''اشھد اٗن لا الہ الا اللہ '' کہا مدینہ کا لرزہ دو بالا ہوا ،جب اس لفظ پر پہنچے کہ ''اٗشھد اٗن محمد ا رسول اللہ ''۔کنواری نوجوان لڑکیاں پردو ں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑگیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے ،انتقالِ حضور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد و زن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا ۔(شفاء السقام :الباب الثالث ،ص۵۳،مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

درنماز م خمِ ابروئے تو بریاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

(جب آپ کی کمانِ ابرو ،مجھے نماز میں یاد آئی ، تو بیخودی کی حالت میں مسجد آہ و بکا میں مصروف ہوگئی)

اور نیزوہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جسے امام ابن عسا کر اور امام ابن النجار نے کتاب ''الدرۃ الثمینۃ''میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں : ''ما من اٗحد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر''میرا جو امتی با وصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اس کے لئے کوئی عذر نہیں ۔ (المواہب اللدنیہ ،مقصد عاشر ،فصل ثانی الترغیب فی زیارۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ج۴،ص۱۷۵،المکتب الاسلامی بیروت)

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ'' زیارت شریفہ ''کو مثلِ حج فرض بتاتے ہیں ۔علامہ عبد الغنی بن احمد بن شاہ عبد القدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگر د امام علامہ ابن حجر مکی رحمھم اللہ تعالی ''سنن الھدی ''میں فرماتے ہیں : ''میں نے اپنے استاذابن حجر (اٗید اللہ الاسلام ببقائہ)کو فرماتے سنا :کہ'' زیارت شریفہ'' ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے اور ان کے نزدیک واجب فرض میں کچھ فرق نہیں'' ۔ (سنن الھدی :عبد الغنی بن احمد)

بالجملہ : قولِ وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی میں اٗحب و ازہر ہے اور قریب وجوب کہ علماء ''مذاہب اربعہ ''بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا منصوص اس کے قریب اور حکماً مقارب اور قول سنت اس کے منافی نہیں فقہاء واجب کو بھی کہ ''سنت یعنی جو حدیث سے ثابت ہو ''سنت بولتے ہیں ۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے ''نماز عید'' کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا بلکہ اطلاق اعم میں مستحب و مندوب بھی واجبات کو شامل ،اور فرض و واجب جبکہ حکم عمل و اثم تارک میں مشارک اور

شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو ان کے نزدیک واجب پر اطلاع فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں ، اس تقریر پر سب افعال متفق ہو جائیں گے اور یہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف ،سے اولی اور بیشک وجوب و قرب وجوب کہ جمہور ائمہ مذاہب جس کی تصریح کرتے ہیں ۔ تارک کے اثم پر یک زبان ،بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ با وجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم و ملوم و بد بخت و مشوم وآثم و گنہگار و ظالم و جفا کار ہے ۔ و العیاذ باللہ مما لا یرضاہ ،لاجرم سلفاًو خلفاً علماء دین و ائمہ معتمدین ''تارکِ زیارت ''پر طعن شدیدو تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترکِ مستحب ہر گز نہیں ہوسکتی ،علامہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے ''لباب ''میں فرمایا : ''ترکِ زیارت'' بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے ''۔ (لباب المناسک مع ارشاد الساری ،باب زیارۃ سید المرسلین ،ص۳۳۴،دار الکتاب العربی بیروت)

اور امام ابن حجر مکی قدس سرہ المکی نے تو ''جوہر منظم ''میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی ، فرماتے ہیں رحمہ اللہ تعالی: ''خبر دار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو اسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بد انجامی کا خوف کرے ،حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صاف فرمادیا : کہ ''ترک زیارت جفا ہے ''۔اور یونہی صحیح حدیث میں آیا کہ ''میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفاہے ''۔ اس سے ثابت ہوا کہ باوجود قدرت'' ترکِ زیارت ''اور ذکرِ اقدس سن کر'' ترکِ درود'' دونوں یکساں ہیں کہ دونوں جفا ہیں ۔ تو تارکِ زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارکِ درود کے لئے حدیثوں میں آئیں کہ'' وہ شقی ،نامراد ،ذلیل وخوار، مستحق نار ،خدا و رسول سے دور'' ہے ۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردودِ بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین و حضورسید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمائی ،وہ راہ جنت بھول گیا ،حد بھر کا بخیل ،ملعون ،بے دین ہے ۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہے گا ۔ و العیاذ باللہ تبارک و تعالی۔ ان باتوں کو یاد کرکے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی و کسل ،زیارت شریف نہ کی ،شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالی کی طرف رجوع لائے اپنے اس نبی پر جفا نہ کرے جو اس کا اور تمام جہاں کا اللہ عز وجل کی طرف سے ''وسیلہ ''ہیں اور ہم نے بہت تا رکانِ زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالی نے ان کے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑگئے اور مرتے دم تک اس حال پر رہے ۔ و العیاذ باللہ سبحانہ وتعالی۔(ملخصاً۔ جوہر منظم ،ابن حجر مکی ،فصل ثالث فی التحذیر من ترک زیارۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ،ص۲۸،مطعبہ خیریہ مصر)

اس کے بعد امام نے وہ سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سن کر مسلمان کادل کانپ اٹھے ،اللہ تعالی اپنی امان میں رکھے صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ، آمین ۔ مسلمان غور کرے !جب ''تارکِ زیارت'' کا یہ حال ،اس کے مانع یا منکرِ فضیلت کا کیا حال ہو گا !آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایساگمراہ ،بددین ،خارق اجماعِ مسلمین ، مستحق و عید شدید ،''نولہ ما تولی و نصلہ جھنم و سائت مصیراً''ہم اسے اس کے حال پر چھوڑدیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ''(القرآن :۱۱۵۴)

امام ابن حجر ''افضل القری ''میں فرماتے ہیں :''جو اس کی خوبی میں نزاع کرے گا اس کا نزاع کرنا دنیا و آخرت میں اس کی تباہی و روسیاہی کا باعث ہوگا ۔

امام سبکی ''شفاء السقام ''میں فرماتے ہیں : ''نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت و اطراف عالم سے اس کی طرف سفر'' اعظم قرباتِ الٰہی'' سے ہے ۔ جیساکہ مدتوں شرق و غرب کے مسلمانوں میں معروف ہے ۔ آج کل بعض مردود(ابن تیمیہ اور اس کے اتباع) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے ،مگر ہیہات یہ مسلمان کے دل میں کہاں جگہ پاتی ،یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (شفاء السقام :الباب السادس فی کون السفر الیہا قربۃ ، ص۱۰۲،مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

امام احمد قسطلانی'' مواہب شریفہ ''میں فرماتے ہیں : ''قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بہت بڑی امید کی اطاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے رسنِ اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا اور خدا ورسول و جماعت مشاہیر ائمہ کا خلا ف کیا ''۔ (المواہب اللدنیہ ،مقصد عاشر ،فصل ثانی ،الترغیب فی زیارۃ صلی اللہ تعا لی علیہ وسلم ج۴،ص۵۷۰، المکتب الاسلامی ،بیروت)

یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ''ضروریات دین ''سے اور اس کے منکر کو کافر بتاتے ہیں ۔ ''درۂ مضیہ ''مولانا علی قاری میں ہے :''بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اس کے منکر پر کفر کا حکم ''۔ علامہ شہاب الدین خفاجی مصری ''نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ''میں فرماتے ہیں :''قبر اکرم سید عالم ﷺ کی زیارت اور اس کی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اس کے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہ اس کا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اس کی ''تکفیر'' کی اور امام سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی ۔ (نسیم الریاض :فصل فی حکم زیارۃ قبرہ علیہ الصلاۃ و السلام ،۵۱۴۳،دار

الفکر بیروت)

مولیٰ تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ و التسلیم کا ان کی سچی محبت اور سچا ادب بخشے اور انہی کی محبت و تعظیم و ادب و تکریم پر دنیاسے اٹھائے اور اپنے کرم عمیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت میں ان کی زیارت سے مشرف و بہرہ مند فرمائے ''۔آمین یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالی علی سید المرسلین ۔(فتاویٰ رضویہ جدید مترجم : ج۱۰، ص از۷۱۸ تا ۷۲۴، مطبع مرکز اہل سنت برکات رضا ،پور بند گجرات)

مشہور مفسر ومؤرخ علامہ ابن کثیر مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ''روضۂ رسول ''پر حاضری کے جواز و استحباب اور فوائد و برکات ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :

وقولہ:''و لو أنھم اذظلموا أنفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابارحیاً''۔اللہ تعالی اپنے اس فرمان ذیشان میں گنہگار و ں اور عاصیوں کو یہ ہدایت فرماتاہے کہ جب ان سے کوئی خطا ،کوئی نافرمانی وگناہ سرزد ہو جائے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بار گاہ اقدس میں آجائیں۔ آپ کے پاس آکر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں کہ آپ بھی ان کے لئے شفاعت کریں اللہ سے مغفرت چاہیں ۔ جب یہ لوگ ایسا کریں گے تو اللہ رب العزت ان پر رجوع بر حمت ہوگا ان پر رحم فرماکر مغفرت فرمادے گا ۔اسی لئے اللہ رب العزت نے فرمایا'' لوجدوا اللہ توابًارحیاً'' ۔(تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں)۔اورمفسرین کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے جن میں شیخ ابو منصور صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب''الشامل'' میںعتبی کی مشہور حکایت بیان کی ہے ۔ عتبی نے کہا:''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا تھا ایک اعرابی آئے اور عرض کیا :''السلام علیک یا رسول اللہ ''۔اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم آپ پر سلام ہو۔میں نے اللہ کا یہ فرمان سنا ہے وہ فرماتاہے ''و لو أنھم اذظلموا أنفسھم جاؤک ''الخ (پ:۵،سورۂ نساء،آیت :۶۴)۔''وقد جئتک مستغفراً لذنبی مستشفعاً بک الی ربی ''۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کے پاس آیا گیا ہوں اوراپنے گناہوں پر اللہ سے مغفرت طلب کرتاہوں اوراپنے رب کی بار گاہ میں آپ سے شفاعت طلب کرنے والا ہوں ۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھی:

یاخیر من دفنت بالقاع أعظمه

اے وہ جو زمین کے مدفونین میں سب سے بہتر ہیں

فطاب من طیبهن القاع والأکم

جن کی خوشبو سے زمین اور ٹیلے خوشبو دار ہوگئ

نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه

میری جان اس پر فدا ہو جس میں آپ ساکن ہیں

فیه العفاف وفیه الجود والکرم

اس میں عفو ہے اس میں سخاوت ہے اور لطف و کرم ہی

پھر وہ اعرابی چلاگیا ،عتبی بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر نیند غالب آگئی ،میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ نے فرمایا : اے عتبی !!اس اعرابی کے پاس جا کر اس کو خوشخبری دو کہ اللہ نے اس کی مغفرت کردی ہے ۔

اور اسی کو'' نسفی اور ثعالبی ''نے بھی اپنی تفاسیر میں ذکر کیا ہے ۔ اور اسی طرح'' امام قرطبی ''نے بھی ذکر کیا ہے ۔ اور اس میں یہ ہے ۔''و قد ظلمت نفسی و جئتک تستغفر لی فنودی من القبر أنہ قد غفر لک ''۔''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے اپنی جان پر ظلم کرلیاہے اور میں آپ کی بارگاہ اقدس میں آیا ہوں آپ میری شفاعت فرمائیں تو قبر انور سے آواز آئی تیری بخشش کردی گئی ہے ''۔

(تفسیر ابن کثیر : ج۲، ص۳۲۹،۳۲۸، الجامع لاحکام القرآن :ج۵،ص۲۶۵،البحر المحیط : ج۳،ص۶۹۴،مدارک التنزیل علی ہامش الخازن :ج۱،ص:۳۹۹)

مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع متوفی ۱۳۹۶ھ مذکورہ بالا آیت کے تحت لکھتے ہیں :

یہ آیت کریمہ اگرچہ خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔ لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ اس کے لئے دعاء مغفرت کردیں اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری جیسے آپ کی دنیاوی حیات کے زمانہ میں ہوسکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے ۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے بھی عتبی کی مذکور الصدرحکایت بیان کی ۔

(معارف القرآن : ج۲،ص۴۶۰،۴۵۹،مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)(باقی آئندہ)

(باقی صفحہ ۲۰ کا) عزیزوں کے اجتہاد کو اٹھا نہیں رکھا ہے ۔تصریحاً ۔ تلویحاً۔ تفریعاً۔ تاصیلاً سب کچھ فرمادیا ہے ۔زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ فہم ہی۔اور انشاء اللہ العزیز زمانہ ان بندگان خدا سے خالی نہ ہوگا ،جو مشکل کی تسہیل ۔معضل کی تحصیل ۔صعب کی تذلیل ۔مجمل کی تفصیل سے ماہرہون ، بحرسے صدف ، صدف سے گہر ،بذر سے درخت،درخت سے ثمر نکالنے پر باذن اللہ تعالیٰ قادر ہوں۔لاخلا الکون عن افضالھم و کثر اللہ فی بلادنا من امثالھم آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین صلیٰ اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خاتم النبیین سیدنا محمد والہ و صحبہ اجمعین۔(باقی آئندہ)

الجامعۃ الاشرفیہ کے صدر مفتی نظام الدین کی مسلک مخالف کتاب"فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت" پر

علمی تبصرہ

قسط : ۲

از:حکیم الملت حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف قادری ،ناگپور

العاقل تکفیہ الاشارہ(اجماعی احکام نہیں بدلتے)

فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت ص ۱۰" فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت "کتاب کے مؤلف لکھتے ہیں کہ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱، ص ۵۶ ۔ ۵۷ مسائل کلامیہ میں ہے کہ فقہ میں اجماع "اقویٰ الادلۃ"(سب سے زیادہ مضبوط دلیل) ہے ۔ کہ اجماع کے خلاف کا مجتہد کو بھی اختیار نہیں ۔اگر چہ وہ اپنی رائے میں کتاب و سنت سے اسکا خلاف پاتا ہو۔کہ یقیناً سمجھا جائے گا ،یہ (اسکی) فہم کی خطاہے ،یا یہ حکم منسوخ ہوچکا ہے ۔ اگر چہ مجتہد کو اسکا ناسخ نہ معلوم ہو ۔ مذکورہ عبارت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

مگر اسی کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ آج سے دو تین صدی پیشتر کے نوپیدافروعی مسائل میں (اجماع شرعی) نہیں پایا جاتا۔خاص کر اس صورت میں جب اس مسئلہ میں علمائے امت کے درمیان اختلاف رائے ہو ۔

حضرت والا کے جملہ اولیٰ کا مفہوم تو یہی ہے نا کہ زیادہ سے زیادہ بارھویں، تیرھویں ،چودھویں ان تینوں صدیوں میں اجماع شرعی نہیں پایا جاتا

اور اگر مفہوم مخالف کا اعتبار کریں تو یہی ہو گا نا۔کہ آج سے دو تین صدیوں قبل کے نوپید فروعی مسائل میں اجماع شرعی پایا جاتاہے ۔

اور جملۂ ثانیہ کی تخصیص کے مفہوم مخالف سے یہی مستفاد ہو گا نا ،کہ اگر علمائے امت کے درمیان اختلاف رائے نہ ہو تو آج سے ۱۲ ۱۳ ۱۴ ویں صدیوں قبل میں بھی اجماع شرعی پایا جاتا ہے ۔

اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ،جناب جب ان مذکورہ تینوں صدیوں میں اجماع شرعی پایا جانا ممکن ہے ۔ وقوع محال نہیں ہے ،بلکہ آپ کے ہر جگہ مفہوم مخالف کے اعتبار کرنے کی وجہ سے کہاجاسکتا ہے کہ اجماع شرعی پایا جاتا ہے ۔تو علمائے امت کا اجماع شرعی مراد ہے ۔یا فقہائے مجتہدین کا ؟یا آپ اور آپ کے احباب و تلامذہ کا؟ صراحت فرمادیتے تو بہت بہتر ہوتا ۔اور آپ نے اسکے بعد یہ بھی فرمایا ہے کہ اور علمائے امت بھی ایک عرصہ سے مجتہد نہ رہے ۔

تو اس جملہ کا مصداق وہی مذکورہ تینوں صدیوں کے علمائے امت ہوئی۔ اگر ان تینوں صدیوں کے ماقبل صدیوں کو شامل کیا جائے تو آج سے دو تین صدی پیشتروالے قول کا بطلان ظاہر و باہر ہوجائے گا ۔تو آپ کو تسلیم کئے بغیر چارۂ کار نہیں ہے ۔ کہ تین صدیوں کے ماقبل صدیوں کو قطعاً شامل نہیں ہے ۔

اور اس دعویٰ پر آپ نے جو دلیل پیش فرمائی ہے ۔ اس پر حیرت سر پٹک رہی ہی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اجماع کے تعلق سے یہ انکشاف فرمایا۔

سبحان اللہ " اجماع شرعی " جس میں اتفاق مجتہدین پر نظر تھی۔علماء نے تصریح فرمائی کہ۔بوجہ شیوع وانتشار علماء فی البلاد دو صدی(یعنی پہلی اور دوسری صدی) کے بعد اس کے ادراک کی کوئی راہ نہیں رہی ۔

اب آپ سے استفسار ہے کہ ، ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ والی درمیانی ۹ صدیوں میں اجماع شرعی پایا گیا ہے یا نہیں ؟ اور آپ کا دعویٰ ہے کہ آج سے دو تین صدی پیشتر اجماع شرعی نہیں پایا جاتا۔اور دلیل میں ارقام فرماتے ہیں ۔کہ پہلی اور دوسری صدی کے بعد (وہ بھی ادراک کی راہ) محترم آپ خود فیصلہ کیجئے کہ آپ کا دعویٰ ۔ دلیل کے مطابق ہے ۔یا دلیل دعویٰ کے مطابق ہے ؟

اجتہادی مسائل میں کسی پر طعن جائز نہیں نہ کہ معاذ اللہ ایسا خیال کہ کفر سمجھا جائے ۔ن "فقہ حنفی ص ۱۱"

e سب سے پہلی بات تو یہ ہے ۔کہ کس نے کفر سمجھا جس کی وجہ سے آنجناب نے اپنے عنوان میں یہ اجتہادی جملوں کا اضافہ کیا کہ نہ کہ معاذ اللہ ایسا خیال کہ کفر سمجھا جائی۔ اور دوسری بات یہ کہ سیدنا مرشدنا الاعظم حضور مفتی

اعظم ہند کے جن دو مشہور مسائل، سجدۂ تعظیمی کا جواز وغیرہ ۔ کا ذکر فرمایا ہے ۔ اسکی تفصیل" مصباحی صاحب کی تحقیق کا پردہ فاش "کتابچہ میں ملاحظہ فرماچکے ہیں۔اسی لئے اعادہ کی حاجت نہیں سمجھتا ہوں تیسری بات یہ ہے کہ اجتہادی مسائل میں طعن جائز نہیں ۔اسکا مطلب یہ ہے کہ ۔مثلا آئمۂ اربعہ میں سے کوئی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہے ۔ اسکو جائز نہیں کہ امام شافعی کے اجتہاد پر طعن کرے ۔ ایسے ہی اگر امام شافعی علیہ الرحمہ کا مقلد ہے ۔تو جائز نہیں کہ امام مالک علیہ الرحمہ کے اجتہاد پر طعن کرے ۔ ایسے ہی امام مالک علیہ الرحمہ کامقلد ہے ۔ اس کو جائز نہیں ۔کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے اجتہاد پرطعن و تشنیع کرے ۔ اور ایسے ہی امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ اور دیگر مجتہدین اعلام اپنے اجتہادی قوت سے جن جن مسائل میں اختلاف کیے ہوئے ہیں ۔کسی مقلد کے لئے جائز نہیں کہ وہ مجتہد کے مجتہد فیہ مسائل میں لب کشائی کرے ۔اور ایسے ہی ایک مجتہد دوسرے مجتہد کو مجتہد فیہ مسائل میں طعن نہیں کریگا ۔کیوں کہ ائمۂ اربعہ و محققین فقہاء اور مشائخ اہل سنت میں سے کسی کے نزدیک طعن کرنا جائز نہیں ہی۔

اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے ۔کہ جو مقلد محض ہو۔ جن کو کھرے اور کھوٹے کی تمیز ہی نہ ہو۔جو قشر کو علیٰحدہ کر کے لب کو حاصل کر نیکی صلاحیت ہی نہ رکھی۔ اس مقلد محض کوتنبیہ نہیں کی جائے گی ۔اور ان کو آزاد گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جائیگا۔اور وہ اپنی تحریرات باطلہ سے مسلک امام اعظم بو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کی تشریح عقائد و احکام کے اعتبار سے مسلک اعلیٰ حضرت میں ہے ۔ اس پر جامعہ اشرفیہ کے صدر مفتی ہونے کی حیثیت سے شب خون مارتے رہیں۔ سفسطہ سے کام لیتے رہیں ۔اور عام مولوی اور عوام کو اپنے دام تزویر میں پھانستے رہیں ۔اسکی اجازت ہر گز نہیں دی جائے گی۔یہ مقلد محض پر طعن و تشنیع نہیں بلکہ تنبیہ بلیغ اور ہدایت کامل ہی۔

برقی پنکھا اور برقی لائٹ مسجد اور گھر میں لگانے کی ممانعت اور اب اجازت "فقہ حنفی" ص ۵۴ تا ۵۹۔مولانا نظام الدین صاحب لکھتے ہیں کہ آج کے دور میں عام طور پر اپنے گھروں اور مساجد میں برقی پنکھے اور برقی لائٹیں استعمال کی جاتی ہیں۔ مگر شرعی نقطۂ نظر سے یہ جائز بھی ہے یا نہیں ؟یہ تحقیق طلب ہے ایک صدی پیشتر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے ایک اہم فتویٰ جاری کیا تھا۔ جس میں آپ نے گھروں اور مساجد میں برقی لائٹ اور پنکھے لگانا ممنوع و ناجائز و حرام قرار دیا تھا۔ (مفتی نظام الدین کا مطلقاً اس طرح کے جملے لکھنا اعلیٰ حضرت کی تحقیقی و تجدیدی کارناموں پر حملہ کرناہے ۔کیونکہ امام اہل سنت نے مخصوص صورت میں فتویٰ دیا تھا ۔اور وہ مخصوص صورتیں قیامت تک برقرار رہینگی تو فتویٰ وہی ہوگا جس کو امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رقم فرمایا ہی(آگے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ اسکے مختلف اسباب تھی۔)

لیکن مفتی صاحب نے اس کے بعد یہ نہیں لکھا کہ آج بھی وہ اسباب موجود ہونگے ۔تو وہی حکم ہوگا ۔ آگے تین سطر کے بعد آخر میں لکھتے ہیں کہ وہ اسباب آج موجود نہیں ہیں۔جب وہ اسباب موجود نہیں ہیں ۔تو حکم کیسے بدل گیا؟ اس کے بعد مفتی نظام الدین صاحب کی کتاب فقہ حنفی سے امام احمد رضا کے سوال وجواب کی پوری عبارت نقل کرتا ہوں ۔ لیکن پہلے چند مثالیں ذہن میں محفوظ کر لیں ۔تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱) مثلاًوہ کرتاجو مکمل ریشم کاہو اسکا استعمال مردوں کے لئے ناجائز ہے لیکن وہ کرتا جو سوت کا بناہو اہواسکا استعمال مردوں کے لئے جائز ہی۔ کرتا دونوں جگہ ہے لیکن مکمل ریشم کی وجہ سے پہلی صورت میں عدم جواز۔ اور دوسری صورت میں سوت کی بناء پر جواز ہی جواز ،لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ پہلے کرتا کا استعمال مردوں کے لئے ناجائز تھا اوراب جائز ہوگیا۔ تو یہ انکی غلط فہمی ہے ۔

(۲) مثلاًوہ ظروف جو سونے وچاندی کے ہو ں ان میں مردوں کو کھانا کھاناناجائز ہی۔ مگروہ ظروف جو مٹی وغیرہ کے ہوں۔ ان میں کھانا کھانا جائز ہے ۔لیکن اگر کوئی احمق یہ کہے کہ پہلے برتنوں کا مردوں کے لئے استعمال ناجائز تھا ،اور اب جائز ہے تو یہ انکی حماقت ہے ۔

(۳) مزید تقریب فہم کیلئے یہ مثال بھی گوش گذار کر لیجئے ۔مثلا زید پہلے اسکول کا اسٹوڈینٹ تھا ۔داڑھی منڈھاتا تھا ۔کھڑے کھڑے بیچ بازار میں پیشاب کرتا تھا۔ اسکول میں

چوری بھی کرتا تھا۔بے نمازی تھا۔ سینما باز تھا۔ان حالات میں ان کو امام بنانا جائز یا ناجائز ؟لیکن اب وہ نہ اسکول کا اسٹوڈینٹ ہے ۔ نہ ڈارھی چھلاتا ہے ۔ نہ ہی کھڑے کھڑے پیشاب کرتا ہے ۔اور نہ ہی چور ہی۔ بلکہ اب تو ماشاء اللہ پنج وقتہ نمازی ،صائم الدھر ،مکمل تقویٰ شعار پرہیز گار، اورصوفی منش ہیں۔ انکی ولایت کی دھوم ہمارے محلہ میں ہے ۔تو کیا انکی اقتداء میں نماز جائز یا ناجائز؟ مفتی صاحب کا جواب یہی ہو گا کہ چونکہ پہلے زید فاسق معلن تھا۔ اسی لئے جتنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھی گئیں۔اعادہ واجب ہے اور خود امام صاحب کو بھی اپنی نمازیں لوٹانا ضروری ۔کیونکہ اب وہ اسباب و علتیں موجود نہیں ہیں جو پہلے تھیں۔ لہذا پہلے نماز ناجائزاور اب جائز۔ ان تینوں مثالوں کو ذہن میں محفوظ کر لیں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

»سوالات «

۱۶ رجب ۱۳۳۴ھ ممبئی کا مبیکر اسٹریٹ سے ایک صاحب نے یہ سوالات کیئے

(۱)---

(۲)مسجد ایسی جگہ واقع ہے ۔جس کے چاروں طرف کوئی مکان نہیں ہی۔ اوردیواروں میں بڑے بڑے جنگلے بکثرت بنائے گئے ہیں ، ہوا ہر وقت موجود رہتی ہے بلکہ بعض وقت کثرت ہوا کے سبب کھڑکیاں بند کی جاتی ہیں پس ایسی صورت میں مال وقف سے برقی پنکھے مسجد میں نسب کر شرعاًدرست ہے یانہیں؟

(۳) تجربتاً یہ امر ظاہر ہے کہ جب برقی پنکھا چلایا جاتا ہے اس وقت اس سے ایک آواز آتی ہیں جو ضرور مخل نماز و مبطل خشوع و خضوع ہے ۔بناءعلیہ اس طرح کے پنکھے بلا ضرورت بصرف مال مسجد بنانا شرعاً جائز ہیں یا نہیں ؟

(۴) یہ امر بتحقیق تمام ثبوت کو پہنچا ہے کہ پنکھا چلانے کے ڈبہ میں جو گریس ڈالاجاتا ہے وہ اشیاء ناپاک و نجس سے مخلوط ہے اس صورت خاص میں بھی ان پنکھوں کے مسجد میں لگانے کابصرف مال وقف شرعاً کیا حکم ہے ؟

(۵) ماہرین فن الیکٹری سے یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ بہ نسبت گیس کی روشنی کے الیکٹری کی روشنی و برقی پنکھوں میں زیادہ تر خوف آتش زد گی ہی، چنانچہ الیکٹری سے اس قسم کی آتش زد گی کے واقعات بہت ہوچکے ہیں جس سے بہت لوگ واقف ہیں ، پس صورت مذکورہ میں ایسی خوفناک وحشت آمیز چیز کا نصب کرنا شرعاًدرست ہے یا نہیں ؟

(٦) یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ بقول اطبّاء روشنی ٔبرقی مضر بصارت ہے اور برقی پنکھوں کی ہوا بھی نقصان رسان صحت ہے چنانچہ اس قبیل کا ایک مضمون اخبار طبیب مورخہ یکم جون سنہ رواں میں متبوع ہے جو کہ سر پرستی جناب حاذق الملک مولوی حکیم اجمل خان صاحب بہادر رئیس اعظم دہلی نکلا کرتا ہے پس ایسی مضرت رسان صحت کا مسجد میں آویزاں کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

»جوابات«

(۱)---

(۲)اولاً ہم نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا ہے کہ مسجد میں فرشی پنکھا لگانا مطلقاً نا پسندیدہ ہے ، مدخل الی الشریعہ میں ہے :

"قد منع علماونا رحمھم اللہ تعالیٰ المراوح اذ ان اتخاذھا فی المسجد بدعۃ " (ہمارے علماء رحمھم اللہ تعالیٰ نے پنکھے سے ممانعت فرمائی ہے کیونکہ انہیں مسجد میں لگانا بدعت ہے)

ثانیاًجب یہ حالت ہے کہ حاجت اصلاً نہیں تو اپنے مال سے بھی جائز نہیں ،نہ کہ مال وقف سے ۔ قال اللہ تعالیٰ :لا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :فضول خرچی نہ کرو بے شک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا)

وقالؐ ان اللہ تعالیٰ کرہ لکم ثلاثاً : قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال (اور اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا :اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں ناپسند رکھتاہے ۔فضول بک بک ،زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع و برباد کرنا)

ثالثاً : یہ وقف میں صرف جدید کا احداث ہے جس کی اجازت متولی کو نہیں ہوسکتی ہے کمابینا ہ

رابعاً : طباًاس پنکھے کی ہوا مضر صحت ہو تو اسکا کسی مسلمان کے گھر میں بھی اپنے یا اسکے مال خاص سے بھی لگانا جائز نہ ہو گا ، نہ کہ مسجد میں ، نہ کہ مال وقف سے ،کمایاتی ۔

بے شک مسجد میں ایسی چیز کا احداث ممنوع بلکہ ایسی جگہ نماز

پڑھنا مکروہ ہے ،تنویر الابصارو در مختار میں ہے :''کرہ وقت حضور طعام تاقت نفسه الیه و کذا کل ما یشغل باله عن افعالها ویخل بخشوعها کائناً ماکان '(کھانے کی خواہش ہوتو نماز پڑھنی مکروہ ہے ،یوں ہی کوئی چیز جو دل کو افعال نماز سے ہٹادے اور خشوع میں خلل ڈالے باعث کراہت ہے ۔ن)
نیز شرح تنویر میں ہے '' ولذا تکرہ فی طاحون '' (گھر میں چکی چل رہی ہو تووہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۔
ردالمحتار میں ہے ۔'' لعل وجھه شغل البال بصوتھا '' (شاید اسکی وجہ چکی کی آواز سے دل کا نماز سے ہٹ جانا ہے ۔ ن)
(۴) اس صورت میں وہ پنکھا مطلقاً خود ہی ناجائز ہے اگر چہ (اوپر ذکر کردہ) چار وجہ (فضول خرچی ، وقف میں نیا مصرف نکالنا ،مضر صحت ہونا ،نماز میں خلل انداز ،ہونا)نہ بھی ہوتیں ۔
(کیونکہ)تنویرالابصار میں ہے ۔''کرہ ادخال نجاسة فیه فلا یجوز الاستصباح بدھن نجس فیه '' (مسجد میں ناپاک چیز لے جانا مکروہ تحریمی ہی۔ لہٰذا مسجد میں ناپاک تیل سے چراغ جلانا جائز نہیں ۔ن)
(۵) یہ بھی کافی وجہ اس روشنی اور پنکھے کی ممانعت کی ہے ،رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :
اذا نمتم فاطفئو ا السرج فان الفارة تاخذ الفتیلة فتحرق اھل البیت .رواہ احمد والطبرانی والحاکم بسند صحیح عن عبد اللہ بن سرجس والحدیث فی ا لصحیحین.من وجوہ '' (جب تم سونا چاہو،تو چراغ بجھادیا کرو،اس لئے کہ چوہا اس کی بتی لے کر گھر والوں کو جلاسکتا ہے ۔اس حدیث کو احمد ،طبرانی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن سر جس سے روایت کیا اور یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں متعد د اسانید کے ساتھ موجود ہے ۔ن)
(۶) ۔جب ازروئے طب انکا مضر ہونا ثابت و تو یہ ایک اعلیٰ وجہ عدم جواز ہے کہ اس میں مسلمانوں کو ضرر رسانی ہے اور یہ حرام ہے ۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لاضررولا ضرار''رواہ احمد و ابن ماجة عن عبادة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم(نہ ضر ردو ،نہ ضرر لو ۔اس حدیث کو احمد و ابن ماجہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۔)
اس میں مسلمانوں کی بد خواہی ہوئی اور یہ خلاف دین ہے ،
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :
ان الدین النصیحة للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتھم .'' رواہ احمد و مسلم و ابو داؤدوالنسائی عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بے شک دین خیر خواہی ہے اللہ کے لئے ،کتاب اللہ کے لئے، مسلمانوں کے ائمہ و حکمرانوں کیلئے ،اور تمام مسلمانوں کے لئے ۔یہ حدیث احمد و مسلم وا بو داؤد و نسائی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۔ن)
امام اہل سنت مجد داعظم شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضا ہ عنا کے مذکورہ بالا فتویٰ کو نقل کرنے کے بعد مفتی نظام الدین صاحب ۵۸ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں ۔کہ یہ فقیہ بے مثال کا فتویٰ جو آج کے حالات میں جاری نہیں کیا جاسکتا ،نہ کہیں سے جاری ہوتا ہے ۔
اس کے بعد ص ۵۹ پر لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے جن شرعی بنیادوں پر یہ احکام جاری کئے ہیں وہ سب آپ کے پیش نظر ہیں وہ بنیادیں آج بھی فراہم ہوں تو حکم وہی عدم جواز کا ہوگا۔
بعض علماء فرماتے ہیں کہ ناظر اشرف تشدد سے کام لیتا ہے مفتی اشرفیہ کے سر پر ہتھوڑا برسارہاہی۔ان کی علمی عزت و آبرو کو نیلام کر نے کے بعد بھی انکو سکون و قرار نہیں ہے جو علماء فرماتے ہیں وہ دنیا داری کے حساب سے ٹھیک ہی کہتے ہیں میں انہیں دنیا دار علماء سے فیصلہ چاہتا ہوں کیونکہ ابھی حضرت عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے صور نہیں پھونکا ہے قیامت سر پر سوار نہیں ہے حضرت عیسیٰ علیہ ا لصلوۃ والسلام کا نزول نہیں ہوا ہے حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور نہیں ہوا ہے ہم کو ایمان سے بتائیے کہ مفتی اشرفیہ کی اس قسم کی تضاد بیانی سے کیا بغض اعلیٰ حضرت کی بد بو نہیں پھیل رہی ہے ؟فتاویٰ رضویہ کا بار بار نام لے لے کر اس قسم کے تبصرے سے ان کا مقصود کیا ہے ؟ بر بنائے محبت ووداد مولانا محمد احمد مصباحی کو مفتی اشرفیہ سے دریافت کر کے سابقہ روایت کی طرح کسی سیمینار میں اعلان کر دینا چاہیئے۔ یہ فقیر کا مشورہ ہی۔
پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ مگر سچائی یہ ہے کہ آج وہ ساری بنیادیں حالات زمانہ کے بدلنے کے ساتھ بدل چکی ہیں ۔اور

عموماً گھر اور مسجد ہر جگہ ان کی حاجت پیش آتی ہے اورآج بلا نکیر ساری دنیا میں انہیں استعمال کیا جاتا ہی۔

مفتی نظام الدین کے مصاحبین سے میں پوچھنا چاہتا ہوں ؛ کہ جب وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ اگر آج بھی وہ بنیادیں پائی جائیں تونا جائز کا ہی حکم ہو گا۔معلوم ہوا آج ان بنیادوں پر مبنی برقی پنکھے نہیں ہیں۔

اسی لئے یوں لکھنا چاہیئے تھا کہ اب وہ برقی پنکھے نہیں رہے جس کا ذکرفتاویٰ رضویہ جلد۶،ص ۳۸۲ میں ہے کیونکہ اب ایسے برقی پنکھے ہیں جس میں اشیائے ناپاک ونجس سے مخلوط بد بودار گریس نہیں ڈالاجاتا جس کی بد بو مسجد میں پھیلتی ہو۔اور آج برقی پنکھے مخل نماز و مبطل خشوع و خضوع بھی نہیں ہے اور آج ماہر فن الیکٹری کا کہنا یہ ہے کہ برقی پنکھوں میں شاذ و نادر ہی خوف آتش زد گی ہے اور وہ الشاذ کالمعدوم کے طور پر ہے جسکا شرعاً اعتبار نہیں اور تجربتاً بھی یہ ثابت ہورہاہے کہ آج کل برقی پنکھوں سے گھروں اور دکانوں میں آگ لگنے کی خبر سنی نہیں جاتی ہے۔اور آج برقی پنکھے فضول خرچی میں شامل نہیں جہاں حاجت ہے لہذا اب برقی پنکھے کی ہیئت بدل گئی ہے اسی لئے جواز کا حکم ہے نہ کہ حالات زمانہ کے بدلنے کے وجہ سے وہ ساری بنیادیں پائے جانے کے باوجود حکم بدل چکا ہے ؟جیسا کہ خود ہی مفتی اشرفیہ نے ماسبق میں اقرار کیا ہے اورآپ حضرات نے ملاحظہ فرمالیا ہے اسی کو کہتے ہیں بلا وجہ اپنا قیمتی وقت ضائع کرنااور قابلیت بگھاڑنا۔

اسباب ستہ

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہل سنت مجدد اعظم قدس اللہ سرہ السامی ،اجلیٰ الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام۔ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

اسباب ستہ یہ ہیں ۔(۱) ضرورت (۲) دفع حرج (۳) عرف (۴) تعامل (۵)دینی ضروری مصلحت کی تحصیل (۶) کسی فساد موجود یا مظنون بظن غالب کا ازالہ۔

اور مفتی نظام صاحب" فقہ حنفی کے سات بنیادی اصول" ص ۳۴۳ میں فرماتے ہیں کہ اسباب سبعہ یہ ہیں ۔(۱) ضرورت (۲)حاجت (۳) عموم بلویٰ (۴) حرج (۵) عرف و تعامل (۶) دینی ضروری مصلحت (۷) ازالہ ٔ فساد

امام اہل سنت علیہ الرحمۃوالرضوان نے عرف اور تعامل کو علیحدہ شمار کیا۔اور مفتی نظام الدین نے عرف و تعامل کو یکجا جمع کردیا۔اور عموم بلویٰ کو مستقل سبب منفصل قرار دیا۔ اور مفتی صاحب کی مشور زمانہ کتاب" فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت" ص۱۵ پر ہے کہ ،شرعی احکام بدلنے کی سات بنیادیں ہیں ۔(۱) ضرورت (۲) حاجت (۳) عموم بلویٰ (۴) عرف (۵) تعامل (۶) دینی ضروری مصلحت کی تحصیل (۷) ازالہ ٔ فساد۔

مفتی صاحب نے اس کتاب میں حرج کو ہاتھ نہیں لگایا اور عرف و تعامل کو علیحدہ علیحدہ سبب قراردیا۔

مفتیٔ اشرفیہ نے اسباب سبعہ کی تحقیق کے جو شجر اگائے ہیں ۔اور دو کتاب میں دو قسم کی تحریر محرر ہے۔تو ان میں سے کس کو صحیح او رکس کو غلط قرار دیا جاسکتا ہے ؟یا دونوں ہی صحیح ہیں اور دونوں تحریر میں کوئی تضاد نہیں ہے اور وہ دونوں تحریریں عدم تضاد کی وجہ سے امام احمد رضا کے فرمان اسباب ستہ کے موافق ہیں؟ میں علمائے کرام خصوصاً فقہائے محققین کی جماعت نادرہ سے تطبیق و توفیق ،ترفیق و تصحیب ، تصحیح و تصویب کی خیرات مانگ رہاہوں۔کیونکہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضو ان اجلیٰ الاعلام میں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ،ان جھد احد غایۃ جھدہ ان یستخرج فرعاً من غیر الست اجمع فیہ المرجون عن اٰخرھم علیٰ ترک قولہ و اختیار قولھما فلن یجدنہ ابداً وللہ الحمد

اگر کوئی شخص چھ کے علاوہ اور کوئی فرع نکالنے کیلئے اپنی تمام تر قوت صرف کر کے سعی کرلے۔اور فرع نکالے جس میں اہل ترجیح نے امام کے قول کے ترک اور صاحبین کے قول کے اختیار کا فیصلہ دیا ہو۔تو ایسا ہر نہ پائینگی۔وللہ الحمد

C

تنبیہ جلیل ۔ فتاویٰ رضویہ کوئی آسمانی کتاب نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کے فتوؤں کو میزان تحقیق پر جانچا نہ جائے۔ہر بالغ النظر فقیہ ومفتی کو اصول افتاء کی روشنی میں جانچنے کا حق حاصل ہے۔اور قیامت تک حاصل رہیگا ۔مگر فقہ حنفی کو فقہ حنفی کی اس تابناکی میں جانچنا پڑیگا جو امام بو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول صوری اور قول ضروری میں محصور ہی۔کیونکہ اسلام کے یہ دو بنیادی اصل کے نظائر خود شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے نصوص میں موجود ہیں

۔جیسا کہ امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ۔مثلاً حضور پرنورؐ نے فرمایا کہ ،جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے ۔تو تم اس کو منع نہ کرو اس حدیث کو امام احمد ،امام بخاری ،امام مسلم ،اورامام نسائی نے روایت کیا ہے ۔اور اسی قبیل سے مزید حدیثیں بیان کر کے فرمایا کہ اس کے باوجود آئمہ نے جوان عورتوں کو مطلقاً ۔اور بوڑھیوں کو دن میں مسجد میں آنے سے منع کیا ہے ۔تو حضور پرنورؐ کے قول ضروری پر عمل کرتے ہوئے جو ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول سے مستفاد ہے کہ ۔اگر حضور پرنورؐ۔عورتوں کی وہ حالت دیکھ لیتے جو ہم نے دیکھی ہے ۔تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روک دیتے ۔جیسے بنو اسرائیل کی عورتیں روک دی گیئں تھیں ۔اس حدیث کو امام احمد ،اور امام بخاری ،اور امام مسلم نے روایت کیا ہے ۔یہی امام اعظم،و صاحبین کا مذہب ہے اور متاخرین صائب الرائے کا بھی مذہب ہی۔ جیسا کہ اسی اقول کے آخر میں امام اہل سنت نے ثابت کیا ہے ۔

ایک مقام پر امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ۔تبدیلیٔ عرف بہر حال مسلم ہے (مفہوماً) مگر فتویٰ دینے والا مفتی ایسا ہوناچاہیئے (۱) جو صاحب نظر ہو (۲) جسے قواعد شرعیہ کا علم ہو (۳) اور یہ سمجھ سکتا ہو کہ کس عرف پر حکم متفرع کیا جاسکتا ہے اور کس پر نہیں کیا جاسکتا ہے ۔

اور اسی اجلی الاعلام میں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ ۔مفتی اور قاضی کا محض منقولات کے ظاہر کو پکڑ کربیٹھ جانا ۔اور لوگوں کے عرف ۔قرائن واضحہ ۔اور لوگوں کے احوال سے صرف نظر کر لینا بہت سے حقوق کے زائل ہونے کا باعث ہو گا ۔اور خلق خدا پر ظلم و تعدی کا دروازہ کھل جائیگا ۔

چونکہ امام احمدرضاقدس سرہ العزیز کے اندر وہبی طور پر بہت ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ ذات بحت ازلی و ابدی نے در ج ذیل خوبیاں بھی ودیعت فرمایا تھا ۔کہ وہ صاحب نظر فقیہ تھے قواعد شرعیہ کا علم بدرجۂ اتم تھا ۔اور کس عرف پر حکم متفرع کیاجاسکتا ہے ۔اور کس عرف پر نہیں ۔اسکی فراست کاملہ تھی۔ قرائن واضحہ اور احوال الناس پر نظر دقیق رکھتے تھے ۔اسیلئے انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ مسلمان عورت کے ارتداد سے اسکا نکاح فسخ نہیں ہوتا ہے کیونکہ عورتیں بہت جرأت مند ہوگئی ہیں اور عصمت کے قطع کرنے میں جلدی کرتی ہیں ۔اور ہمارے بلاد میں ان کو باندیاں بنانا بھی ممکن نہیں اور نہ ان کو مار پیٹ کر مسلمان کرنے کا امکان ہے جیساکہ میں نے اپنے فتاویٰ کے باب السیر میں بیان کیا اور اسکی بہت سی نظیریں ہیں ۔

خبر دار خبردار! آج اگر کوئی اناڑی یہ باور کرانے کی کوشش کرے کہ اعلیٰ حضرت نے حالات زمانہ کی رعایت کے تحت فتاوے صادر فرمائے ہیں ۔لہذا ہم بھی من مانی طور پر فتاویٰ صادر کرتے جائینگے ۔اور عوام الناس ،عامۂ علماء ،اور خانقاہوں کے سجاد گان کو سمجھاتے جائینگے کہ مرور زمانہ کی وجہ سے یہ حکم صادر کیا گیا ہے ۔جیسا کہ ایک صدی پیشتر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے صادرفرمایا تھا ۔ تو قطعاً کسی عام مفتی یا خاص مفتی کو یہ حق حاصل نہیں ہوسکتا ۔ہاں یہ حق اس وقت حاصل ہو گا جب موجودہ عصر کے تمام مشائخ کرام اور علمائے اعلام اور مفتیان ذوی الفخام جو جو فقہی بصیرت رکھتے ہیں ۔وہ تمام حضرات کسی مسئلہ پر متحد و متفق ہوجائیں یعنی تمام حضرات کا اتحاد و اتفاق نا گزیر ہے ۔اور اختلاف کی صورت میں اکثر کی طرف رجوع لازم چاہیے ۔

عصر حاضر کے مفتیوں کو امام احمد رضا کی طرف سے پر درد ہدایت ۔(فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵۲۶)

اے عزیز ! اس زمانۂ فتن میں لوگوں کو احکام شرع پر سخت جرأت ہی۔ خصوصاً ان مسائل میں جنہیں حوادث جدیدہ سے تعلق و نسبت ہے ۔جیسے تار برقی وغیرہ ۔ سمجھتے ہیں کہ کتب آئمہ دین میں انکا حکم نہ نکلے گا ۔جو مخالفت شرع کا ہم پر الزام چلیگا ۔ مگر نہ جانا کہ علمائے دین شکر اللہ تعالیٰ مساعیھم الجمیلہ نے کوئی حرف ان۔۔۔۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

تمام عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو عرسِ رضوی کی دلی مبارکباد۔

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور تاج الشریعہ کے بیان سے مضطرب ہونے کی بجائے

زبان وقلم کومحتاط بنائیں

از:حضرت علامہ انیس عالم سیوانی،صاحب قبلہ، لکھنؤ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
کیجئے چرچا انھی کا صبح وشام
جانِ کافر پر قیامت کیجئے

حضرت مولانا یٰسٓ اختر مصباحی کی ایک وضاحتی تحریر مرقومہ ۴ رذی قعدہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۳۱راگست ۲۰۱۴ء میرے پیش نظر ہے، جس کی سرخی ''حضرت تاج الشریعہ کا ایک نہایت اہم استفتاء'' ہے اس تحریر کا آغاز مولانا نے حضرت امیر خسرو اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے کیا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں۔

معززقارئین اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ:

اس وقت تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری رضوی ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ علمائے اہلسنت وجماعت کے طبقہ اولیٰ میں سر فہرست اور علمائے اہلسنت کی صف اول میں میر مجلس اور شہ نشین ہیں، آپ کے بیان ،تحریر ،فکروخیال اور رائے کی حیثیت اتنی واضح ہے کہ قارئین کرام کو اس سلسلے میں کچھ بتانے اور سمجھانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ۔ خواص وعوام اہلسنت آپ کا بے حد احترام کرتے اور دل سے آپ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔مگر صرف راقم سطور ہی نہیں بلکہ بے شمار علماوخواص وعوام کے لئے ایک انتہائی تشویش واضطراب کی بات یہ ہے کہ:حضرت تاج الشریعہ نے بار بار،زبانی وتحریری طور سے راقم سطور، یٰسٓ اختر مصباحی کی ایمان افروز وفکر انگیز تالیف ''عرفان مذہب ومسلک''کو بمبئی اور پور بندر گجرات کے جلسوں میں ''رسوائے زمانہ کتاب''''اور گمراہ کن کتاب''وغیرہ فرمایاہے ،اسی طرح اندور،مدھیہ پردیش اور الہ باد،اتر پردیش کے دینی وفقہی سیمینار کے اپنے تحریری خطبۂ صدارت میں اس کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی ہے اور شرعی الزامات، قائم کئے ہیں،اس مضمون کے دوسرے صفحے پر حضور تاج الشریعہ کے ذریعے مرکز اہلسنت برکات رضا پور بندر گجرات (حضرت علامہ مولانا عبدالستار ہمدانی کے یہاں) اجلاس عام منعقدہ آغاز دسمبر ۲۰۱۳ء میں دے گئے بیان کا اقتباس نقل کیاہے،حضور تاج الشریعہ کے بیان کے وہ الفاظ جن پر مولاناکی خصوصی توجہ مرکوزہے'' بیٹھتے رہے'' ملتے رہے''۔اب بد مذہبوں کا ردّ، آپ پوری کتاب پڑھ جائیے اس میں ایک جگہ تو صراحۃً آپ کو ملے گا کہ؛کچھ لوگ قلت مطالعہ اور جانے کیاکیا الفاظ ان پر لکھے۔ کی بناء پر سمجھ بیٹھے ہیں کہ: جب تک کسی فرقے کے اساطین واکابرین کوپورے خبیث ومردود اور کافر نہ کہا جائے، رد کا حق ادا ہوہی نہیں سکتا۔

رد کی بناء پر علمائے اہلسنت وجماعت کی یہ توہین؟میں خود کچھ نہیں کہتا، اس بڑے مدرسہ کے علما سے پوچھتاہوں اور تمام علمائے اہلسنت سے فتوی پوچھتاہوں کہ:''علمائے اہلسنت وجماعت کی یہ توہین اور اس رد کی بناء پر کیا حکم ہے؟پوری کتاب میں صراحۃً اورکنایۃً،مذہب،بدمذہبی کارد کرنے والوں سے بیزاری اور ان کی تفضیح اور ان کی تجہیل، پیشہ وارانہ اور تاجرانہ طرز عمل کی تہمت ان پر رکھی گئی ہے۔''یہ کتاب ''عرفان مذہب ومسلک'' یہ عرفان مذہب ومسلک نہیں ہے بلکہ ''عرفان ندویت''ہے''عرفان صلحکلیت'' ہے اس سے آپ لوگوں کو سخت پر ہیز لازم ہے الیٰ آخرہٖ۔

حضور تاج الشریعہ کا یہ جملہ :کہ میں خود کچھ نہیں کہتااس بڑے مدرسہ کے علماء سے پوچھتاہوں اور تمام علمائے اہلسنت سے فتوی پوچھتاہوں الیٰ آخرہٖ اس جملے سے مصباحی صاحب یا تو دھوکہ کھاگئے یا دھوکہ دینے کی سعئ نامراد فرمائی کہ حضور تاج الشریعہ نے علما سے استفتافرمایاہے، اتنی اردو تو تعمیرادب پڑھنے والے بچے بھی سمجھتے ہیں کہ جب اس طرح کا کوئی جملہ بولاجاتاہے تو اس سے قائل کی مرادجانکاری حاصل کرنا نہیں بلکہ اس شئ کی بداہت بیان کرنا ہوتی ہے، مصباحی صاحب کی جس عبارت کے سلسلے میں حضور تاج الشریعہ نے اس بڑے مدرسے کے علمااور دیگر علمائے اہلسنت کی توجہ مبذول کرائی ہے اس جملے کاتیور، انداز اور اس کے الفاظ، وہابیوں دیوبندیوں کا ردّ کرنے والے علماسے اہلسنت کی اہانت وتحقیر میں اظہر من الشمس ہیں ۔ ساتھ ہی رد کرنے والے علماکو ردبدمذہباں سے روکنے اور ان کو کافر ومرتدبتاکر عوام اہلسنت کو ان سے دوررہنے کے خلاف ایک منصوبہ ہے،اگر تاج الشریعہ کا مقصود استفتاہوتاتو پھر یہ کیوں فرماتے کہ: یہ عرفان مذہب ومسلک نہیں ہے بلکہ ''عرفان ندویت''ہے ''عرفان صلحکلیت'' ہے اس سے آپ لوگوں کو سخت پرہیز لازم ہے ،مذکورہ جملے کھلم کھلا یہ اعلان کررہے ہیں کہ یہ استفتانہیں بلکہ اپنے وقت کہ سب سے بڑے ذمہ دار عالم ،فقیہ، قاضی اور قوم وملت کے رہنماکا فیصلہ ہے، لوگوں کو تنبیہ کرنا اور ڈرانا مقصود ہے۔مصباحی صاحب کی مذہب مخالف ،بد مذہب نواز، وہابیت افروز عبارت کی گمراہی سے عوام وخواص کو آگاہ کرناہے۔

اہلسنت کے سب سے بڑے فقیہ، مفتی، عالم جو مسلمانان اہلسنت کے سب

سے مقبول ومحترم پیشوا ہیں اگر انہیں کو فتوی پوچھنے کی حاجت پڑتی ہے تو باقیوں کا کیاحال ہوگا؟ہمیں معلوم ہے کہ مصباحی صاحب کو خوب اچھی طرح علم ہے کہ تاج الشریعہ نے کسی سے استفتانہیں کیاہے بلکہ علماکی توجہ طلب کی ہے لیکن مصباحی صاحب نے تاج الشریعہ، محدث کبیر اور علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی کے بیان سے تلملاکر یہ سرخی قائم کی کہ:تاج الشریعہ کا ایک نہایت اہم استفتا، اگر تاج الشریعہ نے استفتاکیاتھاتو آپ کو جواب ایک مفتی کے انداز میں دینا چاہیے تھالیکن آگے کے جملے سے یہ ظاہرہے کہ آپ علماکی شرعی گرفت سے گھبراکر اپنے غلط جملے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ تو رہا مصباحی صاحب کے مضمون کی ہیڈنگ سے متعلق، مصباحی صاحب آگے کی سطور میں فرماتے ہیں کہ؛مگر صرف راقم سطور ہی نہیں بلکہ بے شمار علما وخواص وعوام کے لے ایک انتہائی تشویش واضطراب کی بات یہ کہ:حضرت تاج الشریعہ نے باربار زبانی وتحریری طور سے راقم سطور یٰسین اختر مصباحی کی ایمان افروز وفکر انگیز تالیف ’’عرفان مذہب ومسلک‘‘ ممبئ اورپور بند رگجرات کے جلسوں میں ’’رسوائے زمانہ کتاب‘‘ اور گمرہ کن کتاب وغیرہ فرمایا ہے ۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جناب کو تشویش واضطراب کا عارضہ پیش آیا ہوگا لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بے شمار علما اورخواص و عوام کے لئے ایک انتہائی تشویش و اضطراب کی بات ہے، میں سمجھتاہوں کہ آپ اپنی بے چینی اورپریشانی کو بیشمارعلما خواص وعوام کے اضطراب سے تعبیر فرماکر اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ آپ نے بیشمار علما اور عوام وخواص لکھا ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو کم ازکم نو دس لوگوں کو تو براہ راست حضور تاج الشریعہ سے دریافت کرنا تھا تاکہ بیشمار کا جملہ نادرست سہی کم ازکم جمع کثرت کی قلیل تعداد کا تحقق ہوجاتا۔ آپ کے ان جملوں سے بو آرہی ہے ،ان بلوائیوں کی شرانگیزی وفتنہ خیزی کی جو حضرت سیدنا عثمان غنی کے خلاف عالم اسلام میں جھوٹی افواہیں پھیلارہے تھے۔

مصباحی صاحب قبلہ:حضور تاج الشریعہ اور دیگر علما ئے حق کے بیانات اور اقوال شرعیہ سے مضطرب ہونے کی بجائے ضرورت ہے کہ پوری جماعت اکابر واسلاف کی پیروی کرے اوراپنی زبان وقلم کولگام دے، اگرآپ حضرات نے اپنے قلم اوراپنی زبان کو محتاط رکھاہوتاتوآج تاج الشریعہ یاکسی اورعالم دین کو آپ لوگوں پرشرعی الزامات عائدکرنے کی ضرورت کیوں پڑتی؟

تاج الشریعہ جماعت اہل سنت کے سب سے بڑے فقیہ وعالم اورذمہ دار شخص ہیں یہ اوربات ہے کہ آج آپ اورضمیرفروشوں کاایک ٹولہ مخالفت اوربدزبانی پرآمادہ ہے لیکن کل تک توآپ بھی انہیں کی مدح خوانی کرتے تھے، کل تک تاج الشریعہ کے ایک ایک جملے کی حفاظت اورتعمیل کے لئے سرسے کفن باندھ کر میدان جہاد میں اترنے والے سپاہی آج اپنے حق میں تاج الشریعہ کے فیصلوں اورفتووں سے کیوں مضطرب ہو رہے ہیں؟

حضور تاج الشریعہ نے بمبئ ، گجرات ،اندور،الہ بادکے عوامی اجلاس اورسمیناروں میں تحریراًاور تقریراًجوکچھ فرمایا وہ حق وصواب ہے، تقریباًڈیرھ سال سے جن عبارتوں کے پیچ وخم آپ درست کرنے میں لگے ہیں وہ ایمان افروزہیں نہ فکرانگیزبلکہ ایمان سوزاوروہابیت افروزہیں۔اگراپنے ہی علما کی تردید وتوہین اور تجہیل کانام ایمان افروزہے پھرتوایمان کابڑاجھنڈاراوہابیوں اورشیعوں کے یہاں ہوناچاہیے اس لئے کہ وہ علمائے حق ہی کی توہین نہیں کرتے وہ توغوث وخواجہ،قطب،ابدال بلکہ صحابہ اورخداورسول کی گستاخی کوتوحید خالص اورعین اسلام تصورکرتے ہیں ۔آپ نے فرمایاہے کہ :عرفان مذہب ومسلک؛کابغورمطالعہ کیجئے تواس میں علمائے اہل سنت کے تعلق سے کوئی ایسی بات نہیں ملے گی جوان کے وقاروعظمت کے خلاف ہو اورشرعاًقابل گرفت ہو۔ البتہ بعض ؛جہلائے اہلسنت:کے عمل اورفکروخیال کے بارے میں ضرورمواخذہ وتنبیہ بہ نیت اصلاح ہے ، جواپنی جگہ بالکل صحیح ودرست ہے

قارئین اندازہ کریں یہ وہی حضرت مصلح ومفکرودانشور ہیں جوبد مذہبوں کے اساطین کوکافرومرتد کہنے کو خلاف مصلحت اور غیر مفید بتاتے ہیں لیکن خود اہلسنت کے بعض علماکو جہلائے اہلسنت بہ نیت تبلیغ واصلاح کہنے کوضروری اور درست ٹھہراتے ہیں ،میں نے پہلے بھی اس گروہ کے تمام افراد سے گزارش کی تھی اور پھر کررہاہوں کہ آپ جتنی ہمدردی اساطین روافض وخوارج اور وہابیہ دیابنہ کے لئے رکھتے ہیں نہ زیادہ ،کم ازکم اتنی ہی ہمدردی اگر اہلسنت کے عوام وخواص کے لئے پیدا کرلیں تو میں سمجھتاہوں کہ اختلاف کی خلیج کم ہوسکتی ہے۔اس سے پہلے کئی علمانے آپ سے تحریراًیہ مطالبہ کیا کہ آپ کی کتاب میں کئی مقامات پر علما ئے اہلسنت کی توہین متبادر ہے۔اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ کے حوالے سے یہ واضح کیا گیا کہ توہین علماکفرہے لیکن آپ نے وہابیوں ، دیوبندیوں اور تبلیغیوں کی طرح یہ فیصلہ کرلیاہے کہ ہمیں کسی کی سنی ہی نہیں ہے بس ہم وہی کہتے رہیں گے جو اب تک کہتے رہے ہیں۔تم اپنی سی کہے جاؤ ہم اپنی سی کئے جائیں ۔

ہزار ہنگاموں اور شرعی الزامات کے باجود وہی رٹے رٹائے جملے ایمان افروز، فکر انگیز آپ کے اس ایمان افروز کی حقیقت بس اتنی سی ہے کہ اپنے منہ مٹھو بنے رہیں ۔ زمانہ کہہ رہاہے کہ آپ کی کتاب سے جماعت میں انتشار پیداہوا ،آپس میں سوال وجواب کا سلسلہ چل پڑااور آپ ایمان افروز اورفکر انگیز کی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

آپ کی فطرت میں خصلت وہابیت اس طرح رچ بس گئی ہے کہ توہین آکابر کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ آپ فرماتے ہیں حضرت تاج الشریعہ چوں کہ اس وقت نہ صرف لکھنے پڑھنے سے بلکہ سننے سے بھی بڑی حد تک معذور ہیں اس لئے ظاہر یہی ہے کہ کسی نے عرفان مذہب ومسلک کی کچھ عبارت سنائی اور کچھ چھوڑ دی، معلوم نہیں کس مقرب اور معتمد عالم یا علامہ نے زبانی طورپر کچھ بتایا اور کچھ چھوڑ دیا۔

اہل دانش خوب سمجھتے ہیں کہ جناب کا نشانہ کہاں ہے اور کیا کہنا چاہتے ہیں، آپ کے انداز میں اگر میں آپ سے کہوں کہ جناب مصباحی صاحب عرصے سے بصارت سے کافی حد تک محروم تو تھے ہی چند سال پہلے برین ہیمرج ہوا جب سے دماغی خلل کے بھی شکار ہوگئے۔ تو کیسا لگے گا؟ حالانکہ صحیح ہے اس کے بعد سے ہی آپ کی بے راہ روی طشت ازبام ہوئی ہے۔گویا کہ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں حضور تاج الشریعہ کوئی بیان یا تحریر دینے سے پہلے نہ اس کی تحقیق کرتے ہیں اور نہ کچھ جانتے ہیں جو کچھ جس نے بتادیا بس اسی پر اعتماد کرکے بیان دے دیتے ہیں، اگر ایسا ہی ہے توپھر حضور تاج الشریعہ کے بیان سے آپ کو مضطرب نہیں ہوناچاہئے تھا لیکن آپ کی بے چینی بتارہی ہے کہ تاج الشریعہ کا کوئی بیان نہ بلا تحقیق ہوتاہے نہ بے تاثیر ہوتاہے۔ جو فرماتے ہیں وہ حق اور صواب پر مبنی ہوتاہے اور عوام وخواص میں مقبول ہوتاہے ،آپ نے فرمایا کہ معلوم نہیں کس مقرب اور معتمد عالم وعلامہ نے کچھ بتایا اور کچھ چھوڑ دیا، صحیح کہا آپ نے ۔آپ لوگوں سے زیادہ بہتر اس بات کا کس کو تجربہ ہوسکتاہے۔کہ کتنا سنانا ہے اور کتنا چھوڑنا ہے۔ اس کا اظہار تو حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے اپنے اس مقالے میں فرماہی دیاہے جو چلتی ٹرین میں نماز کے عدم جواز سے متعلق ہے جسے مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد صاحب مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ نے ترتیب دیا ہے۔ کسی سے پڑھواکر سن لیجئے گا کہ مجلس شرعی کے ذمہ داروں نے ناجائز کو جائز کا جامہ پہنانے کیلئے کہاں کی عبارت چھوڑی اور کہاں کی لکھی ہے۔آپ نے لکھا ہے کہ قرآن وحدیث اور آثارورِوایات کے پورے ذخیرے میں کہیں ایسا نہیں ملے گا کہ بلا ضرورت وافادیت کافرو مرتد کی تکرار کی گئی ہے۔ ارشاد ات واقوال ائمہ مجتہدین و فقہائے اسلام وکتب و رسائل اکابرو اسلاف سواد اعظم اہلسنت والجماعت کا پورا مطالعہ کرجائیے آپ کو ان میں کسی کو کافرومرتد کہااور لکھا ہوااسی وقت ملے گا۔جب اس کی کوئی ضرورت افادیت مقصود ہو،بلاضرورت اور بطور عادت کہیں بھی کسی کو کافر ومرتد کہا اور لکھا ہوا نہیں ملے گا۔

فقیہ اسلام امام احمد رضا قدس سرہ کے رسائل وکتب اس سلسلے میں بھی ہمارے بہترین ہادی ورہنما ہیں کہ ان میں سے جس کا بھی مطالعہ کیاجائے اس کا طرز وطریقہ یہی ہے کہ فرقہ باطلہ کے عقائد وخیالات وافکار کا آپ نے دلائل کے ساتھ رد فرمایاہے۔انہیں بار بار بلا ضرورت کافر ومرتد لکھنے کے نمونہ آپ کی کسی کتاب ورسالہ میں نہیں ملیں گے۔

سچ کہا ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے آدمی سو جھوٹ بولتاہے۔ مصباحی صاحب اب آپ ہی بتائے کہ کافروں اور مرتدوں کوکافر یا مرتد کہنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تواس کے مواقع کا تعین آپ فرمادیں کہ قبل جمعہ خطیب بد مذہبوں کی بدمذہبی بیان کرے گایا نہیں اور کرے گا تو کتنی بار اور کتنے وقفے سے کون کون لوگ بد مذہبوں کی تکفیر و تردید کریں گے اور کہاں کہاں؟ ایک شخص کو دارالقلم کے جلسہ میں مدعوکیاگیا یا جامعہ اشرفیہ کے جلسے میں بلایا گیا وہاں وہ رد کرے گا یا نہیں؟

ایک شخص یہ جانتا ہے کہ دیو بندی مسلمان نہیں ہیں۔لیکن پورے طورپر دلائل اسے ازبر نہیں، اگر کہیں وہابی اور دیوبندی کا تذکرہ آتاہے تو وہ ان کو کافر کہے گا یا نہیں۔کس شہر اور کس دیہات کے کون کون سے جلسے میں کسے تکفیر وتردید کا حق ہوگا وضاحت کے ساتھ ثابت کریں۔

یہ بات آپ کے ذہن میں کیسے آئی کے بعض لوگ قلت علم ومطالعہ کے سبب یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جب تک کسی فرقہ باطلہ کے اساطین کو باربار کافر ومرتد اور خبیث نہیں کہیں گے تب تک رد فرقہ باطلہ کا حق ادا ہوہی نہیں سکتا۔کیا کسی نے اس بات کا ادعا کیا ؟ ثبوت شرعی پیش کریں کہ کس عالم وخطیب نے یہ بات کہی اور کب کہی ،کہاں کہی اور کن کن لوگوں کے سامنے کہی اور یہ ذکر کرنا ہر گز نہ بھولیں کہ اس نے باربار کی قید لگائی تو بار بار سے اس کی مراد کیاہے!کیا کسی عالم وخطیب یا امام کو آپ نے دیکھایا اس کا بیان سنا کہ وہ کھڑا ہوا اور شروع کردیا وہابی دیوبندی کافر ومرتد وخبیث ہیں اشرف علی تھانوی ، قاسم نانوتوی وغیرہ کافرہیں کا فر ہیں ھلم جرّاً آپ مع حواریوں کے قیامت تک یہ ثابت نہیں کرپائیں گے کہ کسی عالم نے ایسا کیا یااس بات کا دعویٰ کیا، ہاں اپنی ہر تقریرو بیان میں اساطین وہابیہ دیابنہ جن سے آپ کے قریبی مراسم ہیں سنی علماتردید کرتے ہیں اور ان کے اوپر لگے فتویٰ کفر کو بیان کرتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ بلا حاجت وفائدے کے قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ یہاں تک کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی کے رسائل وکتب میں بھی انہیں باربار کافر ومرتد کہنے کے نمونے نہیں ملیں گے۔

اب سنیے قرآن میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتاہے:قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ دوسری جگہ فرمایاگیا۔تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ الی آخر۔یہ بتایے کہ کوئی امام ان جیسی صورتوں کو نماز میں پڑھے گا یا نہیں خوب غور کر لیجئے گا پھر بتائے گا کہ نمازوں میں،تلاوت میں قُلْ شریف وغیرہ میں ان سورتوں کو پڑھا جائگا یا نہیں؟بعض لوگ قُلْ شریف کا آغاز ہی قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سے کرتے ہیں فرمایے کیا کہیں گے ؟آپ کے مطابق تو ان سب سورتوں کو زندگی میں ایک بار بھی پڑھ یا سن لیا تو کافی ہوجائیگا ،اس لیے کہ بار بار پڑھنا تو آپ کے مطابق صحیح نہیں اس لئے کہ جتنی بار پڑھے گا اتنی بار کافر کافر کی تکرار ہوگی۔ اب آئے اعلیحضرت کی بارگاہ میں آپ نے ضرورت وافادیت کی قید لگاکر یہ سمجھا تھا کہ شاید یہ شرطیں آپ کومفید ہوں لیکن یہاں بھی وہی بے مرادی ہاتھ لگی، سنیے غور سے اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں — چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچہ انہی کا صبح و شام — جانِ کافر پر قیامت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

یہاں تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ہر بات میں آقا کا ذکر ہونا چاہیے اور جو مخالفین، گستاخ رسول ہیں ان کو چھیڑنا اپنی عادت بنالیجئے اب فرمایے کیا کہیں گے۔

ان اشعار میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے وہابیہ دیوبندیہ کو کافر، شیطان، ملحد کہا۔ آپ فرماتے ہیں حبیب پاک ﷺ کا ذکر صبح وشام اس غرض سے ہوتا کہ وہابیوں، دیوبندیوں کا دل جلے ،قیامت کا دن کتنا شدیداور مصیبت کا ہوگااعلی حضرت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا تذکرہ صبح وشام اس لیے کیجئے کہ وہابیوں دیوبندیوں کا دل جلے، منع کریں تو لوگ وہابی کہیں نہ منع کر پائیں تو اندر ہی اندر کڑھیں ۔ایک جگہ اور اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت کے ان اشعار سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ بد مذہب ، گستاخ رسول وگستاخ صحابہ واہل بیت وگستاخ اولیاء اللہ کیلئے کوئی ہمدردی او رنرمی نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان پر سختی کی جائے ۔ مقاطعہ کیاجائے۔ ایمان کو تازگی اور روح کو سرور بخشنے والا اب اعلیٰ حضرت کے فتاوی سے ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔سنیت کو جلا بخشنے والا، وہابیت کو فنا کردینے والا اور اہل بدعت کے بہی خواہوں کی نیّاغرق کردینے والا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا فتویٰ مبارکہ ذیل کے سطور میں ملاحظہ فرمائیں یقیناً ہر متصلب سنی کا سینہ چوڑا ہوجائے گا اور صلح کل کے مریضوں کا غم دوبالا ہوجائے گا۔

مسئلہ ۷۴۹ از سرکار اجمیر مقدس لنگر گلی مسؤلہ حکیم غلام علی ۶/ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام جامع درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نوازرحمۃ اللہ علیہ بعد ہر نماز یہ کہتاہے کہ اے خداوند کریم ! غیر شرعی داڑھی منڈے جھوٹے دعویداران خلافت کو سچا دعویدار خلافت بنادے اور جب کبھی وہابیوں کا ذکر ہوتاہے تو ان کے مولویوں کواور جو مولوی خلافت کو اپنے پیٹ بھرنے کا پیشہ بناتے ہیں اور ان کے سب پیروؤں کو خوب برا کہتاہے ان کے پیچھے بموجب شرع مطہرہ نماز پڑھنا جائز ہے۔اور جو مولوی اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام بتائے اس کیلئے شرعاًکیاحکم ہے۔اگر یہ بحث مسجد میں ہوتی ہے تو مسجد کی توہین ہوتی ہے یا نہیں بینوا بالتفصیل توجرو اعند الرب الجلیل۔

الجواب۔ اس دعاء میں کوئی حرج نہں اور وہابیہ کی برائی بیان کرنا فرض ہے۔یوں ہی جھوٹے مدعیان خلافت اور اس نام سے شکم پروران پر آفت کی شناعت سے مسلمانوں کوآگاہ کرنا ضروری ہے اور مسجد کے مجمع مسلمانان ہو ان بیانوں کا بہتر موقع ہے اور اس میں مسجد کی کچھ توہین نہیں کہ مساجد ذکراللہ کیلئے بنائی گئی ہیں اور نہی عن ا لمنکر اور بیان شناعت گمراہان اعظم طرق ذکراللہ واجل احکام شرعیۃاللہ سے ہے ۔حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ’اترعون عن الذکرالفاجرمتی یعرفہ الناس اذکرواالفاجر بما فیہ یحذرہ الناس‘ کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔لوگ اسے کب پہچانیں گے ،فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں (فتاوی رضویہ جلد ۶۔صفحہ نمبر ۵۹۷۔۵۹۶ مترجم)اب بتائیں اعلیٰ حضرت سے یہ سوال کرنے والے کوئی عام آدمی نہیں بلکہ سرکار اعظم خواجہ غریب نواز ضی اللہ عنہ کے حکیم غلام علی ہیں ۔ سوال کرنے والا پوچھتاہے کہ ہر نماز کے بعد جھوٹے دعویداران خلافت کو سچا دعویداربننے کی دعا اور جب کبھی وہابیوں کا ذکر آجائے تو ان کے مولویوں اور ان کے پیرووں کو خوب برا کہتاہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں نہ اس دعا میں کچھ حرج ہے نہ وہابیوں کو برا کہنا غلط ہے بلکہ وہابیوں کی برائی بیان کرنا فرض ہے۔آگے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں جھوٹے دعویداران خلافت اور شکم پروروں کی شناعت کو بیان کرنا اور وہابیہ کی برائی بیان کرنا اعظم طرق ذکراللہ واجل احکام شریعۃ اللہ ہے۔اور یہ کام مسجد میں بہتر ہے اس لئے کہ مسجد مجمع مسلمانان ہے۔اب بتائیں ۔آپ تو کہتے تھے کہ کہیں بھی فرقہ باطلہ کے اساطین کو کافر ومرتد نہیں کہاگیا حالانکہ اس فتویٰ مبارکہ سے پتہ چلتاہے کہ اگر ہر نماز کے بعد بھی وہابیہ کی خباثت کو بیان کیاجائے تو غلط نہیں بلکہ صحیح ہے۔ اور کہنا چاہئے اس لئے کہ داڑھی منڈانانماز نہ پڑھنا اور دیگر بد اعمالیوں میں ملوث ہونا بڑا جرم ہے۔لیکن وہابیت تمام فسق وفجور اور معصیت سے بڑا جرم ہے، اس لئے وہابیوں کے مکر وفریب سے عوام کو بچانا بہت ضروری ہے، وہابیوں کو کافرومرتد کہنا چاہئے اور باربار کہنا چاہیئے تاکہ لوگ اس سے غافل نہ ہوجائیں ، جس طرح سے ہر تقریر وتحریر میں فضائل نماز بیان کرنا ،بے نمازی کی شناعت کوذکر کرنا داڑھی منڈوں کے گناہ کو ظاہر کرکے لوگوں کو اس برے فعل سے باز رکھنا غلط نہیں۔اسی طرح ہر موقع پر وہابیوں ، دیوبندیوں کو باربار کافرومرتد کہنا صحیح ہی نہیں بلکہ ایک سچے عالم کی شان ہے۔ اسلئے کہ بد عملی سے بڑا گناہ بد اعتقادی ہے۔اور جب بد اعتقادی سب سے بڑا جرم ہے تو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اس جرم سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔

انیس عالم سیوانی
جنرل سکریٹری امام احمد رضافاؤنڈیشن لکھنؤ
۲۱/ذوالحج ۱۴۳۵ھ
مطابق ۱۷/اکتبر ۲۰۱۴ء

الصواعق القادریہ علیٰ المتاہات التطہیریہ

قسط اول

از قلم :۔ مفتی عبد الرحمٰن صاحب قبلہ قادری

۔:باعتبار ضرورت قلم کا استعمال:۔

ہمارے اسلاف کا طور و طریقہ رہا ہے کہ جس وقت اور جس دور میں اسلام یا اسلام کے جس رکن پر حملہ ہوا ہے تو انہوں نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی پوری قوت صرف کی ہے ۔خواہ وہ ذات الٰہی کا تقدس ہو یا سرکار کی عظمت و رفعت ہو مثلاً امام ربانی مجدد الف ثانی کے دور میں جب دین اکبر ی نے سر اٹھایا اور خدا وند قدوس کی وحدانیت پر حملہ ہوا تو سرکار مجدد الف ثانی کا قلم اکثر اسی پر چلتا رہا اور اکثر اسی مضمون پر کتابیں آتی رہیں۔ حتیٰ کہ باطل پرستوں کوکیفر کردار تک پہونچا دیا اور اعلیٰ حضرت سرکار کا زمانہ آیا تو سرکار کی عظمت پر حملہ ہوا دیوبندیت وہابیت جیسے بہت سارے فتنوں نے سر اٹھایا تو اعلیٰ حضرت سرکار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)کا قلم اکثر عظمت رسالت کی حفاظت اور گستاخان مصطفیٰ کی تردیدو اہانت میں چلتا رہا۔بتانا یہ ہے کہ جب جس پر حملہ ہوا ہے تو ہمارے بزرگوں نے اسی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور بالخصوص اللہ و رسول کی ذات تو اصل الاصول ہے اللہ کا تقدس اور عظمت مصطفیٰ کی حفاظت اصل ایمان ہے۔اس پندرہویں صدی میں جب کہ ہرطرف سے عظمت رسالت اور مراسم اہل سنت پر حملے ہو رہے ہیں تو اس دور میں علمائے اہل سنت پر لازم ہے کہ فرقہائے باطلہ بالخصوص وہابیوں دیو بندیوں کا رد و ابطال کریں۔جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶/،صفحہ۱۰۹/ پر ہے کہ بلا شبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدرِقدرت فرض اعظم و اہم ہے۔اور رد فرقہائے باطلہ کو اہم مقصد سمجھیں۔جیسا کہ شیر بیشۂ سنت نے فتاویٰ حشمتیہ میں لکھا ہے کہ سلفاً و خلفاً ہر قرن و طبقہ میں صحابہ و تابعین سے لیکر ۱۳۱۱ھ تک کے علماء کا یہی داب اور طریقہ رہا ہے کہ ہمیشہ علمائے اہلسنت نے بد مذہبوں اور بد مذہبی کی ردو تفضیح کو اہم مقصد سمجھا۔اس کے علاوہ حیات اعلیٰ حضرت صفحہ۲۸۲/ پر ہے کہ ملک العلماء نے ایک رسالہ لکھا اور اس کو اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں پیش کیا اعلیٰ حضرت نے اسے دیکھا اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا جزاک اللہ خیراً فی الدارین ساتھ ہی فرمایا’’ کاش یہ قوت دفع خباثات جہنمی زیور میں صرف ہوتی کہ اس سے قوم گمراہ ہو رہی ہے’’غور سے دیکھیں اعلیٰ حضرت کے اس جملے کو اس سے خوب روشن ہو گیا کہ دیگر مضامین پر قلم چلانے سے زیادہ اہم فرقہائے باطلہ کے ان حربو ں کو ناکام کرنا ہے جس سے قوم گمراہ ہو رہی ہے۔اور رد وہابیہ میں اپنی زیادہ سے زیادہ قوت صرف کرنا ہے۔مگر واہ رے وقت کی ستم ظریفی لوگ اپنے کو سنی بریلوی بھی کہتے ہیں اور رد وہابیہ میں اپنی قوت صرف کرنے کے بجائے ساری قوت مرسم اہل سنت کے بند کرنے و کروانے میں صرف کرتے ہیں۔انہیں میں سے ایک مولوی تطہیر احمد ٹانڈوی ہیں۔

کون مولانا تطہیر احمد:۔جنکا خیال یہ ہے کہ آج دین کا جو بھی کام ہو رہا ہے وہ صرف میری تقریروں اور تحریروں سے ہو رہا ہے باقی سارے علماء بیکار سارے خطباء بیکار سارے پیران عظام بیکار ہیں اور سب بد عمل ہیں ۔ اب میں آپ کے سامنے ان کے خیالات کو اور انکے اقتباسات کو بھی جہاں انہوں نے مراسم اہل سنت کو بند کروانے کی کوشش کی ہے یکے بعد دیگرے پیش کرتا ہوں۔

مسلک اعلیٰ حضرت وبریلویت پر حملہ

مولٰینا تطہیر احمد صاحب اپنی کتاب ’’درمیانی اُمت ’’کے ص ۱۲۲/ پر لکھتے ہیں۔

’’آج کل اہل سنت والجماعت کوایک الگ گروہ اور بریلوی فرقے کے نام سے نامزد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ہمیں بجائے مسلمان اور سنی کے بریلوی قرار دے کر چھانٹنے کامنصوبہ چل رہاہے اور ہم ہیں کہ خود ہی اپنے اوپر سے مسلمان اورسنی کالقب ہٹانے میں لگے ہیں اور خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں اور یقیناًاعلیٰ حضرت مولٰینا احمدرضا خان کی تعلیمات عین اسلام ہیں لہٰذاہمیں چاہئے کہ خود کو مسلمان ہی کہیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں سنی کہیں۔خود کو بریلوی کہناہماراکام نہیں بدمذہب لوگ ہمیں بریلوی کہتے ہیں اور جب ہمارا مذہب اسلام ہے توہماری تنظیموں،اداروں اورمکتبوں کا تعارف بھی اسلامی نام سے ہوناچاہئے جلسوں اورجلوسوں وغیرہ میں نعرے لگانے میں بھی اس بات کاخیال رکھنا چاہئے کہ سیدھے سیدھے ایک دم مسلک اعلیٰ حضرت زندہ بادکانعرہ لگانے کے بجائے پہلے اسلام زندہ باد ،اہلسنت زندہ باد اُس کے بعد جہاں ضرورت و مصلحت سمجھیں تومسلک اعلیٰ حضرت یاتعلیمات اعلیٰ حضرت زندہ باد کانعرہ لگائیں۔

گذارش قادری: مولینا نے لکھا کہ خود کو بریلوی کہنا ہمارا کام نہیں اس پر گذارش یہ ہے کہ مولانا کی جس کتاب کا اقتباس ہم نے اوپر نقل کیا ہے اس کتاب کے اوپر لکھا ہے "مصنف مولانا تطہیر رضا رضوی بریلوی" اور مولانا کی دو تین کتابیں اور نظر سے گذریں سب میں اُنھوں اپنے آپ کو بریلوی لکھا ہے تو اب مولانا سے گذارش ہے کہ پہلے آپ اپنی خبر لیں جتنی جگہوں پر "بریلوی" لکھا ہے سب کو کاٹ دیں کہ بقول آپ کے بریلوی کہنا ہمارا کام نہیں۔

اور یہ بدیہی ہے کہ جس بات کا حکم آپ عوام کو دے رہے ہیں کہ بریلوی کہنا ہمارا کام نہیں اس لئے بریلوی نہ کہو اس کو آپ اچھا سمجھ رہے ہوں گے (اگرچہ وہ فی الواقع صحیح نہیں ہے ، تعمیر نہیں تخریب ہے، بھلائی نہیں تباہی ہے) تو جس صحیح اور اچھے کام کا حکم آپ عوام کو دے رہے ہیں کیا صرف عوام کیلئے ہے یا آپ کیلئے بھی؟ آپ تو اپنی ہر کتاب میں بریلوی لکھتے ہیں اور عوام کو منع کرتے ہیں کیا آپ اس آیت کریمہ کے مصداق ہوئے یا نہیں دیکھو قرآن فرماتا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول اعلیٰ حضرت" کا مدلول تو مدلول ، مفہوم تو مفہوم ہے بلکہ جملے کی بھی حفاظت کی ہے اور اپنے آپ کو "بریلوی" کہنے پر فخر محسوس کیا ہے ۔ مگر آپ ہیں کہ بہت سارے علماء کے متفقہ فیصلہ کی مخالفت کررہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہیں آپ اپنے کو مجتہد یا مجدد تو نہیں تصور کرنے لگے بزعم خویش آپ کچھ بھی تصور کرلیں اس لئے کہ تصور ہر شئے سے متعلق ہوتا ہے ۔ ملاحسن میں لکھا ہے" التصور یتعلق من کل شئ" تصور ہر چیز سے متعلق ہوتا ہے مگر حق یہ ہے کہ جن علماء نے مسلک اعلیٰ حضرت کے جملے کی حفاظت کی ہے اور بریلوی کہنے پر فخر محسوس کیا ہے اُن کے علم وفضل کے سامنے آپ طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں رکھتے ۔

(۱)........دیکھئے علامہ مدنی میاں صاحب کیا لکھتے ہیں دیکھئے "آئینۂ صلح کلیت" صفحہ نمبر ۲۱/۲۲/"وہ مقدس ہدایت یافتہ جماعت حضور نے ماانا علیہ واصحابی کہہ کر جس جاتے ہو حالانکہ جس کو آپ صحیح سمجھ رہے ہیں وہ قطعی صحیح نہیں ہے اس لئے کہ سارے علماء نے "مسلک کی پہچان کرائی تھی اور یداللہ علی الجماعۃ کہہ کر جس کا تعارف کرایا تھا اسی جماعت کو ہندوپاک کے ایک بڑے حصے میں "بریلوی" کہا جاتا ہے۔ اب بریلوی ہونے کیلئے فاضل بریلوی کی ذات گرامی تک کسی کا سلسلۂ علمی یا نسبی یا بیعت وارادت کا پہنچنا یا بریلی میں مقیم رہنا ضروری نہیں رہ گیا اب اس دنیا کا ہر وہ فرد بریلوی ہے جو مسلک اہل سنت پر واقعی طور پر گامزن ہے"۔ اب آخری جملہ سن لیجئے دیکھئے کیا لکھتے ہیں۔ "اب میں الحمدللہ مسلکاً حنفی، نسباً جیلانی، مشرباً اشرفی اور وطناً کچھوچھوی ہونے کے باوجود اپنے کو بریلوی کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں"۔

مولانا تطہیر صاحب فرمائیے اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ بریلوی کہنا ہمارا کام ہے یا نہیں؟ علمی اور عملی ------ میدان میں علامہ مدنی میاں صاحب کے سامنے آپ کی حقیقت کیا ہے اس کو بھی آپ جانتے ہوں گے ۔

(۲)........دوسری بات یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ جواب دیں کہ ہم دھونرہ ضلع بریلی کے رہنے والے ہیں اس لئے اپنے آپ کو بریلوی لکھتے ہیں ۔ تو ہم کہیں گے دھونرہ ضلع بریلی میں مقیم کیا ہوگئے کہ اہمیت اتنی ہوگئی کہ" درمیانی اُمت "میں بریلوی لکھو "ذکر خدا اور امام احمد رضا" میں بریلوی لکھو" امام اور مقتدی" میں اپنے آپ کو بریلوی لکھو تو کیا آپ کو نہیں معلوم ہے کہ سارے سُنیوں کا روحانی وایمانی تعلق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کی وجہ سے شہر بریلی سے ہے۔

آپ سے ایک سوال یہ ہے کہ بتائیے کہ جسم کا تعلق زیادہ مضبوط ہوتا ہے یا روح کا ؟ اگر جسم کے تعلق کی وجہ سے وہ بھی خاص بریلی سے نہیں بلکہ ضلع بریلی سے ہونے کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو ہر جگہ بریلوی لکھ سکتے ہیں تو سارے سنی مسلمان روحانی اور ایمانی تعلق کی وجہ سے اپنے آپ کو بریلوی کیوں نہیں لکھ سکتے ہیں؟۔

اب مولانا کا دوسرا جملہ دیکھئے ۔"خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں"...... قارئین سے گذارش ہے کہ غور سے دیکھیں مولانا کے جملے کو اور للہ انصاف کریں کیا اس سے مترشح نہیں ہوتا ہے کہ بریلویت اہل سنت سے الگ ہے۔ حالانکہ ہم نے مکمل شرح کردی ہے کہ جو بریلویت ہے وہی اہل سنت ہے تو پھر اس بات کے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ لوگ خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں ۔

حالانکہ مولانا اگر یہ کہتے کہ بریلوی ہی مسلمان ہیں تو بات صحیح ہوتی اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں مگر مسلمان نہیں ہیں مثلاً دیوبندی یہ بھی اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں تو کیا مولانا اُن کو بھی مسلمان کہیں گے ؟ ہوسکتا ہے مولانا جواب دیں کہ ہم نے دیوبندی کو نہیں اُسے مسلمان کہا ہے جو صحیح معنوں میں اہل سنت ہے اور دیوبندی صرف کہتا ہے حقیقت میں اہل سنت ہے نہیں تو ہم کہیں گے کہ حقیقت میں اہل سنت ہے کون ؟ تو مجبور ہوکر یہ جواب دینا پڑے

گا کہ بریلوی ہے۔اورجب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حقیقت میں اہل سنت بریلوی ہی ہے تو قارئین فیصلہ کریں کہ یہ کہنازیادہ صحیح ہو گا کہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں یایہ کہنازیادہ صحیح ہو گا کہ بریلوی ہی مسلمان ہیں۔

”محمدی بنو“

مولانا!آپ نے فتاویٰ فیض الرسول کاحوالہ کئی جگہوں پردیاہے ایک حوالہ ہم سے بھی لے لیجئے دیکھئے فتاویٰ“ فیض الرسول ”جلد نمبر اصفحہ نمبر۳۷؍........“ایک مولوی نے تقریر میں اعلان کیا کہ تم نہ بریلوی بنو نہ وہابی نہ دیوبندی اور نہ چودھویں صدی کے ملوں کا کہنامانو صرف محمدی بنو“........اس جملے کو لے کر عوام نے سوال کیا کہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیاکریں اور بریلوی ومحمدی میں کیافرق ہے۔علامہ بدرِ ملت کاجواب:

اب علامہ کاجواب سُنئے ۔”بریلی کے فاضل افضل حضور اعلیٰ حضرت قبلہ مولٰینا محمداحمدرضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کادین ومذہب جواُن کی کتابوں سے ظاہرہے وہ وہی ہے جو خالص دینِ محمدی ہے جو بریلوی بننے سے روکتاہے وہ محمدی بننے سے روکتاہے۔وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ عندالفقہاء کافرہے“۔

مولانا!ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ بریلوی بنا صحیح ہے یاغلط؟اگرآپ صحیح کہتے ہیں تو ہم کہیں گے جب بریلوی بنا صحیح ہے تو کہنا کیوں نہیں صحیح ہے۔پھرآپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ بریلوی کہنا ہماراکام نہیں جب مسلمان بنا صحیح ہے، صحیح ہی نہیں بلکہ لازم وضروری ہے توکہناکیوں صحیح نہیں ؟اوراگر آپ کہتے ہیں کہ بریلوی بنا غلط ہے یعنی بریلوی نہ بنو توہماری گذارش ہے کہ علامہ بدرِ ملت کافتویٰ پھر سے غورسے پڑھ لیں اوردیکھیں کہ آپ کس شمار میں آتے ہیں اورآپ کے اوپرعندالفقہاء کیاحکم لگتاہے؟

فیصلہ:خیال رہے کہ ہم نے صرف سوال کی شق قائم کرنے کیلئے آپ سے اس طرح کاسوال کیاکہ بریلوی بنا صحیح ہے یاغلط،ورنہ سچائی اورحقیقت تویہ ہے کہ بریلوی بنا صرف صحیح ہی نہیں بلکہ لازم وضروری ہے اس لئے کہ ماقبل آپ نے علامہ کافتویٰ پڑھا کہ بریلوی بننے سے روکنے والاعندالفقہاء ---کافرہے ۔غور کیجئے گا ایک ہوتاہے بریلوی نہ بنا اورایک ہے بریلوی بننے سے روکناتوجب بریلوی بننے سے روکنے والے کو علامہ نے عندالفقہاء کافر لکھاہے توجو بریلوی ہی نہ ہو وہ عند الفقہاء کیاہو گا؟آپ خود سمجھ لیں ۔اس لئے بریلوی ہوناضروری ہے ۔اورجب ہم بریلوی ہوگئے تو کہنے میں کیا دقت ہے۔جب ڈاکٹر ہوگئے توکہنے میں کیادقت ہے۔جب انجینئر ہوگئے توکہنے میں کیادقت ہے۔

مولاناتطہیر گمراہی کے راستے پر

مولاناتطہیر نے اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا میں جگہ جگہ لکھا کہ فاتحہ سوم چہلم وغیرہ یہ صرف جائز ہیں لوگ نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔کہیں لکھتے ہیں کہ لوگوں نے فاتحہ تیجہ چالیسواں کو یعنی جتنے مراسم اہل سنت ہیں ان میں سے اکثر کو گنانے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ عوام نے اس کو فرض و واجب سمجھ لیا ہے اور درگاہوں کے چکر لگانے ہی کو اسلام سمجھنے لگے ہیں جبکہ یہ صرف جائز و مستحب ہیں شرعاً فرض و ضروری نہیں نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔

اب اس کے جواب کے لئے میں حضور صدر افاضل کی کتاب فتاویٰ صدرالافاضل صفحہ نمبر ۵۸۲ سے ایک استفتاء اور اس کا جواب نقل کر رہا ہوں اسکو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کر لیں کہ مولوی تطہیر گمراہی کے راستے پر ہیں یا نہیں ۔

استفتاء:۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع نکیر مسلمانوں میں جاری ہے جب تک کہ وہابیہ کا فتنہ نہ اٹھا کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔اس لئے یہ امور وہابیوں کی علامت اور شعار ٹھہرے اب جو لوگ ان کاموں کو بند کرنا چاہتے ہیں انکی نسبت کیا حکم ہے آیا مسلمانو ں میں تشتت و تفریق کے مرتکب ہیں یا نہیں؟ اور وہابیت کے مددمعاون ٹھہریں گے یا نہیں اور وہابیوں کی امدادو اعانت اگرچہ بلا قصد ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

اب جواب دیکھئے:۔الجواب بعون املک الوہاب:فاتحہ سوم چہلم وغیرہ امور خیر جس میں اموات کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے انکا استحباب واستحسان دلائل شرعیہ سے ثابت ہے ۔مولوی تطہیر اب اسکے آگے کا جملہ دیکھواور اپنے بارے میں فیصلہ کرو کہ گمراہ ہو یا نہیں ؟حضور صدرالافاضل لکھتے ہیں کہ ان امور خیر کا انکار اور اس پر تشدد اس قوم کا یعنی وہابیوں کا وظیفہ بن گیا ہے اس لئے ان کاموں کے بند کروانے کی تحریک خواہ وہ کسی حیلے یا بہانے سے ہو یقیناً وہابیت کی علامت ہے۔مولوی تطہیر اب تو خود سوچ لیں کہ آپ کے اندر وہابیت کی علامت پائی گئی یا نہیں؟آپ بھی مراسم اہل سنت کے بند کروانے کے لئے بہت پریشان ہیں۔آپ نماز کا بہانہ لے کر بند کروانہ چاہتے ہیں۔غور سے دیکھو علامہ کے جملے کو کہ خواہ کسی بھی حیلے یا بہانے سے ہو علامت وہابیت ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ آخر نماز نہ پڑھنے کا درگاہوں اور تیجہ،چالیسواں وغیرہ سے کیا تعلق ہے؟اگر کوئی نماز کا پابند نہیں ہے تو اسکا مطلب کیا ہے؟ کہ درگاہیں اور تیجے چالیسویں اس کے ذمے دار ہیں۔کیا درگاہوں میں یہی سبق دیا۔

متین کہ فاتحہ ،سوم اور چہلم وغیرہ جو مدتہائے دراز سے بلاجاتا ہے؟ معاذ اللہ کہ نمازنہ پڑھومیرا جملہ ختم ہوا اور پھر علامہ کا فتویٰ پڑھئے آگے لکھتے ہیں۔کہ اور یقیناً ایسی تحریک فتنہ پردازی ہے۔اب وہابیوں نے یہ بھی طریقہاختیار کیا ہے کہ وہ کفایت شعاری کے تعلیم کے پردے میں ان امور کے بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اب علامہ کی نصیحت سنو مسلمانوں کو ایسی چالوں سے آگاہ رہنا چاہئے اور ایسے بد مذہبوں کے مکرو کید سے اپنے آپ کو اور اپنی قوم کے نادان لوگوں کو بچانا چاہئے ان امور کا انکار اور انکی بندش کی کوشش وہابیت کی ترویج اور اس کی کھلی اعانت ہے۔اسمیں بلا قصد کا احتمال محض لغو ہے۔

مولوی تطہیر غور سے دیکھیں اس جملے کو یہ آپکے اسی چال کا جواب ہے جو آپ نے ذکر خدا اور امام احمد رضا کے صفحہ ۴۸ پر لکھا۔کہ میرا مقصد کسی باطل فرقے کی معاذاللہ تائید کرنا نہیں ہے آپ کا مقصد اور ارادہ کچھ بھی ہو مگر آپ کی تحریروں سے کھلی حمایت ثابت ہے۔اور قصد و ارادے کا احتمال محض لغو ہے۔

اور جیسے آپ نے مسلمانوں پر الزام لگایا کہ سب تیجہ چالیسواں کو ضروری سمجھتے ہیں بالکل اسی طرح وہابیہ مسلمانوں پریہ الزام لگاتے ہیں کہ تیجہ چالیسواں وغیرہ میں یہ لوگ اسی تعین کو واجب اور ضروری سمجھتے ہیں۔اسکے جواب میں علامہ لکھتے ہیں کہ یہ کہنا کہ مسلمان اسی تعین کو واجب سمجھتے ہیں یہ مسلمانوں پر افتراء ہے۔اب میں کہتا ہوں مولوی تطہیر سے کہ جیسے وہابیوں نے مسلمانوں پر افتراء کیا ایسے ہی آپ بھی مسلمانوں پر افتراء کرتے ہیں اب تو آپ ہی بتائیں کہ آپ کی بولی اور وہابیوں کی بولی میں کیا فرق ہے؟انہوں نے تعین ایام کو لیکر افتراء کیا اور آپ نے اصل شیء ہی کو لیکر افتراء کر دیا۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور مولانا تطہیر

مولاناتطہیر اپنی کتاب کے صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں کہ تجربہ بھی ایسا ہی ہوا یہ حال میں نے انہیں لوگوں کا دیکھا ہے کہ جس کو آخرت قیامت ، دوزخ و جنت سے کوئی سروکار نہیں۔پیری مریدی کو گروہ بندی اور دنیاداری اور ایک دھندہ بنا رکھا ہے۔آخرت انکی فکر سے دور ہے انہیں یہ دھیان ہی نہیں ہے کہ ہمیں مرنا ہے۔خدا کو منہ دکھانا ہے۔جو خدا کا ذکر کرانے چلے تھے وہ خود اپنی ہی منقبتیں اور تعریفیں سن نے میں لگ گئے۔جو یاد الٰہی اور ذکر مصطفیٰ کی لذت حاصل کرنے نکلے تھے وہ پیروں میں الجھ کر رہ گئے۔تصوف اور طریقت کے مبارک سلسلوں کو گروہ بندی بنا ڈالا۔دین دار تو نہ رہے لیکن دین کے ٹھیکے دار بہت ہو گئے۔خدا والے تو چلے گئے اور خدا کو بھلا کر اپنی پوجا پاٹھ اور پرستش میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح پھیل گئے معاذاللہ۔

آپ نے آنجناب کے جلے کٹے جملوں کو تو سن ہی لیا مجھے اس میں کچھ سمجھانے کی ضرورت تو نہیں ہے پھر بھی کچھ باتوں کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں۔

نمبر۔۱۔ کوئی اپنے پیر کی تعریف کرے تو مجرم ہے۔

نمبر۔۲۔جتنے پیر ہیں سب خدا کو بھول کر اپنی تعریفوں میں لگ گئے۔

نمبر۔۳۔عوام پیروں میں الجھ گئے ۴۔اپنے پیر کی تعظیم کرو تو انکے نزدیک پرستش اورپوجا پاٹھ ہے۔

پیر کاحق کیاہے ؟فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

اب پیر کے حقوق کے تعلق سے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۲(صفحہ۔ ۲۵۹ ، ۲۶۰) پر اعلیٰ حضرت سرکار نے جو تحریر فرمایا ہے اس میں سے کچھ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

۱۔یہ اعتقا دکرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہو گا اور اگر دوسری طرف توجہ کریگا تو مرشد کے فیض سے محروم رہیگا۔

۲۔ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کچھ نہیں ہوتا۔

۳۔مرشد جو وظیفہ بتائے اسکو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اسنے اپنے طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی نے بتایا ہو۔

۴۔مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اسی کے طرف متوجہ رہنا چاہئے یہاں تک کہ سوائے فرض و سنت کے نماز نفل اور کوئی وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔

۵۔حتیٰ الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سائے یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

۶۔مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔

۷۔جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو اس طرف پیر نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

اس مقام پر اعلیٰ حضرت سرکار نے پچیس حقوق گنائے ہیں جن میں سے ہم نے صرف سات لیا ہے۔اب میں چاہتا ہوں کہ اسی جلد کے صفحہ ۱۵۲ پر جو حقوق اعلیٰ حضرت سرکار نے بتائے ہیں ان میں سے بھی کچھ بیان کر دیا جائے ۔

۱۔مرشد کے بغیر اجازت بات کرنا منع ہے۔

۲۔ اس کی مجلس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہونا منع ہے۔

۳۔اس کے اولاد کی تعظیم فرض ہے اگرچہ بیجا حال پر ہو۔

۴۔اس کے کپڑوں کی تعظیم فرض ہے۔
۵۔اس کے بچھونے کی تعظیم فرض ہے۔
۶۔اس کے چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے ۔
۷۔ اپنے جان و مال کو اسی کا سمجھے۔

اب قارئین سے میں پوچھتا ہوں یہ سب جو اعلیٰ حضرت سرکار نے پیر کے حقوق کے تعلق سے بتائے ہیں اگر مرید کرے تو مولوی تطہیر کی زبان میں وہ پرستش کر رہا ہے،پوجا پاٹھ کر رہا ہے معاذاللہ۔اعلیٰ حضرت سرکار فرماتے ہیں کہ اپنے جان و مال کو اسی کا سمجھے اور اس کی خدمت کرے اور مولوی تطہیر کہہ رہے ہیں کہ سب پیروں میں الجھ کر رہ گئے۔اب بتائیے کہ کون صحیح ہے؟

مولاناتطہیر آپ ان حقوق اور آداب و تعظیم کو جو اعلیٰ حضرت سرکار نے بتایا ہے پرستش اور پوجا پاٹھ کہتے ہیں آپ صرف اتنا بتا دو کہ عبادت اور تعظیم میں کون سی نسبت ہے۔آپ کیا بتائیں گے ہم سے سنیں :عبادت غایت تذلل کو کہتے ہیں اور اس کے لئے عابد کا معبود کی نسبت الوہیت کا اعتقاد رکھنا اور متصرف بالذات جاننا ضروری ہے اور تعظیم اس سے عام ہے۔جناب آپ نے تعظیم کو عبادت کہہ دیا دونو ں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔دیکھئے فتاویٰ صدر الافاضل صفحہ نمبر ۱۰۱۔اب آپ کو میرا یہ مشورہ ہے کہ جب معلوم نہ ہو تو انٹ شنٹ حکم نہ لگایا کریں۔

دوسری بات یہ کہ جو غیر خدا کی پرستش اور پوجا کی اجازت دے وہ کافر ہے اور جو غیر خدا کی پرستش کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ دیکھئے فتاویٰ امجدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۶ پر ہے کہ جس نے غیر خدا کی پرستش کی یا کرائی یا اس پر راضی ہوا کافر ہے۔اور مو لانا تطہیر صاحب لکھتے ہیں کہ سب خدا کو بھلا کر اپنی پرستش اور پوجا پاٹھ میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح پھیل گئے۔اب فتاویٰ امجدیہ کی مذکورہ بالا عبارت دیکھنے کے بعد قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ مولانا تطہیر کے بیان کے مطابق پیران عظام اور ان کے مریدین کافر ہوئے یا نہیں؟ معاذ اللہ رب العالمین۔ہو سکتا ہے کہ مولانا ادھر ادھر کی تاویل کریں کہ ہم نے یہ نہیں یہ مراد لیا ہے تو گزارش یہ ہے کہ مولانا چاہے جتنا تاویل کر لیں بہر حال بچ نہیں سکتے اس لئے کہ یہی ہیں جنھوں نے یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ طبیعت کیسی ہے تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ پیر کا کرم ہے یہ جائز تو ہے مگر مناسب نہیں۔اس کی جگہ پر اللہ کا نام لے کہ اللہ کا فضل ہے یہ بہتر ہے۔اب میری گزارش یہ ہے کہ وہ آدمی جو جائز کہہ کر بہتر پہ عمل کروا رہا ہو وہ بلا تحقیق مسلمانوں کی طرف اور پیران عظام کی طرف پرستش اور پوجا پاٹھ کرنے اور کروانے کی نسبت کر رہا ہے کیا یہ صحیح ہے؟یہاں اپنا تقویٰ اور بہتر سب بھول گئے؟

لیجئے احیاء العلوم کی عبارت :لا تجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق ''یعنی کسی مسلمان کی نسبت گناہ کبیرہ کی طرف بغیر تحقیق کے جائز نہیں اور اسی عبارت کو امام غزالی کے حوالے سے اعلیٰ حضرت سرکار نے بھی نقل فرمایا ہے مطالعہ فرمائیے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱ صفحہ ۶۳ ۔

قارئین اب فیصلہ کریں کہ بغیر تحقیق کے گناہ کبیرہ کی نسبت مسلمان کی طرف کرنا جائز نہیں ہے مگر کیا تقویٰ ہے کہ مولانا تطہیر تقویٰ اور بہتر پر عمل کرنے والے نے شرک و کفر یعنی پوجا پاٹھ کی نسبت مسلمانو ں اور پیروں کی طرف بغیر تحقیق کے کر دیا کیا یہ صحیح ہے؟

اب دوسری دلیل ملاحظہ کریں.......

میں نے ما قبل میں مولانا تطہیر کا جو اقتباس نقل کیا ہے اس کا ایک جملہ یہ بھی ہے کہ جو ذکر خدا و رسول کرانے چلے تھے وہ اپنی ہی تعریفیں اور منقبتیں سننے میں لگ گئے۔

یہ مولانا تطہیر کا جملہ ہے میں پوچھتا ہوں کیا مرید کا اپنے پیر کی منقبت پڑھنا صحیح نہیں؟کیا پیر کا اپنی منقبت سننا صحیح نہیں؟

مرید کا پڑھنا اور پیر کا سننا صحیح ہے یا نہیں اس کے لئے یہ لیجئے حیات اعلیٰ حضرت صفحہ۵۱ پر ہے کہ وعظ خوش بیان حضرت علامہ عبد العلیم صاحب میرٹھی حرمین طیبین سے واپسی پر حضور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مندرجہ ذیل منقبت نہایت ہی خوش آواز ی کے ساتھ پڑھ کر سنائی ۔

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
غریق بحر الفت مست جام بادۂ وحدت
محب خاص منظور حبیب کبریا تم ہو
علیم خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانے کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

جب مولانا اشعار پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت سرکار نے ارشاد فرمایا کہ مولانا آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں بالآخر اعلیٰ حضرت سرکار نے ایک جبہ عطا فرمایا بولئے مولانا تطہیر صاحب مرید منقبت پڑھ رہا ہے اور اعلیٰ حضرت سرکار اپنی شان میں

منقبت سن رہے ہیں اور اس پر نذرانہ دے رہے ہیں۔اب بتائیے آپ کا کیا ہوگا؟اعلیٰ حضرت سرکار اور علامہ میرٹھی آپ کے رد میں آئے یا نہیں؟کہ جو خدا اور رسول کا ذکر کرانے چلے تھے وہ اپنی ہی منقبتیں اور تعریفیں سننے میں لگ گئے۔

عبداللہ نام رکھا جائے

مولانا تطہیر صاحب اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا کے صفحہ ۱۲۳پر لکھتے ہیں۔امام احمد رضا سے ایک استفتاء کیا گیا جس کے الفاظ یہ ہیں۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضانے جواب میں فرمایا کہ اپنے آپ کو عبدالنبی کہنا جائز ہے لیکن نام عبد اللہ رکھا جائے۔اس جواب کا خلاصہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس فتوے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ انہوں نے عبد النبی نام رکھنے کو ناجائز قرار دیاایسا نہیں ہے۔

یعنی مولانا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت سرکار کے فتوے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نام رکھنا جائز ہے اس پر یہ سوال ہوگا کہ جب یہ بھی جائز ہے تو عبداللہ نام رکھنے کا مشورہ کیوں دیا۔اسکا دو جواب مولانا تطہیر نے دیا ہے ملاحظہ کریں۔

جواب ا۔تاکہ حدیث پر عمل ہو جائے اور حدیث میں اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن سارے ناموں میں زیادہ پسند ہے۔

۲۔تاکہ کہیں لوگ انبیاء اولیاکی محبت میں اللہ کو نہ بھول جائیں اور جو مقصود ہے اس سے غافل ہوجائیں۔

مولانا کے کہنے کا مقصد

اس سے مولانا یہ درس دینا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ بھی عبدالنبی کی بجائے عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھیں اب ہم مولانا کے بیان کردہ دونوں وجہوں پر بحث کرتے ہیں۔پہلی وجہ:۔تاکہ حدیث پر عمل ہو جائے اور حدیث میں ہے کہ اللہ نے عبداللہ اور عبدالرحمٰن ناموں کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔اس پر ہماری گز ارش یہ ہے کہ حدیث پر عمل کرنے کا سبق صرف اسی کے لئے تھا یا اپنے لئے بھی؟

یاد رکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کی وہ ذات ہے جو پہلے خود عمل کرتے ہیں پھر دوسروں کو سبق دیتے ہیں۔اب آپ بتائیے کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے اپنا نام عبدالمصطفیٰ کیوں رکھا؟

یہ دیکھئے حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۲حضور ملک العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت سرکار کا نام عبدالمصطفیٰ احمد رضا ہے اور یہ دیکھئے سوانح اعلیٰ حضرت صفحہ ۸۴علامہ بدر ملت تحریر فرماتے ہیں کہ جس کا نام عبدالمصطفیٰ احمد رضا ہے اور اسی پر بس نہیں یہ لیجئے پوری تفصیل سن لیجئے:

آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا اور پیدائشی نام کے بعد علم ہندسہ کے اعتبار سے آپ کا تاریخی نام' المختار' رکھا گیا۔آپ کے دادا یا والد نے آپ کا نام احمد رضا رکھا۔اس کے بعد آپ نے خود اپنے نام کے ساتھ عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا ۔فرمائیے مولانا تطہیر صاحب اتنے ناموں میں کہیں عبداللہ بھی دکھائی دے رہا ہے؟

اعلیٰ حضرت سرکار کے والد تو خاتم المحققین تھے ۔آپ کے دادا اور والد دونوں بزرگ ہستیاں تھیں انہیں حضرات نے احمد رضا نام رکھا۔کیا ان حضرات کو حدیث پاک پر عمل کرنے کا وہ جذبہ نہیں تھا جو آپ کو ہے؟

مزید برآں آپ نے اعلیٰ حضرت سرکار کے بارے میں لکھا کہ انکے سامنے یہ حدیث تھی :کہ اللہ کو سارے ناموں میں عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ پسند ہے اس لئے عبداللہ نام رکھنے کا مشورہ دیا۔

اب میری سنئے والد اور دادا کے احمد رضا نام رکھنے کے بعد خود اعلیٰ حضرت سرکار نے اپنے لئے جس نام کا اضافہ کیا وہ عبد المصطفیٰ ہے۔اب بتائیے آپ کے پاس کیا جواب ہوگا آپ کی تشریح کے مطابق اعلیٰ حضرت سرکار کو عبداللہ یا عبدالرحمٰن کا اضافہ کرنا چاہئے نا کہ عبدالمصطفیٰ کا۔آپ اپنی تشریح دیکھیں اور اعلیٰ حضرت سرکار کا فعل و عمل دیکھیں۔موافق ہیں یا مخالف؟

اور ہمارا اعتراض بھی اعلیٰ حضرت سرکار پر نہیں آپ کی کی ہوئی تشریح پر ہے۔ورنہ تو ہم اعلیٰ حضرت نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت سرکار کے در کے کتے ہیں۔

قول فیصل

یہ لیجئے ایک ایسی دلیل جس کے بعد چوں چرا کی گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے۔حکیم الامت علامہ مفتی یار احمد علیہ الرحمہ جاء الحق جلدا صفحہ ۳۵۴ پر عبد النبی اور عبد المصطفیٰ نام رکھنے پر دلائل پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مربی یا رب کہے تو مشرک نہ ہوگا ۔ہاں اس سے بچے تو بھی حرج نہیں۔کیوں کہ یہ نام رکھنا واجب نہیں۔لیکن اس زمانے میں دیوبندیوں وہابیوں کو چڑھانے کے لئے یہ نام رکھے تو باعث برکت اور باعث ثواب ہے ۔اور آگے لکھتے ہیں کہ ہم فاتحہ کی بحث میں اس کی تحقیق کر چکے ہیں کہ جس مستحب کام کو اعدائے دین روکنے کی کوشش کریں اس کو ضرور کرنا چاہئے۔

اب بتائیے مولانا تطہیر صاحب آپ کے ان اقوال کا کیا ہوگا یہ صرف مستحب ہیں نہ کرو تب بھی کوئی گناہ نہیں۔آپ سن لیا علامہ کے جملے کو کہ جس مستحب کام سے اعدائے دین روکیں اس کو ضرور کرنا چاہئے۔اور وہابیوں کو چڑھانے کے لئے عبدالمصطفیٰ نام رکھنا باعث برکت و ثواب ہے کیا ان کو خیال نہیں تھا کہ لوگ اللہ کو بھول نہ جائیں؟

صرف ایک آپ ہی دین دار بچے ہیں ؟

اب ہم مولانا کی دوسری وجہ پر بحث کرتے ہیں کہ اگر کوئی اپنا نام عبد النبی کے علاوہ رکھ لے اور اپنے آپ کو زندگی بھر عبد المصطفیٰ لکھتا ، کہتا، سمجھتا رہے تو کیا مقصود حاصل ہوجائیگا۔آخر پرچار تو عبدالمصطفیٰ ہی کا ہوتا رہیگا۔اب دیکھو خود اعلیٰ حضرت سرکار نے کیا کیا ہے۔زندگی بھر اپنے آپ کو عبد المصطفیٰ کہتے سمجھتے لکھتے رہے ۔

جیسا کہ علامہ بدر ملت نے سوانح اعلیٰ حضرت کے صفحہ ۳۶۵ پر لکھا ہے کہ جو ہمیشہ اپنے کو عبدالمصطفیٰ سمجھتا، کہتا اور لکھتا رہا بقول آپ کے اعلیٰ حضرت سرکار کو بھی سوچنا چاہئے کہ یہ صرف جائز ہے فرض و واجب تو ہے نہیں میرے عبدالمصطفیٰ کہنے اور لکھنے سے پوری ملت کہنے اور لکھنے لگے گی اور اس طرح لوگ اللہ کو بھول جائیں گے ۔جناب عبدالمصطفیٰ کہنے سے اللہ کو بھول جانے کی جو سوچ ہے وہ صرف آپ کی ہے۔ورنہ یہ دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کیا لکھتے ہیں ۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

جناب سنئے اعلیٰ حضرت سرکار اپنے آپ کو اس لئے عبد المصطفیٰ لکھتے رہے کہ عبدالمصطفیٰ لکھنے میں وہابیت کی تردید ہے اس لئے کہ وہابیہ اس نام کو شرک بتاتے ہیں اور وہابیوں کی تردید فرض اعظم ہے ۔مگر حیرت ہے آپ پر کہ آپ کے نزدیک تو سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ علماء کھل کر بتائیں کہ تیجہ،چالیسواں ،فاتحہ کرنا ضروری نہیں ہے۔عبد المصطفیٰ نام رکھنا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ یہ صرف جائز ہے فرض نہیں۔

گزارش قادری کا مطلب

میرے کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ عبدالمصطفیٰ نام رکھنے سے نہ تو اللہ کانام مٹنے والا ہے اور نہ ہی لوگ اللہ کو بھولیں گے بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ حقیقت میں اللہ والا وہی ہے جوپہلے عبدالمصطفیٰ ہے ورنہ عبد الشیطان ہے۔اطمینان کے لئے دیکھئے حیات اعلیٰ حضرت(صفحہ۔۲۲۱)

دوسرا اقتباس مولانا اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا کی تعلیمات اس بارے میں بھی عوام کے سامنے لانا ضروری ہے وہ فرماتے ہیں کہ فاتحہ و صدقات و سوم چہلم میں جو صرف ہوا یا جو قبر کو پختہ کیا اور مصارف قدر سنت سے زائد کئے وہ ذمۂ پسر پڑیں گے باقی ورثا ء کو اس سے سرو کار نہیں اسی کے بعد صفحہ نمبر ۱۱۰ پر لکھتے ہیں کہ ایک بار اعلیٰ حضرت سرکار سے پوچھا گیا کفن دفن اور انکی فاتحہ عرس کے لئے کتنے روپئے خرچ کئے جائیں تو اعلیٰ حضرت سرکار نے جواب دیا کہ تجہیز و تکفین میں اسی قدر جو عام مسلمانوں کے لئے صرف ہو سکتا ہے۔فاتحہ عرس کے لئے شرع سے کوئی مطالبہ نہیں۔

اعلیٰ حضرت سرکار کی ان دونوں عبارتوں پر ہم ایک ساتھ کلام کرتے ہیں پہلے آپ حضرات مولانا تطہیر کا بیان کیا ہوا مطلب سنئے لکھتے ہیں یعنی بزرگوں اور عام مسلمانوں کے کفن ،دفن میں خرچے کے اعتبار سے شرعاً کوئی فرق نہیں رکھا گیا ہے۔اس کے آگے کا جملہ سنئے اور ذہن و فکر کا اندازہ لگائیے لکھتے ہیں۔

کہ ان کی فاتحہ اور عرس وغیرہ میں جو لوگ خوب خرچ کرتے ہیں اس کا شریعت اسلامیہ میں کوئی حکم نہیں ہے۔وہ اپنی خوشی سے کرتے ہیں نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔حضور نے نہ کیا نہ حکم دیا اور نہ منع کیا۔

گزارش قادری:میری گزارش صرف اتنی ہے کہ سرکار نے تو منع نہیں کیا لیکن مولانا تطہیر نے دبے لفظوں میں اور در پردہ منع کر دیا کہ نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔آخر ایسا بھی تو کہا جا سکتا تھا کہ نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں لیکن کر رہے ہیں تو اچھا کر رہے ہیں کرنے سے انہیں فیض ملتا ہے، فائدہ ہوتا ہے ثواب ملتا ہے۔مگر یہ ایسا کیسے کہہ دیتے انہیں تو سب بند کروانا ہے کہیں یہ دبی ہوئی چنگاری تو نہیں ہے ۔میں پوچھتا ہوں کہ کیا ہر کام صرف گناہ سے بچنے کیلئے کیا جاتا ہے؟ نہیں ایسا قطعاً نہیں بلکہ بہت سارے کام صرف اس لئے کئے جاتے ہیں کہ ان میں فائدہ ہے ثواب ہے اچھا ہے۔حدیث میں آیا ہے" انما الاعمال بالنیات "عملوں کا دارو مدار نیت پر ہے۔تو اب جس کو فائدہ چاہئے ثواب چاہئے بزرگوں کا فیض چاہئے وہ خوب خرچ کر رہا ہے آپ کو کو کیا تکلیف ہے اگر آپ کو نہ چاہئے تو آپ الگ رہیں عوام کو اتنا غلط مشورہ کیوں دیتے ہیں ۔

پہلے اقتباس کے تعلق سے مولانا کے جملے

مولانا صفحہ نمبر ۱۱۰ پر لکھتے ہیں کہ یہاں میں اتنا اور

کہوں گا کہ نیاز فاتحہ یا پکی قبریں بنوانا شرعاً ضروری نہیں ہیں تو انکے لئے جو چندہ کرنے کا رواج ہو گیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔
گزارش قادری:یہاں میری گزارش یہ ہے کہ یہ جزئیہ کس کتاب میں ہے کہ چندہ صرف اسی کام کے لئے صحیح ہے جو فرض و واجب اور شرعاً ضروری ہو۔کیا جو کام جائز ہو اور مستحب ہو اس کے لئے چندہ کرنا غلط ہے واہ رے مفتی واہ رے فتویٰ۔اب آپ اپنا ہی شعر سن لیجئے۔

گر ہمیں مفتی و ہمیں افتاء
کار امت تمام خواہد شد

دوسروں کو جاہل انپڑھ کہنے والے اپنی بھی خبر لے لو۔
شیطانی وسوسہ:میں نے ابتداء میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ مولانا کا خیال ہے کہ اس وقت دین کا کام صرف میری تقریروں اور میری تحریروں سے چل رہا ہے اگر میرا یہ دعویٰ صحیح ہے تو یقیناً یہ شیطانی وسوسہ ہے۔اب میرے اس دعوے کی صحت و غلط کو جاننے کے لئے اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۷ کا اقتباس ملاحظہ کریں۔

اور یہ جو عوام کی بڑی تعداد نے نیازو نذر تیجے دسویں چالیسویں عرس جلسے اور جلوس کو فرض و واجب سمجھ لیا ہے اور شرعاً ضروری سمجھ لیا ہے کہ ہر حال میں کرنا ہی ہے خواہ غریب ہو یا مالدار بھلے ہی ادھار اور قرض لے کر کرے اس زیادتی اور غلو میں بڑا دخل ان مولویوں اور مقرروں کا ہے جنھوں نے ان کاموں کے جائز ہونے کا ثبوت تو دئے اور وہابیوں کا رد کر کے اپنی پبلک کو خوش کرتے رہے لیکن کھل کر یہ نہ بتا سکے کہ یہ کام صرف جائز و مستحب ہیں ضروری نہیں۔اگر کوئی نہ بھی کرے تو گنہگار نہیں اور ان کاموں کے لئے قرض اور ادھار لینامناسب نہیں۔انہیں تو ہر وہ بات کہنا ہے جس سے پبلک خوش ہو،پروگرام ملیں،نذرانے بڑھیں،امامت چلتی رہے،مریدوں کی تعداد بڑھتی رہے بھلے ہی دین کا کچھ ہو۔اور عوام پوڑیاں،حلوے،کھچڑے اور ملیدے پکانے کھانے اور درگاہوں کے چکر لگانے ہی کو اسلام سمجھنے لگیں۔

گزارش قادری:قارئین کرام فیصلہ کریں کہ جو دعویٰ ہم نے انکے خیال کے بارے میں کیا تھا وہ صحیح ہے یا نہیں؟آئے دن وہابیوں کے حملے ہوتے رہتے ہیں وہ علماء جو انکا دنداں شکن جواب دیتے ہیں اور مذکورہ چیزوں کے جواز کا ثبوت دیتے ہیں وہ سب بیکار ہیں انہیں دین کا کوئی درد نہیں وہ نذرانے کے پیچھے دوڑنے والے ہیں مریدوں کی تعداد بڑھانے میں لگے ہیں،خواہ دین کا کچھ ہو یعنی وہ دین کا کچھ نہیں کر رہے ہیں۔علمائے حق سب کچھ کرنے کے بعد بھی مولانا کے نزدیک کچھ نہیں کر رہے ہیں جانتے ہیں کیوں؟صرف اس لئے کہ جہاں یہ بتایا کہ تیجے،چالیسویں وغیرہ جائز ہیں وہیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ یہ ضروری نہیں، نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ مولاناکے نزدیک دین کاسب سے بڑا کام یہ ہے کہ جتنے جائز و مستحبات اور مراسم اہل سنت ہیں ان کے بارے میں یہ بتا دیا جائے کہ یہ فرض نہیں نہ کرو جب بھی کوئی گناہ نہیں۔یہ ہے ان کی سمجھداری اور ان کی سب سے بڑی دینداری۔

تجزیہ

اب ہم مولانا کے پورے اقتباس کا الگ الگ تجزیہ کرتے ہیں۔اولاً ہمیں ان کا پہلا ہی جملہ تسلیم نہیں کہ ایک بڑی تعداد نے اس کو فرض و واجب سمجھ لیا ہے۔یہ بیجا الزام اور اپنی سمجھ کو دوسرے پر تھوپنا ہے۔حیرت ہے آخر مولانا کے یہاں کسی کے فرض وواجب ہونے کا دارو مدار کس پر ہے کیا کسی چیز کے کرنے سے یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اسے فرض سمجھ کر کر رہا ہے اگر ایسا ہی ہے تو شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی کے بارے میں کیا خیال ہے وہ ہمیشہ میلاد شریف کرتے رہے اور اعلیٰ حضرت سرکار کے بارے میں کیا خیال ہے؟جو ہمیشہ ۱۲ ربیع النور شریف کو جشن ولادت مناتے رہے۔دیکھئے ”حیات اعلیٰ حضرت“کیا یہ حضرات فرض سمجھ کر کر رہے تھے۔اگر آپ یہ کہیں کہ وہ ایک زبردست عالم دین تھے ان کے بارے میں ایسا خیال نہیں کیا جا سکتا۔تو ہم کہیں گے کہ جناب علماء کا فعل عوام کے لئے دلیل ہوتا ہے۔بقول آپ کے عوام کو گمرہی سے بچانے کے لئے ترک کر دینا چاہئے تاکہ لوگ فرض و واجب نہ سمجھ بیٹھیں۔یہ مستحب ہی تو ہے کہ نہ کریں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔اسی عقل پر رونا آتا ہے۔

قابل غور:۔یہ ہے کہ کسی کے فعل سے کوئی دوسرا فرض وواجب سمجھ لے یہ اس کے سمجھ کی غلطی ہے پھر بھی ایک حد تک سوچا جا سکتا ہے مگر کسی کے فعل سے اس کی سمجھ کو سمجھ لینا اور اس طرح یقین کے ساتھ کہہ دینا کہ وہ فرض وواجب سمجھ رہاہے یہ آپ ہی کا کمال ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مولانا ہر ایک کا ذہن آپ جیسا نہیں ہوتا جب وہابیوں کی طرف سے حملہ ہوا کہ مذکورہ چیزیں ناجائز ہیں تو اہل سنت کی طرف سے علمائے حق نے انکے جواز کے دلائل پیش کئے مولانا آپ کو اتنا تو معلوم ہوگا کہ کسی چیز کا مستحب ہونا اور شی ہے اور کسی چیز کا فرض ہونا اور شی ہے۔وہ عالم

تھے وہ جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ ہم نے جب مذکورہ چیزوں کو جائزو مستحب کہہ دیا تو اسی سے سمجھ میں آگیا کہ وہ فرض نہیں۔ اس لئے کہ جائز و مستحب کہنے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ فرض نہیں ہے۔اگر یہ سمجھ میں نہ آئے تو اور آسان انداز میں سمجھیں کہ جب کہہ دیا کہ دن ہے تو اس کا لازمہ یہ ہے کہ رات نہیں ہے۔مولانا کچھ سمجھا بھی کریں۔

ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۴ پر لکھا ہے کہ ہر جائز پر عمل کرنا ضروری نہیں البتہ ہر ناجائز سے بچنا ضروری ہے مولانا سنئے اگر ہر جائز پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے تو نہ کرنا بھی تو ضروری نہیں ہے مثلاً پانی پینا ضروری نہیں ہے تو نہ پینا بھی تو ضروری نہیں جب دونوں پہلو برابر ہے تو پھر آپ بند کروانے پر ہی کیوں لگے ہیں آخر لوگ عمل کرتے رہیں تو آپ کو کیا پریشانی ہے ۔جب کہ آپ کو کم سے کم اتنا تو معلوم ہی ہوگا کہ عمل کرنے میں بہر حال فائدہ ہے۔

قارئین توجہ کریں کہ ایک کام ایسا ہے کہ نہ کرنے میں کو ئی گناہ نہیں اور کرنے میں کوئی فائدہ بھی نہیں اور ایک کام ایسا ہے کہ نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں اور کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے تو کون ذی عقل یہ کہیگا کہ نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اس لئے نہ کرو۔اگرچہ کرنے میں فائدہ ہو۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ مبلغ ہیں یا مخرب ہیں اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ نہ کرنے میں گناہ نہیں مگر کرنے میں فائدہ ہے تو فائدہ کے لئے کیا جائیگا۔لوگوں کے کرنے سے آپ نے سمجھ لیا کہ وہ فرض سمجھ کر کر رہے ہیں اور اگر ہم سمجھ لیں کہ آپ کی تحریر سے وہابیوں کے طرز تحریر کی بو آتی ہے کہیں در پردہ آپ حمایت تو نہیں کر رہے ہیں تو آپ ناراض ہو جائیں گے حالانکہ آپ کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہ اگر آپ پوری ملت کے بارے میں ایسا سوچ سکتے ہیں تو ہم اگر آپ کے بارے میں ایسا سوچ لیں تو کیا غلط ہے۔لیکن ہم زیادہ گمان کرنے سے بچتے ہیں اس لئے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے" فاجتنبوا کثیرا من الظن فان بعض الظن اثم کبیر"یعنی زیادہ گمان کرنے سے بچو اس لئے کہ بعض گمان گناہ کبیرہ ہیں۔اور ہمیں گناہ کبیرہ کا مرتکب نہیں ہونا ہے۔کیا اعلیٰ حضرت سرکار کے زمانے میں یہ سب نہیں ہوتے تھے۔مگر جب اعلیٰ حضرت سرکار لکھیں تو اس طریقے سے لکھیں کہ اگر فرض سمجھنے کا خطرہ ہو مگر آنجناب نے تو ایک بڑی تعداد کے فرض سمجھنے کا دعویٰ ہی کر دیا۔

اب مولانا کے دوسرے جملے کو دیکھیں اور دبی ہوئی چنگاری کا اندازہ لگائیں۔لکھتے ہیں کہ وہابیوں کا رد کر کے اپنی پبلک کو خوش کرتے رہے لیکن کھل کر یہ نہ بتا سکے کہ یہ کام صرف جائز و مستحب ہے ضروری نہیں۔

گزارش قادری: قارئین سے صرف اتنی گزارش ہے کہ مولانا کے تیور اور طرز تحریر کو ملاحظہ کریں مولانا کی تحریر کا انداز بتا رہا ہے کہ وہابیوں کا رد کرنا ان کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں۔جب کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے رد وہابیہ کو فرض اعظم لکھا ہے اور میں نے اپنے مضمون کے شروع ہی میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے ثابت کر دیا ہے مگر مولانا کے نزدیک سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ کھل کر کے یہ کہہ دو کہ مراسم اہل سنت شرعاً ضروری نہیں ہیں۔تاکہ لوگ سب چھوڑ دیں معاذاللہ۔مزید براں آپ حضرات مولانا کا نظریہ دیکھیں کیسا لکھتے ہیں کہ وہابیوں کا رد کر کے اپنی پبلک کو خوش کرتے رہے میں پوچھتا ہوں کیا یہ بدگمانی نہیں؟سارے علماء صرف پبلک کو خوش کرنے کے لئے رد وہابیہ کرتے ہیں؟ کوئی ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رضا کے لئے رد وہابیہ کرتا ہو صرف دنیا میں یہی ایک بچے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے کام کرتے ہیں باقی سب دنیا دار ہیں۔معاذاللہ ۔دوسری بات یہ کہ انہوں نے کسی کے دل میں جھانک کے کیسے دیکھ لیا کہ یہ پبلک کی رضا کے لئے کرتے ہیں یا اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں ۔جب کہ حدیث میں آیا ہے کہ ظنو المؤمنین خیراً"مومنین کے بارے میں اچھا گمان کرو کیا یہی اچھا گمان ہے ۔

بزرگوں کے مزار پر چادر ڈالنا

احکام شریعت صفحہ نمبر ۹۷ اعلیٰ حضرت سرکار نے فرمایا کہ بزرگوں کے مزار پر چادر ڈالنے روشنی کرنے امتیاز دینے قلوب عوام میں وقعت لانے کی سخت حاجت ہوئی اس سے منع کرنے والے یا تو سخت کج فہم و جاہل اور حالت زمانہ سے نرے غافل ہیں یا وہی بے ادب محروم ہیں جن کے قلوب میں عظمت اولیا سے خار ہے۔مولانا تطہیر صاحب دیکھو یہاں اعلیٰ حضرت سرکار کا تیور کیسا ہے ؟ان سب چیزوں کے بند کروانے کے لئے آپ بہت پریشان ہیں بتائیے آپ جاہل کج فہم ہیں یا آپ کے دل میں عظمت اولیا سے خار ہے؟

ایک سے زائد چادریں ڈالنا

ابھی ماضی قریب کے کچھ دنوں سے سننے میں آ رہا ہے کہ کچھ لوگوں کو بزرگوں کے مزار پر ایک سے زائد چادر ڈالنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ان کا کہنا یہ ہے کہ ایک سے زائد چادر ڈالنا فضول خرچی ہے ان سے کون پوچھے کہ اپنے نذرانے کے بارے

میں بھی کبھی سوچا یہ فضول خرچی ہے یا نہیں؟ کہ دوسو روپیہ کرایہ لگتا ہے تو پانچ سو لے لو اور پانچ سو نذرانہ لے لو کیا یہ کم ہے مگر ایک ہزار کی جگہ پر پانچ ہزار لینا فضول خرچی ہے یا نہیں؟بس صرف بزرگوں کے مزار پر ہی فضول خرچی نظر آتی ہے۔اسی کو کہا جاتا ہے:دلکی دبی چپن نہیں لینے دیتی ہے :

اب میں آپ کے سامنے اعلیٰ حضرت سرکار کا وہ قول پیش کرتا ہوں جو ان حضرات کی دلیل ہے اعلیٰ حضرت سرکار احکام شریعت کے صفحہ نمبر ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جب چادر موجود ہو اور ہنوز وہ پرانی نہ ہوئی ہو یا خراب نہ ہوئی ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں وہ ولی اللہ کے ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں۔

اب میں کہتا ہوں اپنے مقصد کے حصول کے لئے اعلیٰ حضرت کی صرف اتنی عبارت پیش کرنا اور اس کے بعد کی عبارت کو چھوڑ دینا نا انصافی ہے یا نہیں؟اس کے بعد کی عبارت جہاں سے ایک سے زائد چادر چڑھانے کا ثبوت ملتا ہے اس کو چھوڑ دیا ہے اور وہ عبارت یہ ہے۔" اعلیٰ حضرت سرکار تحریر فرماتے ہیں ہاں جہاں معمول ہو کہ چڑھائی ہوئی چادر جب حاجت سے زیادہ ہو تو خدام و مساکین اور حاجت مند لے لیتے ہوں اس نیت سے ڈالے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تصدق ہے۔ اعلیٰ حضرت سرکار کی اس عبارت کو پڑھ کر قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ ایک سے زائد چادر ڈالنے کا راستہ اعلیٰ حضرت سرکار نے بتایا یا نہیں۔

لفظ وہابی اچھا ہے وہابیت اچھی نہیں

مولانا تطہیر نے اپنی ایک کتاب میں لکھا کہ لفظ وہابی اچھا ہے وہابیت اچھی نہیں یہ لفظ وہابی کو اچھا کہہ کر کیا پیغام دینا چاہتے ہیں یہی جانیں مگر مولانا کے اس جملے پر میرے کچھ سوالات ہیں ملاحظہ کریں۔

پہلے اصول سمجھ لیجئے:فن منطق میں ایک ہوتا ہے دال ایک ہوتا ہے مدلول اب دونو ں کی تعریف سنیں دال وہ جو کسی پر دلالت کرے۔مدلول وہ جس پر کوئی دلالت کرے۔یعنی جو دلالت کرے خواہ لفظ ہو یا غیر لفظ وہ دال ہوگا اور جس پر دلالت کریگا وہ مدلول ہوگا ۔مثلاً لفظ زید کہ جب لفظ زید بولے تو اس لفظ نے ذات زید پر دلالت کیا تو لفظ زید دال ہے اور ذات زید مدلول اتنا سمجھنے کے بعد اب مولانا کے جملے کو دیکھیں کہ لفظ وہابی اچھا ہے وہابیت اچھی نہیں میں پوچھتا ہوں وہابی وہی ہے جس کے اندر وہابیت ہو تو جب وہابیت ہی اچھی نہیں ہے تو وہابی کیسے اچھا ہو گیا۔ہوسکتا ہے مولانا جواب دیں کہ ہم نے وہابی کو نہیں لفظ وہابی کو اچھا کہا ہے تو ہم کہیں گے کہ لفظ وہابی کو اچھا کہہ کر آپ تبلیغ کا کون سا فرض اعظم ادا کرنا چاہتے ہیں مزید براں ہم کہتے ہیں کہ اگر لفظ ہی مراد لیا جائے تو جیسے لفظ وہابی اچھا ہے ویسے ہی لفظ وہابیت بھی اچھا ہے اور اگر مدلول مراد لیا جائے تو نہ وہابی اچھا ہے نہ وہابیت اچھی ہے دونوں برے ہیں پھر مولانا آپ سے گزارش ہے کہ آپ وہابی میں لفظ مراد لے کر اور وہابیت میں معنی مراد لے کر کون سا پیغام دینا چاہتے ہیں کیا یہ در پردہ وہابیوں کی حمایت نہیں ہے کیا یہ گمراہی کا دروازہ نہیں کھولنا ہے مولانا آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اچھے اور برے ہونے کا اعتبار اور تعریف و توہین کا اعتبار عرف پر ہوتا ہے اب آپ عرف سمجھ لیجئے ۔

عرف کی تعریف فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

اپنے قطر کی بلاد کثیرہ کے تعامل ناس کو عرف کہتے ہیں اور جناب ملک کے بلاد کیرہ نہیں بلکہ پورے ملک میں وہابیوں کو برا سمجھتے ہیں اور وہابی ہے بھی برا آپ کو یہ کیسے یقین ہو گیا کہ آپ کے لفظ وہابی کہنے سے پبلک بھی لفظ وہابی ہی سمجھے گی جب کہ آپ ہی نے سارے علماء و خطباء کو مشورہ دیاہے کہ سارے علماء نے جہاں جلسہ جلوس تیجہ ،چالیسواں وغیرہ کو جائز و مستحب کہا ہے وہیں ان پر لازم ہے کہ وہ یہ بھی بتائیں کہ یہ فرض نہیں ہے۔ورنہ انپڑھوں کی تعداد زیادہ ہے لوگ فرض وواجب نہ سمجھ لیں۔میں پوچھتا ہوں یہ مشورہ آپ یہاں کیوں بھول گئے؟اگر لفظ وہابی کو اچھا کہنے سے لوگ وہابی کو اچھا سمجھ لیں اور گمراہ ہو جائیں تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔اس لئے کہ انپڑھوں کی تعداد زیادہ ہے بقول آپ کے۔

دوسرا قانون جب مبدااچھا ہوتا ہے تو مشتق بھی اچھا ہوتا ہے اور جب مبدا برا ہوتا ہے تو مشتق بھی برا ہوتا ہے۔جب آپ نے لفظ وہابی کو اچھا کہہ دیا تو وہابیت بری کیسے ہو گئی؟اور پھر اگر آپ وہی رٹ لگائیں کہ لفظ وہابی کو اچھا کہا ہے، تو پھر آپ مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک سوال کروں کہ بالفرض اگر آپ مسجد حرام سے آئے ہوں تو کیا ہم آپ کو حرامی کہہ سکتے ہیں ؟ اس لئے کہ اگر لفظ وہابی برا نہیں تو لفظ حرامی بدرجۂ اولیٰ برا نہیں۔

قانونی غلطی

مولانا تطہیر صاحب نے اپنی اسی کتاب کے ۶۲نمبر پر مشکوۃ شریف کی ایک حدیث نقل کی اور اس کی تشریح کرتے ہوئے ایک قانون بیان کیا جو غلط ہے اب آپ دیکھیں کہ وہ حدیث کیا ہے۔"لا تقولوا ماشاء اللہ و شاء فلان ولاکن قولوا ماشاء اللہ

ثم شاء فلان" یعنی یہ نہ کہو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یہ کہو کہ اللہ چاہے پھر فلاں چاہے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اور کبھی جب لانا شرک نہیں تو اور کی جگہ پھر کیوں استعمال کرنے کے لئے کہا گیااس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں اردو میں (اور)عربی میں "واو"صرف شرکت کے لئے آتا ہے جب کہ"پھر "اور عربی میں"ثم"اس کے ساتھ ساتھ تاخیر اور دوری کے لئے آتا ہے۔ واؤ کی جگہ پر ثم اس لئے لائے کہ کسی کو یہ وہم نہ ہو جائے کہ معاذاللہ حضور اللہ کے شریک و ساجھی ہیں اور کائنات کا نظام دونوں مل کر چلا رہے ہیں۔

گزارش قادری:سب سے پہلے میری گزارش تو یہ ہے کہ ان کا بیان کردہ قانون ہی صحیح نہیں ہے کہ عربی میں واو صرف شرکت کے لئے آتا ہے۔بلکہ شرکت کے ساتھ اتنا بڑھانا ضروری ہے کہ اس کے لئے مساوات ومعیت لازم نہیں تاکہ سامع وقاری غلط فہمی میں مبتلاہوکر"اللہ ورسول چاہیں"جیساجملہ بولنے والے پر کفروشرک کافتویٰ لگاکر خود اُس کی زد میں نہ آئیں۔اس لئے کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے "الامن والعلیٰ"کے اندر تحریر فرمایا ہے کہ یہ کہنا کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائیگا یہ بات فی نفسہ ممنوع نہیں اس لئے کہ اس میں "واو"مطلق جمع کے لئے ہے نا مساوات کے لئے نہ معیت کے لئے۔نیز اصول الشاشی کے حاشیہ میں ہے "الواو لمطلق الجمع "

المطلق : "معنی الاطلاق کون الجمع اعم من ان یکون مع الترتیب والمقارنہ او بدونہا"۔

الجمع :"ای لاشتراک المعطوف والمعطوف علیہ فی الحکم المتعلق بالاول "

اب بتائیے مولانا تطہیر احمد صاحب کہاں گیا وہ آپ کا قانون کہ واوعربی میں صرف شرکت کے لئے آتا ہے ۔ اعلیٰ حضرت سرکارتو کہتے ہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات کے لئے اور نہ معیت کے لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کبھی مساوات و معیت کے لئے بھی آتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ عربی میں"واو"صرف شرکت کے لئے آتا ہے ۔

بتائیے لاتاکل السمک وتشرب اللبن جو "نحو میر" میں ہے اس میں واو کیساہے؟اورجاء البرد والجبات جو" ہدایۃ النحو" میں آیاہے یہ واو کس لئے ہے؟

مزید براں دیکھئے کہ اعلیٰ حضرت سرکارنے کس طرح آپ جیسے قول کرنے والوں کی تردید کی ہے ۔فرماتے ہیں "اقول و ھذہ نکتۃ غفل عنھا بعض الجھلاء فجوز ماشاء اللہ ثم شاء فلان و زعم ان لواتی بالواو لکان شرکاً جلیا فانما یتم ان کانت الواو المستویہ و ھو باطل قطعاً قال اللہ تعالیٰ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی قال اللہ تعالیٰ اغنھم اللہ و رسولہ" اعلیٰ حضرت سرکار کی ان عبارتو ں سے تو مولانا کے قانون کی دھجی اڑ گئی لیکن قارئین شاید نہ سمجھے ہوں اس لئے ہلکی سی وضاحت کر دیتا ہوں ۔کہ ان اللہ و ملائکتہ میں واو کس کے لئے ہے اغنھم اللہ و رسولہ میں واو کس کے لئے ہے مولانا کے بقول ان سب جگہوں پر واو نہیں ثم ہونا چاہئے۔اس لئے کہ مولانا کے نزدیک واو صرف شرکت کے لئے آتا ہے۔دوسری بات یہ کہ مولانا نے لکھا کہ واو صرف شرکت کے لئے آتا ہے اور" ثم "شرکت کے ساتھ ساتھ تاخیر اور دوری کے لئے بھی آتا ہے۔اس لئے "واو"کی جگہ پر ثم لانے کا حکم ہوا تاکہ کسی کو شریک ہونے کا وہم نہ ہو جائے۔ہم کہتے ہیں کہ مولانا آپ نے ابھی کہا کہ "ثم" کے اندر شرکت کا معنیٰ ہے تو"ثم" بھی تو لانے میں شرکت کا وہم ہو سکتا ہے بس فرق اتنا ہے کہ اللہ پہلے اور مصطفیٰ بعد میں صحیح بات یہ ہے کہ حدیث پاک لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے بالکل صحیح تھی۔ اس لئے کہ خدا کی مشیت مشیت ذاتیہ ہے اور سرکار کی مشیت مشیت عطائیہ ہے اسی مشیت عطائیہ مبارکہ کے تحت صحابۂ کرام سرکار کے نام پاک کو اللہ عز و جل کے نام کے ساتھ ملا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائیگا۔مگر چونکہ طریقہ ادب کے زیادہ اقرب یہ ہے کہ فرق مراتب نفس کلام سے واضح ہو۔تاکہ کسی احمق کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے۔اس لئے صرف دہن دوزی مخالفان کی وجہ سے بدل دیا۔دیکھو" الامن والعلی"اس لئے سرکار کو خیال آیا پھر ھی نہیں بدلے۔حتی کہ کافر نے بکا پھر بھی نہیں بدلے ۔اس لئے کہ بات فی نفسہ ممنوع نہیں تھی۔جب طفیل بن سخرہ نے خواب دیکھا تب بدلا۔اعلیٰ حضرت سرکار کا جملہ دیکھو فرماتے ہیں صرف دہن دوزی مخالفان کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔

غیر ضروری کو ضروری کرنا

مولانا تطہیر صاحب اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۸ پر لکھتے ہیں کہ انکے لئے ضروری ہے یعنی تقریر و تحریر والو ں پر ضروری ہے کہ جہاں انہوں نے مراسم اہل سنت کے جواز کا ثبوت دئے وہیں اور اسی موقع پر فوراً یہ بتائیں کہ یہ صرف جائز ہیں مستحب ہیں فرض وواجب شرعاً لازم وضروری نہیں نہ کرنے والا بھی گنہگار نہیں۔

گزارش قادری:میں پوچھتا ہوں مولانا تطہیر سے کہ کیا یہ غیر ضروری کو ضروری کرنا نہیں ہے۔اگر یہ بتانا ہی ضروری ہے

کہ یہ فرض نہیں نہ کرنے والا گنہگار نہیں تو دیکھئے کتنے بڑے بڑے لوگ اس کی زد میں آتے ہیں ۔آخر اعلیٰ حضرت سرکار اور حضور صدرالافاضل بھی تو تقریر و تحریر والے تھے انہوں نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ یہ صرف جائز ہے نہ کرنے والا گنہگار نہیں۔یہ لیجئے فتاویٰ صدرالافاضل صفحہ نمبر ۵۸۳۔حضور صدرالافاضل نے فرمایاکہ فاتحہ سوم چہلم وغیرہ امور خیر جس میں ایصال ثواب کیا جاتا ہے ان کا استحسان و استحباب دلائل شرعیہ سے ثابت ہے۔یہاں مولانا تطہیر کے مطابق حضور صدرالافاضل کو کہنا چاہئے کہ فرض نہیں ہے نہ کرنے والا گنہگار بھی نہیں۔آپ کے ضروری پر انہوں نے کیوں نہیں عمل کیا۔اور دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۱،صفحہ نمبر ۲۶۸ پر لکھا (میلاد شریف اور قیام وغیرہ کے تعلق سے)کہ یہ سب باتیں جائز و مستحسن ہیں اور باعث برکت ہیں ۔گزارش یہ ہے کہ یہاں اعلیٰ حضرت سرکار نے کیوں نہیں بتایا کہ یہ سب باتیں صرف جائز و مستحسن ہیں ضروری نہیں۔نہ کرنے والا گنہگار نہیں۔بتائیے مولانا تطہیر صاحب یہ اعلیٰ حضرت سرکار نے آپ کے ضروری پر عمل کیوں نہیں فرمایا۔اور آگے دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار اسی جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ ۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قیام وقت ذکر ولادت سیدالانام بلا شبہ مستحب و مستحسن ہے مولانا تطہیر صاحب آپ کے قول کے مطابق اعلیٰ حضرت سرکار کو یہ لکھنا چاہئے کہ یہ ضروری نہیں ہے صرف جائز و مستحب ہے اس کا نہ کرنے والا گنہگار نہیں۔بتائیے اعلیٰ حضرت سرکار نے آپکے ضروری پر کیوں نہیں عمل کیا؟ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ وہ زمانہ الگ تھا یہ الگ ہے۔اب حالات بدل گئے ہیں تو سنئے حالات کچھ نہیں بدلے بس فرق اتنا ہے کہ آپ بدل گئے ہیں۔اعلیٰ حضرت کے زمانے میں بھی یہ سب ہوتا تھا لیکن آپ کا یہ ضروری والا قانون کہیں نہیں ملتا۔

گمراہی اور کفر

مولانا تطہیر صاحب اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۵ پر لکھتے ہیں کہ جو گوشت کھانے کو مطلقاً ناجائز و حرام کہے وہ گمراہ ہے کیونکہ اسلام میں گوشت کھانا جائز ہے ضروری نہیں اگر ضروری ہوتا تو فرض و واجب کہا جاتا ۔

مولانا تطہیر صاحب نے گوشت کھانامطلقا ناجائزو حرام کہنے والے کو گمراہ لکھا ہے اب دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کیا لکھتے ہیں۔یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۶ لکھتے ہیں کہ گوشت کھانے کو مطلقا حرام کہنا کفر ہے۔

کفر اور گمراہی میں فرق

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶صفحہ نمبر ۲۰۹ پر اعلیٰ حضرت سرکار تحریر فرماتے ہیں کہ ....

حاشا ان میں کوئی بات کفر تو کفر گمراہی کی بھی نہیں ۔اعلیٰ حضرت سرکار کی اس عبارت سے خوب روشن ہو گیا کہ گمراہی الگ شئ ہے کفر الگ شئ ہے۔یہ فرق تو میں نے اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارت سے ثابت کیا اگر ضرورت پڑی تو آنے والی قسط میں ہم اصولی اور قانونی بحث کریں گے۔

کیا بزرگوں کے ذکر سے خدا کا ذکر مٹتا ہے

مولانا تطہیر احمد صاحب اپنی کتاب مذکور کے صفحہ۷۴ پر لکھتے ہیں کہ اگر بزرگوں کا ذکر اس منزل اور حد کو پہونچ جائے کہ اس کے ذریعے ذکر خدا مٹنے لگے یا اس کی لذت ختم ہونے لگے بزرگوں کو پکارنا یا ان سے مدد مانگنا اس منزل میں پہونچ جائے کہ اللہ سے دعا مانگنے میں کمی آنے لگے یا اس کا رواج ختم ہونے لگے تو یہ خالص بدعت سیۂ ہے مذکورہ اقتباس کو سامنے رکھیں اور میں فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۴۴۱ سے سرکار مفتیٔ اعظم کے فتوے کے چند جملے پیش کرتا ہوں اس کو ملاحظہ کریں۔ سرکار مفتیٔ اعظم تحریر فرماتے ہیں کہ محبوبان خدا و پیشوایان دین حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناکا ذکر مسلمانوں کے دین میں ذکر خدا ہی ہے۔

مردان خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند

ان کا ذکر باعث رحمت و برکت اور کار ثواب ہے،ان کا ذکر خدا کی عبادت ہے۔نیچے لکھتے ہیں کہ دیوبندی جانتے ہیں کہ جب تک ان محبوبان خدا کا ذکر مسلمانوں میں رائج رہیگا مسلمانوں کو ان سے محبت رہیگی۔ وہ ان کے دام تزویر میں آسانی سے نہ پھنس سکیں گے۔عجب بالائے عجب۔میں نے تو ابھی تک یہ سنا تھا اور جانا تھا کہ بزرگوں کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے بگڑا ہوا آدمی سنور جاتا ہے ،بدکار نیکو کار بن جاتا ہے ۔مگر یہ پہلی بار سن رہا ہوں کہ بزرگوں کی بارگاہ میں جانے سے درگاہوں پر حاضری دینے سے، انبیاء اور اولیا کا ذکر کرنے سے لوگ اللہ ہی کو بھولے جا رہے ہیں۔معاذاللہ ۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

ہماری دلیل مکمل ہوچکی ۔لیکن اب میں ایسی گفتگو کرنے جارہاہوں جواپنامزاج ہے۔

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ذکر اللہ یعنی اللہ کاذکر صرف اللہ اللہ کرنے سے ہوتاہے اس کے علاوہ سے نہیں،آپ کی تحریروں سے بھی یہی مترشح ہوتاہے اگر کسی نے ولی اللہ کہا یا،یارسول اللہ کہاتواللہ

کاذکر ہوا کہ نہیں ۔
ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ذکر اللہ کی نقیض کیاہے،عدم ذکراللہ یاذکر ولی اللہ یاکچھ اور ؟اس کے بعد آپ یہ بتائیں کہ محبوبان خداکاذکر ذکر اللہ ہے یاعدم ذکراللہ ؟اگر آپ جواب دیں کہ ذکر ولی اللہ ذکراللہ ہے توہم کہیں گے جب تو بالکل ٹھیک ہے پھرآپ کو پریشانی کیوں ہے؟پھرآپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے ذکر سے اللہ کاذکر مٹ رہاہے۔جانتے ہیں آپ کے کہنے کاکیامطلب ہوگیا؟کہ ذکراللہ سے ذکراللہ مٹ رہاہے۔ عجب بالائے عجب!کہنے سے پہلے سمجھ لیاکریں۔

اوراگرآپ جواب دیں کہ ذکر ولی اللہ عدم ذکراللہ ہے تو ہم کہیں گے کہ پہلے آپ سرکارمفتی اعظم کے فتوے کو پڑھ لیجئے جوہم نے ماقبل میں نقل کیاہے۔کہ محبوبان خداکاذکر اللہ ہی کاذکر ہے ۔توسرکارمفتی اعظم ہند قدس سرہٗ فرمائیں کہ ذکر ولی اللہ ذکر اللہ ہے۔ اورآپ کہتے ہیں کہ عدم ذکر اللہ ہے ۔ہماری گذارش ہے کہ دماغ کاعلاج کرالیں تاکہ بات صحیح سمجھ میں آئے ۔

مزید برآں بتائیے تبت یدابی لہب پڑھنا ذکر اللہ ہے یانہیں ؟اس میں تو کہیں اللہ کانام نہیں آیا سورۂ منافقون پڑھنا ذکراللہ ہے یانہیں ؟وہ آیات جن میں کفار یابتوں کاذکر ہے اُن کاپڑھنا ذکراللہ ہے یانہیں ؟

خیال رہے کہ ان آیات میں اگرچہ مذکور کفاریابُت ہیں مگر کلام تواللہ کاہے ۔کلام الٰہی کاذکرتو ذکراللہ ہے مگر رحمت الٰہی یا نورِ الٰہی کاذکر ذکراللہ نہ ہو یہ کہاں کاانصاف ہے؟

مولانا تطہیر کے باطل تابوت پر آخری کیل

مولانا نے اپنی اسی کتاب (یعنی ذکر خدا اور امام احمد رضا)کے صفحہ ۱۰۷ پر لکھا کہ ایک بڑی تعداد نے نیاز و نذر تیجے،دسویں،چالیسویں،عرس ،جلسے اور جلوس کو فرض وواجب اور شرعاً ضروری سنجھ لیا ہے کہ ہر حال میں کرنا ہی ہے خواہ غریب ہو یا مالدار ان میں بڑا دخل مولویوں مقرروں کا ہے۔

دوسرا اقتباس

مولانا کتاب مذکور کے اسی صفحہ ۱۰۷ پر تھوڑا سا اوپر لکھتے ہیں کہ آج خود اہل سنت کہنے والوں میں ایک بڑا گروہ ایسا ہو گیا ہے جس کا مذہب اسلام بس طرح طرح کی نیازیں اور فاتحائیں ،عرس کرنا درگاہوں کی حاضری جلسے اور جلوس ہو کر رہ گیا ۔

تیسرا اقتباس

آج کل نماز پڑھنے کے بعد مدینے شریف کی طرف منہ کر کے ہاتھ باندھ کر حضور پر صلوٰۃ سلام پڑھنے کا جو دستور ہے اس کو بھی کبھی کبھی چھوڑ دینا چاہئے تاکہ لوگ اس کو فرض وواجب نہ سمجھنے لگیں ۔

مسکت اور دنداں شکن بحث

قارئین حضرات غور کریں کہ مولانا نے پہلے اوقتباس میں لکھا کہ عوام کی ایک بڑی تعداد نے مراسم اہل سنت کو فرض وواجب سمجھ لیا ہے۔دوسرے اقتباس میں لکھا کہ ایک گروہ کے نزدیک اسلام فاتحہ اور جلسہ جلوس ہو کر رہ گیا۔تیسرے اقتباس میں لکھا کہ سلام پڑھنے کا جو دستور ہے اس کو کبھی کبھی ترک کر دینا چاہئے ۔

گزارش قادری:یہ لیجیئے مشکوۃ باب القصد فی العمل :۔میں ہے’’ احب الاعمال الی اللہ ادومھا‘‘اللہ کے نزدیک اچھا کام وہ ہے جو ہمیشہ ہو اس سے پتا چلا کہ ہر کار خیر کو پابندی سے کرنا مستحب ہے ۔

مگر مصیت تو یہ ہے کہ اگر آپ پابندی سے کریں گے تو مولانا تطہیر کہیں گے کہ آپ نے فرض وواجب سمجھ لیا ہے۔اس لئے اب ہم ان کے فرض وواجب کی خبر لیتے ہیں۔

کیا پابندی وجوب کی علامت ہے

مسلمان ہر عید کو اچھے کپڑے پہنتے ہیں ،ہر جمعہ کو غسل کرتے ہیں،خوشبو لگاتے ہیں،مدارس میں ہر رمضان و جمعہ میں چھٹی کرتے ہیں، ہر سال امتحان لیتے ہیں،ہر رات کو سوتے ہیں،ہر دوپہر کو کھانا کھاتے ہیں توکیا ان سب کو واجب سمجھتے ہیں یا پابندی کرنا وجوب کی علامت ہے؟ مولانا آپ کو معلوم ہوناچاہئے کہ ہر زمانے میں اہل ایمان کی علامات مختلف رہی ہیں اورحسب زمانہ علامات کفار سے بچنا علامات اہل ایمان اختیار کرنا ضروری ہے۔دیکھئے مشکوۃ کتاب الایمان :اول اسلام میں فرمایا گیا جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا جنتی ہو گیا کہ اس وقت کلمہ پڑھنا ہی ایمان کی علامت تھی۔اور دیکھئے شرح فقہ اکبرملا علی قاری فرماتے ہیں: کہ کسی نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ سنی کی علامت کیا ہے فرمایا ’’حب الختنین تفضیل الشیخین والمسح علی الخفین‘‘ یعنی سیدنا عثمان و علی سے محبت رکھنا،شیخین کو تمام امت پر افضل جاننا اور چمڑے کے موزے پر مسح کرنااس طرح سے اور بھی بہت سے دلائل ذہن میں ہیں لیکن طوالت کے خوف سے میں آخری اور اصل دلیل پیش کرکے مدعیٰ ثابت کرنے جا رہا ہوں۔

لیجئے در مختار باب المیاہ میں’’والتوضو من الحوض افضل رغما للمعتزلہ‘‘ یعنی حوض سے وضو کرنا افضل ہے معتزلہ کو

جلانے کے لئے اسی جگہ شامی میں ہے "لان المعتزلة لا یجوزونہ من الحیاض فنرغمھم بالوضوء منھا "یعنی معتزلہ حوض سے وضو کرنے کو ناجائز کہتے ہیں لہٰذا ان کو ہم حوض سے وضو کر کے جلائیں گے ۔ مولانا تطہیر احمد صاحب ماتھے سے پسینہ پوچھ کر اب ان جملوں کو پڑھنے کے لئے تیار ہو جائیے جو آنے والے ہیں۔یہ جملے آپ کی جان پر آفت ہوں گے۔

دیکھئے جاء الحق جلد اول صفحہ ۲۴۵ علامہ مذکورہ بالا عبارتوں کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ دیکھو حوض سے وضو کرنا چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا وغیرہ واجبات میں سے نہیں ہیں لیکن چونکہ اُس زمانے میں اس کے منکر پیدا ہو گئے تھے اس لئے ان کو سنی کی پہچان قرار دیا۔ مولانا تطہیر احمد صاحب اب آگے کا جملہ سنئے!علامہ لکھتے ہیں کہ اسی طرح قیام ،میلاد، فاتحہ وغیرہ واجبات میں سے نہیں ہیں مگر چونکہ اس کے منکر پیدا ہوگئے ہیں لہٰذا فی زمانہ یہ ہندوستان میں سنی ہونے کی علامت ہے اور علامت سنیت کا لحاظ بہرحال موکد ہے۔دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد۱۱ صفحہ۸۷۔

بولئے مولانا تطہیر صاحب اب کیا ہوگا آپ کے لئے ۔آپ علامت سنیت ہی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کو اعلیٰ حضرت سرکار نے فرمایا کہ اس کا لحاظ بہرحال موکد ہے۔اسی پر بس نہیں علامہ کے آگے کا جملہ سنئے اور یہ جملہ آپ کے لئے موت ہے۔علامہ لکھتے ہیں کہ نیز شامی کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز یا مستحب کام سے بلا وجہ لوگ روکیں تو اس کو ضرور کرے ۔اور یہی علامہ صفحہ ۳۵۴ پر اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم اس کی تحقیق فاتحہ کی بحث میں کر چکے ہیں کہ جس مستحب کام کو اعدائے دین روکنے کی کوشش کریں اس کو ضرور کرنا چاہئے۔

فرمائیے مولانا تطہیر صاحب آپ کہتے ہیں کہ یہ سب کرنا ضروری نہیں کبھی کبھی چھوڑ دیں اور علامہ کہتے ہیں کہ ضرور کریں۔

اعلیٰ حضرت کا ایک فتویٰ

اعلیٰ حضرت سرکار کے فتوے کو پڑھنے سے پہلے آپ حضرات علامہ یار احمد کی ایک تحریر کو پڑھ لیں۔(مراۃ المناجیح صفحہ ۱۶۸)پر لکھتے ہیں کہ جس سنت کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہو اس پر خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو بھی عمل کی رغبت دلائے۔ جیسے زمانۂ موجودہ میں 'داڑھی رکھنا'۔علامہ کی اس عبارت سے پتا چلا کہ داڑھی رکھنا سنت ہے۔اب اعلیٰ حضرت سرکار کا فتویٰ سنئے !اعلیٰ حضرت سرکار کی بارگاہ میں ایک سوال ہوا کہ ایک شخص سے پوچھا تم نے داڑھی کیوں مڑائی تو کہا کہ سنت ہے ۔

اب اعلیٰ حضرت سرکار کا جواب ملاحظہ کریں اعلیٰ حضرت سرکار لکھتے ہیں کہ اگر یہ مطلب تھا کہ داڑھی رکھنا صرف سنت ہے فرض وواجب نہیں کہ اس کے ترک سے میں نے گناہ کیا تو یہ جواب اگرچہ اس کا شیطانی ہے مگر کفر سے بچ جائے گا ۔اب مولانا تطہیر صاحب سے گزارش ہے کہ آپ بھی کہتے یں کہ یہ صرف جائز ہے مستحب ہے ترک میں کوئی گناہ نہیں۔آپ کے اس کہنے سے اگر کوئی مزارات اولیاء کی زیارت چھوڑ دے درگاہوں پر حاضری نہ دے اور اس سے پوچھا جائے کہ تو درگاہوں پر حاضری کیوں نہیں دیتا یا مزارات اولیاء کی زیارت کیوں نہیں کرتا تو اگر وہ جواب دے کہ یہ صرف جائزو مستحب ہے بقول مولانا تطہیر کے فرض وواجب تو نہیں ہے کہ گناہ ہو تو بتائیے اعلیٰ حضرت سرکار کے فتوے کی روشنی میں یہ اس کا جواب شیطانی ہوگا یا نہیں؟

ہم نے ما قبل میں (بقول مولانا تطہیر کے)کی قید لگائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ علامہ یار احمد خاں صاحب نے مراۃ المناجیح کے صفحہ ۱۷۸ پر لکھا کہ بزرگوں کی یادگاریں قائم کرنا سنت ہے۔اور اسی کے آگے لکھتے ہیں کہ اس جگہ مرقاۃ نے فرمایا کہ بدعت حسنہ سنت سے ملحق ہے اور اعلیٰ حضرت سرکار فتاویٰ رضویہ جلد۱۱ صفحہ ۱۰۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مزارات اولیاء پر تشریف لے جانا خود حضور اقدس ﷺ و خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔اس سے پتا چلا کہ مزارات اولیاء پر حاضر ہونا سنت سرکار و خلفائے راشدین ہے۔مزید براں اعلیٰ حضرت سرکار اسی جلد کے صفحہ ۹۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جاہلوں میں جو بدعت مثل رقص و مزامیر ایجاد کر لئے ہیں وہ ضرور ناجائز ہیں۔مگر ان سے زیارت کہ سنت ہے بدعت نہ ہو جائے گی۔اس میں تو صاف اعلیٰ حضرت سرکار نے کہہ دیا کہ زیارت سنت ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
(اعلیٰ حضرت سرکار)

الصواعق القادریہ علیٰ المتاہات التطہیریہ

قسط دوم

از قلم :۔ مفتی عبد الرحمٰن صاحب قبلہ قادری

۷۸۶/۹۲

اقتباس نمبر ۱: مولانا تطہیر نے اپنی کتاب ''آؤ دین پر چلیں'' کے ص۱۵؍پر لکھا کہ: ''یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کچھ نام نہاد اسلامی گمراہ فرقے اور بدمذہب جماعتوں کے بارے میں ان سے میل جول نہ رکھنے ان کا بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ دیا جاتا ہے وہ میرے خیال میں انہیں ایمان کے کمزور بے علم عوام تک محدود ہونا چاہئے جو ان کے فریب میں آسکتے ہوں اُن کا اثر قبول کرسکتے ہوں لیکن وہ اہل علم اور مضبوط لوگ جو انہیں حق پر لانے اوران پر اثر ڈالنے کی صلاحیت وہمت وطاقت رکھتے ہیں وہ اگر شرعی حدود میں رہ کر ان سے بات چیت کریں تو شاید یہ مصلحت وحکمت کے قریب ہے''۔

گذارش قادری: مولانا نے اقتباس مذکور میں لکھا کہ ''میرے خیال میں وہابیوں اور بدمذہبوں سے میل جول پر پابندی کا حکم صرف عوام تک محدود ہونا چاہئے''......

مولانا تطہیر صاحب! آپ سے میری اولاً گذارش یہ ہے کہ پہلی فرصت میں آپ اپنا خیال بدل دیں اس لئے کہ آپ کا یہ ''خیال'' شریعت سے ٹکراتا ہے۔کیونکہ شریعت نے صرف عوام کو نہیں بلکہ سب کو روکا ہے۔اور جب شریعت نے سب کو روکا ہے تو پھر آپ کو پیدا ہونے والا یہ خیال کہ ''یہ حکم صرف عوام تک محدود ہونا چاہئے'' یقیناً من جانب الشیطان ہے۔اور اگر آپ اپنا یہ خیال بدلنے کے لئے تیار نہیں تو پھر بتایئے کہ آپ کو یہ خیال کیوں اور کہاں سے پیدا ہوا، آخر آپ کا یہ خیال تمام علماء کے بیان وارشاد کے خلاف ہے یا نہیں؟ اگر ہم آپ کے خیال کو ''اجتہاد'' کہیں تو یہ بھی ٹھیک نہیں کہ آپ مجتہد تو ہیں نہیں کہ ''متفق علیہ'' ارشاداتِ ائمہ کے خلاف مسئلہ نکالیں۔مطالعہ فرمایئے ''فتاویٰ رضویہ'' غیر مترجم جلد۶؍ص۷۰؍سرکار اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آج کوئی مجتہد نہیں کہ متفق علیہ ارشاداتِ ائمہ کے خلاف دلیل سے مسئلہ نکالے''۔یہاں تو آپ کے پاس دلیل بھی نہیں ہے صرف ''خیال ہی خیال'' ہے۔

(۲)......اگر آپ کے اس خیال کو ہم قیاس کہیں تب بھی ٹھیک نہیں اس لئے کہ قیاس کے لئے مقیس علیہ ضروری ہے اگر یہ آپ کا قیاس ہے تو اس کا مقیس علیہ کون ہے؟ یا بغیر دلیل صرف آپ کے خیال ہی کو ہم شریعت مان لیں۔معاذ اللہ۔

بزرگوں کا طریقہ اور مولانا کا ''خیال'':

مولانا تطہیر صاحب بزرگوں کا طریقہ آپ کے ''خیال'' کے خلاف ملتا ہے، آپ فی زعمہ اپنے کو بڑا مضبوط علم والا سمجھتے ہیں، بہت اعتماد ہے آپ کو اپنے علم اور تقویٰ پر اسی لئے آپ نے اس طرح کا قول کیا۔مگر اس طرح کا قول کرنے سے پہلے کم از کم اکابر کا طریقہ دیکھ لیتے۔الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ میں سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تحریر فرماتے ہیں۔

''امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیثِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنائیں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، انہوں نے اصرار کیا، فرمایا تم دونوں اُٹھ جاؤ یا میں اُٹھا جاتا ہوں، آخر وہ خائب وخاسر چلے گئے، لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ''۔(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۱۵؍ص۱۰۶)

عبرت کا مقام: مولانا تطہیر صاحب! یہ آپ کیلئے عبرت کا مقام ہے کہ سیدنا محمد بن سیرین جیسا علوم دینیہ کا امام اپنے دین ومذہب کی حفاظت کی خاطر بدمذہب (بنام مسلمان) کی زبان سے قرآن وحدیث سُننے کیلئے تیار نہیں، تمہارے لئے یہ کیوں کر جائز ہو سکتا ہے کہ آپ صرف بدمذہب نہیں بلکہ مرتدوں سے میل جول کرے۔کیا آپ کا ایمان امام محمد بن سیرین کے ایمان سے زیادہ مظبوط ہے، کیا آپ کا علم امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہٗ سے زیادہ کامل ومکمل اور ٹھوس ہے؟

اور قارئین توجہ کریں! کہ قابل غور ہے کہ مولانا تطہیر صاحب کا یہ بھی جملہ ہے کہ ''حدودِ شرعیہ'' میں رہ کر بات چیت کریں۔میں کہتا ہوں کہ ''حدودِ شرعیہ'' کے اندر رہ کر جو کام کیا جائے وہ صحیح ہوگا، یہ ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جب آپ حدودِ شرعیہ کے باہر نہیں ہیں تو وقت ہی نہیں ہے۔پھر آپ کو اتنا شک اور اتنی گھبراہٹ کیوں ہے، آج مناظرہ ہوتا ہے کہ نہیں، مگر صحیح بات یہ ہے (اور یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں) کہ جس چیز کی اجازت

آپ چاہتے ہیں وہ حدود شرعیہ کے اندر ہے ہی نہیں،اس لئے آپ کا کہنا ہے کہ بدمذہبوں سے میل جول کے حکم کی پابندی صرف عوام کو ہونا چاہئے،مظبوط علم والوں کو نہیں۔

عجب تماشا ہے بدمذہبوں سے میل جول بھی ہو اور حدودِ شرعیہ سے باہر بھی نہ ہو۔آخر ڈائرکٹ آپ اس کو تبلیغ تو کرنے نہیں لگیں گے۔پھر کیا ہو گا؟

نمبر ایک:ملاقات: اگر آپ نے بیٹھنے کو کہا اور وہ بیٹھا تو آپ نے بدمذہب کی عزت کی،یہ غلط،اگر اس نے سلام کیا اور آپ نے جواب دیا،یا آپ نے کیا،یہ دوسرا غلط،تو ابتدا ہی غلط سے ہو رہی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں ''حدودِ شرعیہ میں رہ کر بات کریں''۔

قارئین جملہ دیکھیں''مرتدوں سے میل جول اور حدودِ شرعیہ میں رہ کر''کیا کوئی نئی شریعت بنالی ہے؟مدینے والے کی شریعت میں تو مرتدوں سے میل جول حرام ہے۔

کیا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے مضبوط آپ کا ایمان ہے؟:

مولانا!اگر آپ کا مطالعہ نہ ہو تو ''سوانح اعلیٰ حضرت'' کا مطالعہ کرلیجئے۔ص......''حیدرآباد دکن سے ایک رافضی صرف اعلیٰ حضرت سے ملاقات کے لئے آیا تھا،ایک صاحب نے آکر بتایا ایک رافضی حیدرآباد سے صرف ملنے کیلئے آیا،اعلیٰ حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی،پھر اسے بھی کچھ بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔کچھ رُکا پھر خود چلا گیا،جب وہ چلا گیا تو دوسرے صاحب بولے کہ اتنی دور سے صرف ملنے آیا تھا اگر اخلاقاً کچھ بات کرلیتے تو کیا ہوتا؟سرکار اعلیٰ حضرت جلال میں آگئے ،چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی اخلاق سکھایا ہے''۔

مولانا!بتائیے!کیا اعلیٰ حضرت سے زیادہ مضبوط آپ کا علم ہے،یا اعلیٰ حضرت سے زیادہ آپ کو دین کا درد ہے،یا اعلیٰ حضرت سے زیادہ مظبوط آپ کا ایمان ہے؟آپ بات کرنے کی بات کررہے ہیں،آخر اعلیٰ حضرت کی شخصیت کا اثر اس پر کچھ نہ ہو تا تو حیدرآباد سے صرف ملاقات کرنے کے لئے کیوں آتا؟اب میں کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کا ایمان کمزور تو تھا نہیں،مگر اعلیٰحضرت نے بات تک کرنا گوارہ نہ کیا بلکہ توجہ ہی نہ دی۔

مولانا!کیا خیال ہے آپ کا!اعلیٰ حضرت کا یہ فعل آپ کی مصلحت سے قریب ہے یا دور رہے،مولانا سُنئے! اعلیٰ حضرت کا یہ فعل آپ کے گھر کی بنی ہوئی مصلحت سے قریب ہو یا دور ہو اس سے ہم کو مطلب نہیں،مگر بزرگوں کی مصلحت ،ان کی حکمت ،اخلاقِ نبوی سے بہت قریب ہے۔

اقتباس نمبر۲:مولانا تطہیر اپنی کتاب ''آؤ دین پر چلیں''کے ص ۱۴۰/پر لکھتے ہیں کہ:......''مولانا مفتی جلال الدین صاحب امجدی فرماتے ہیں۔اولیاء کرام کا عرس جائز ہے،ضروری نہیں،اور کوئی مسلمان عرس کو ضروری سمجھ کر نہیں کرتا''۔

گذارش قادری: قارئین !مفتی جلال الدین صاحب کا آخری جملہ غور سے پڑھیں۔جس میں انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ کوئی مسلمان عرس کو ضروری سمجھ کر نہیں کرتا۔

اب میں آپ کے سامنے مفتی جلال الدین صاحب کے قول کو نقل کرنے کے بعد اسی صفحہ پر عبارت مذکورہ بالا کے بعد مولانا تطہیر صاحب نے جو اپنا مدعا بیان کیا ہے اس کو پیش کرتا ہوں۔

مولانا کا بیان:.......''یہاں پر یہ بتادوں کہ جو عوام نے مستحب اور صرف جائز کاموں کو فرض وواجب سمجھ لیا ہے''۔

اب میں قارئین سے گذارش کرتا ہوں کہ مولانا کا یہ جملہ دیکھیں اور مفتی صاحب کا آخری جملہ دیکھیں،مفتی صاحب کہہ رہے ہیں''کوئی مسلمان عرس ضروری سمجھ کر نہیں کرتا''اور مولانا کہتے ہیں کہ عوام نے مستحب کاموں کو فرض وواجب یعنی ضروری سمجھ لیا ہے اور حیرت تو یہ ہے کہ یہ سب کتاب مذکور کے ایک ہی صفحہ پر موجود ہے۔ان کو اتنا بھی ہوش نہیں ہے کہ اوپر کیا لکھا اور نیچے کیا لکھ رہا ہوں۔اب مولانا تطہیر صاحب بتائیں کہ ان دونوں میں کون صحیح ہے۔آپ یا مفتی صاحب ؟

شقوقِ ثلٰثہ:مولانا تطہیر صاحب سُنئے !یہاں تین شقیں نکلیں گی۔

(۱) دونوں صحیح ہوں۔

(۲) دونوں غلط ہوں۔

(۳) ایک صحیح ہو ایک غلط ہو۔

ان تینوں میں سے شق اول اور شقِ ثانی کی طرف کوئی راستہ نہیں،لاسبیل الی الاول والثانی اس لئے کہ دونوں ظاہر البطلان ہیں،کیونکہ اگر دونوں کو صحیح کہیں تو اجتماع نقیضین اور یہ محال،اگر دونوں کو غلط کہیں تو ارتفاع نقیضین یہ بھی محال۔فثبت المطلوب اب ثابت ہو گیا کہ تیسری شق صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک صحیح اور ایک غلط ۔تو سُنئے مفتی صاحب کی بات صحیح ہے اور مولانا تطہیر غلطی پر ہیں۔

پڑھو اور ہنسو:مزے کی بات تو یہ ہے کہ مفتی جلال الدین صاحب قبلہ کی وہ عبارت جس پر ابھی ایک ورق پہلے میں بحث کر رہا تھا کہ مفتی صاحب نے صاف صاف لکھ دیا کہ عرس وغیرہ کو کوئی مسلمان ضروری سمجھ کر نہیں کرتا،بعینہٖ اسی عبارت کو

مولاناتطہیر صاحب نے اسی حوالے کے ساتھ اپنی دوسری کتاب ''درمیانی امت'' کے ص ۱۱۱؍پر بھی لکھاہے اور اس کے بعد مولانانے اس کاجو مطلب بیان کیاہے وہ سُنئے۔

مولاناکابیان کردہ مطلب:اب اگراسے (عرس ،تیجہ، چالیسواں وغیرہ)کوئی ضروری خیال کرتاہے یاکہتاہے یااہل سنت پرضروری سمجھنے کاالزام لگاتاہے تویہ اس کی جہالت ،نادانی،اوربہتان تراشی ہے۔اوریہی مولاناتطہیرصاحب ''آؤدین پرچلیں'' کے ص۱۴۰؍پریہ دعویٰ کرچکے ہیں کہ عوام نے مستحب کاموں کوفرض و واجب یعنی ضروری سمجھ لیاہے اوراس عبارت کوپہلے نقل کرچکاہوں،یہاں بھی کردیتاہوں،مندرجہ ذیل ہے۔....''اوریہاں یہ بتادوں کہ جوعوام نے مستحب اورصرف جائزکاموں کوضروری سمجھ لیاہے یہ ان بعض مقررین کی بھی غلطی ہے جنہوں نے اس کی شرعی حیثیت کوواضح نہ کیا۔''

نتیجہ:اب قارئین پڑھیں اورہنسیں کہ خودہی مولانا تطہیرصاحب کہتے ہیں کہ عرس وغیرہ کوجواہل سنت پرضروری سمجھنے کاالزام لگاتاہے وہ جاہل ہے،نادان ہے،اور بہتان تراش ہے۔اورخود ہی ضروری سمجھنے کاالزام بھی لگاتے ہیں۔تو اب خوداپنے قول سے مولاناتطہیرجاہل،نادان اوربہتان تراش ہوئے یانہیں؟

الجھاہے پاؤں یارکازلف درازمیں
لوآپ اپنے دام میں صیادآگیا

اقتباس نمبر۳:

مولاناتطہیرصاحب ''درمیانی امت''ص ۱۶۸؍ پرلکھتے ہیں کہ۔

.....''البتہ نیاز ،فاتحہ، کوکبھی کبھی کرتے رہناچاہئے کیونکہ یہ امورہندوستان میں اہل سنت کی پہچان ہیں''۔

گذارش قادری:فقیرکاکہنایہ ہے کہ امور مذکورہ یعنی مراسم اہل سنت جب اس ملک میں اہل سنت کی علامت ہیں تو ان کوکبھی کبھی کرناچاہئے یاہمیشہ کرناچاہئے؟مولانانے لکھاکہ کبھی کبھی کرتے رہناچاہئے ،یہ دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکارکیافرماتے ہیں۔دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلدنمبر ۱۱؍ ص۸۷؍کہ ......''شعارسنیت کالحاظ ضرورمؤکد ہے''.....صرف مؤکدنہیں کہابلکہ ضرور لگایا۔اب قارئین فیصلہ کریں کہ جب شعار سنیت کالحاظ ضروری ہوااورامور مذکورہ کاشعار اہل سنت ہونا مولانا مان چکے ہیں توہمیشہ کرناہو گایاکبھی کبھی؟اوراسی پربس نہیں بلکہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ شریف غیرمترجم جلدنمبر۱۱؍ ص۸۳؍ سرکاراعلیٰ حضرت نے ابوامامہ باہلی کاقول نقل کیاہے کہ انھوں نے ایک موقع پرفرمایا۔احدثتم قیام رمضان فدوموا علیٰ ما فعلتم ولاتترکوا۔یعنی تم نے قیام رمضان کونیانکالاتواب ہمیشہ کئے جاؤ کبھی نہ چھوڑنا۔........ایک عمدہ چیز تھی جوشعار کی حدتک بھی نہ پہونچی تھی ۔اورآپ شعار کو روک رہے ہیں۔

اقتباس نمبر۴:مولاناتطہیرصاحب ''درمیانی امت''ص۱۱۷؍ پرلکھتے ہیں کہ :.....البتہ اتناضرورہے کہ ان امورسے منع کرنااور کبھی کبھی انہیں نہ کرنا اس ملک میں وہابیوں کی پہچان ہے''۔

گذارش قادری:قارئین سے میری گذارش صرف اتنی ہے کہ جب ان امورسے منع کرنااورانہیں کبھی نہ کرنااس ملک میں وہابیوں کی پہچان اوران کاشعارہے توجومنع کرے اسے وہابی کہاجائے یانہیں؟یقیناوہابی کہاجائے گا۔مگرمولاناتطہیرکووہابی کہنے میں کیسی دقت محسوس ہورہی ہے۔اس کوجاننے کے لئے مندرجہ ذیل اقتباس نمبر ۵؍دیکھئے۔

اقتباس نمبر ۵:مولاناتطہیرصاحب درمیانی امت ص۱۱۵؍پر لکھتے ہیں کہ :.....''جہاں تک نیاز وفاتحہ ،عرس وبرسی وغیرہ کامعاملہ ہے توحق یہ ہے کہ انہیں نہ کرنے والاہرگزوہابی نہیں۔ہاں جو انہیں براکہے ،غلط بتائے،ان سے روکے منع کرے وہ واقعی بدنصیب ہے۔صرف اتنے پر بھی کافرنہیں کہاجاسکتاجب تک شانِ رسالت میں گستاخی نہ کرتاہو۔''

گذارش قادری: قارئین غورکریں!کہ جب وہابیوں کی بات ہوتی ہے تومولاناکے قلم کی جولانیت ختم ہوجاتی ہے،جب امورمذکورہ سے روکناشعاروہابیت ہے اس کوخود مولانالکھ چکے پھرجوروکتاہے اس کوبدنصیب کہنے میں مولاناکے قلم کی گرمی اورجولانیت سب ختم ہوگئی۔ہاں جب سنیوں کی بات ہوتی ہے ،بزرگوں کے عرس کی بات ہوتی ہے،نیاز وفاتحہ کی بات ہوتی ہے پھروہاں مولاناکاغم وغصہ دیکھئے،ان کے قلم کی گرمی اورجولانیت دیکھئے!یہاں تک کہہ ڈالاکہ آنے والے وقت میں جاہل کہیں کہ جیسے ہندوؤں کے مندرہیں ویسے ہمارے لئے مزار،(معاذاللہ رب العلمین)جیسے گردوارے ہیں ویسے ہمارے مزار(معاذاللہ رب العلمین)،سنیوں کویہاں تک کہہ دیاجونماز کے پابندنہیں،ان کی ساری عبادتیں اورریاضتیں گمراہی کے راستے ہیں(معاذاللہ رب العلمین)۔

کیامیں پوچھ سکتاہوں کہ وہابیوں کے معاملے میں اتنی نرمی اورسنیوں کی بات ہوتواتناشدیدغصہ اوراتنی گرمی کی وجہ کیاہے؟کیاکہیں پانی تونہیں مررہاہے؟فتاویٰ رضویہ میں لکھاہے۔''کل اناء یترشح بمافیہ''ہربرتن سے وہی ٹپکتاہے جوبرتن

کے اندر رہتا ہے اوراس طرح کی باتیں ہم نے ابھی تک صرف وہابیوں کے برتن سے ٹپکتے ہوئے دیکھی تھیں آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ اس طرح کی بات کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کے برتن سے ٹپکی ہو۔صرف ایک آپ ہیں کہ آپ سے جب ٹپکتا ہے تو بس یہی ٹپکتا ہے۔بتائیے اس کو کیا سمجھا جائے؟

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے کچھ فتاوے:اب میں آپ کے سامنے اعلیٰ حضرت کے کچھ فتاوے نقل کرتا ہوں جن کو پڑھ کر دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت نے گمراہ بددین کہایا نہیں۔اور مولانا کے اندازِ تحریر اوراعلیٰ حضرت کے اندازِ تحریر میں کتنا فرق ہے۔

یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد نمبر۱۱/ ص۵۲/پر ایک سوال کے جواب میں سرکاراعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:........"دریں دیار منکرانِ میلادخوانی وزیارت قبوروفاتحہ وتسبیح وتہلیل جز وہابیہ نہ باشند"........یعنی اس دیار میں میلاد خوانی وزیارت قبور وفاتحہ اور تسبیح وتہلیل کے منکر صرف وہابیہ ہیں۔

پھر نیچے لکھتے ہیں۔

....."انکار امورمذکورہ شعارِ وہابیہ است".....

قارئین دیکھیں اعلیٰ حضرت کے جملے کو کہ اس دیار میں امورمذکورہ کے منکر صرف وہابیہ ہیں تو اب جو امورِ مذکورہ کاانکار کرے گا اسے بدنصیب نہیں "وہابی" کہا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت کا دوسرا فتویٰ

اور یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد نمبر ۶/ص ۱۷۰/پر اعلیٰ حضرت ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ۔

....."نیاز ونذر کرنا جائز ہے اوراولیاء سے طلب دعا مستحب اوریہاں ان مسائل میں کلام کرنے والے نہیں مگروہابی اوروہابی مرتد ہیں۔اورمرتد کے پیچھے نماز باطل محض ہے جیسے گنگا پرشاد کے پیچھے".......

گذارش قادری: قارئین !اعلیٰ حضرت کے اندازِ تحریر کو دیکھیں کہ یہاں ان مسائل میں کلام کرنے والے صرف وہابی ہیں اوروہابی مرتد ہیں۔

مولانا تطہیر کے مطابق اعلیٰ حضرت کو کہنا چاہئے کہ وہ بدنصیب ہے اور صرف اتنے پر وہابی نہیں کہا جاسکتا جب تک شانِ رسالت میں گستاخی نہ کرے۔ دیکھئے کتنا فرق ہے اعلیٰ حضرت کی تحریر میں اور مولوی تطہیر کی تحریر میں۔بلکہ اعلیٰ حضرت نے صرف امورمذکورہ کے انکار کو شعاروہابیت اوروہابیوں کو مرتد ہونے کا حکم دیا۔

میں کہتا ہوں اگر مولوی صاحب سرکاراعلیٰ حضرت کا طریقہ اپناتے اوریوں لکھتے کہ جوان امور کاانکار کرے وہ وہابی ہے اوروہابیہ مرتد ہیں، گمراہ ،بددین ہیں تو کتنا اچھا ہوتا،اب اعلیٰ حضرت کو دیکھئے کیا کہتے ہیں۔

یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد نمبر۱۱/ ص۷۳/ سرکاراعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:......."ہاں بالفرض اگرکوئی شخص ایسا ہو کہ وہابیت ووہابیہ سے جدا ہو،وہابیہ کو گمراہ وبددین سمجھتا ہو ،دیوبندیہ کو کفار ومرتدین جانتا ہو صرف قیام وعرس میں کلام رکھتا ہو تو محض اس وجہ پر اسے سنیت سے وحنفیت سے خارج نہ کہا جائے گا مگر آج کل یہ فرض ازقبیل فرض باطل ہے آج وہ کون ہے کہ ان میں کلام کرے اور ہو سنی"......؟

گذارش قادری:مولانا تطہیر صاحب غور سے دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کے جملوں کو بالخصوص آخری جملے کو کہ آج کل یہ فرض ازقبیل فرض باطل ہے،کچھ سمجھے آپ!

یعنی اوپر جو ہمارا مفروض تھا کہ اگرکوئی شخص ایسا ہو کہ جووہابیہ سے جدا ہوان کو کفار مرتدین سمجھتا ہو اورصرف قیام وعرس میں کلام رکھتا ہو،یہ فرض ازقبیل فرضِ باطل ہے تو جو اس مفروضہ سے حکم اور نتیجہ نکلا کہ سنیت سے خارج نہ کہا جائے گا وہ خود بخود باطل ہو گیا اگر منطق وفلسفہ سے کچھ واقفیت ہوگی تو جانتے ہوں گے کہ جو مستلزم باطل ہو وہ خود باطل ہوتا ہے۔لہٰذا ثابت ہوگیا کہ اُمورمذکورہ کے منکر کا سنی ہونا ہی باطل ہے۔

مولانا تطہیر!اب اپنے بچاؤ کا راستہ تلاش کرو،کہاں گیا وہ آپ کا قول کہ" صرف اتنے پر وہابی نہیں کہا جاسکتا"۔

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

"آج وہ کون ہے جو ان میں کلام کرے اور ہو سنی؟"

یہ اعلیٰ حضرت کا آخری جملہ ہے ،مولانا بتائیے اس جملے میں استفہام کون سا ہے؟ہم سے سُنئے !یہ استفہام انکاری ہے یعنی آج ایسا کوئی نہیں جو ان امور میں کلام کرے اور سنی بھی ہو،مطلب ان امور میں کلام کرنے والا وہابی،اورجب وہابی تو مسلمان کیسے؟ سُنئے اگر معقول سے کچھ دلچسپی ہوگی تو جانتے ہوں گے کہ جب شئے کی نفی ہوتی ہے تو ضد کا اثبات ہوتا ہے مطالعہ فرمائیے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد۱۱/ص۱۲۸/ اعلیٰ حضرت نے بھی اس کو لکھا ہے۔"دن نہیں تو رات ،رات نہیں تو دن"......شئے کی نفی ضد کا ثبوت ۔

اقتباس نمبر۶:مولانا تطہیر صاحب "درمیانی امت" کے ص۱۱۸/پر لکھتے ہیں کہ:......"اس میں کوئی شک نہیں کہ باطل فرقوں خاص کروہابیوں اوردیوبندیوں کارد وابطال ضروری

ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آج ہماری جماعت میں ایک ایسے مقررین ومناظرین بھی کافی ہیں کہ اگرسب بدمذہب کہیں چلے جائیں یامرجائے یاسب سنی ہوجایئے توانہیں بجائے خوشی کے افسوس ہوگا‘‘.........(معاذاللہ رب العلمین)

گذارش قادری:سب سے پہلے آپ مولاناکاجملہ دیکھیں’’ایکایسے مقررین‘‘....’’ایک‘‘بھی ہیں اور’’مقررین‘‘بھی۔ یعنی کلیت وجزئیت کااجتماع۔

افسوس!

مولاناصاحب نے بدگمانی کی انتہاکردی،مولانا!لوگ آپ کوعالم اورمتقی کہتے ہیں۔کیااسی کانام علم ہے،کیااسی کوتقویٰ کہتے ہیں،کیاسرکارکی یہی تعلیم ہے،کیااسلام نے یہی سکھایاہے؟ قارئین دل پرہاتھ رکھ کرسوچیں کہ کیایہ حسداوربدگمانی نہیں ہے؟کہ اگر سب بدمذہب سنی ہوجائیں توانہیں افسوس ہوگا معاذاللہ ،انااللہ واناالیہ راجعون۔

میں آپ سے تفصیلی بحث توابھی کررہاہوں ۔لیکن پہلے فتاویٰ رضویہ شریف سے ایک بزرگ کاقول دکھادوں ،تویہ لیجئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد ۱۲/ ص ۹۶/ پراعلیٰ حضرت عارف باللہ سیدی احمدزروق کاقول نقل فرماتے ہیں کہ۔انمایشاء الظن الخبیث عن القلب الخبیث۔کہ خبیث گمان خبیث ہی دل سے پیداہوتاہے،پورے جسم کاراجہ دل ہے ،جو وہی خبیث ہوگیا توپھرآپ ہیسے اورکیاشکایت کروں۔

تفصیلی بحث :معاذاللہ !اتنی زبردست بدگمانی،میں کہتاہوں وہ مقررین ومناظرین جن کوبدمذہبوں کااسلام لانانہیں بلکہ کفرہی میں رہناپسندہے بقول آپ کے اُن کے ایمان کے بارے میں کیاحکم ہے؟کیااُن کے ایمان کی خیررہ جائے گی؟سچ کہاہے کہ کل اناء یترشح بمافیہ۔ہربرتن سے وہ ٹپکتاہے جو اس میں ہوتاہے،جوجیساہوتاہے اس کی سوچ ،اُس کے تصورات ،اُس کے احساسات بھی ویسے ہی ہوتے ہیں۔

قارئین توجہ دیں:اگرمیں مولاناکادفاع کرتے ہوئے یوں کہوں کہ اگرسارے بے نمازی ،نمازی بن جائیں تومولاناکوخوشی ہونے کے بجائے افسوس ہوگا،اس لئے کہ اب مولاناکی تقریروں،اورکتابوں کی دوکان کیسے چلے گی۔قارئین بتائیں!کہ میری یہ سوچ غلط ہے یانہیں؟توجواب ہوگایقیناغلط ہے۔معاذاللہ ہم اس طرح کی سوچ نہیں رکھتے صرف سمجھانے کے لئے ہم نے مثال پیش کی ہے۔

مولاناتطہیرصاحب! آپ کو کچھ لوگ غلط فہمی کی بناپر متقی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔کم ازکم اس کاخیال توکیاہوتا !اور اس طرح بدگمانی کرنے سے پہلے فرامین اعلیٰ حضرت دیکھ لیتے۔ یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلدنمبر ۶/ ص۴۱۱/ پرسرکاراعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ بدگمانی مسلمانوں پرسخت حرام ہے۔

ایک سوال:مولاناخوشی ہونایاافسوس ہونایہ عمل قلب ہے اور قلب پراطلاع اللہ عزوجل کواور اس کی عطا سے اس کے محبوبوں کو،پھرآپ نے کیسے جان لیاکہ خوشی ہوگی یاافسوس ہوگا؟وہ بھی استقبال میں۔دیکھئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اٰلہٖ وسلم کیافرماتے ہیں حدیث پاک افلاشققت عن قلبہٖ تونے ا س کادل چیرکر کیوں نہ دیکھا۔یہ لیجئے قرآن پاک اللہ عزوجل فرماتاہے۔یاایھاالذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرامن الظن ان بعض الظن اثم یعنی اے ایمان والوبہت سے گمانوں سے بچو بے شک گمان گناہ ہیں۔اورحدیث شریف میں ہے۔ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث یعنی گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔

اقتباس نمبر۷:مولاناتطہیرصاحب ’’درمیانی امت‘‘کے ص ۱۴۲/ پر لکھتے ہیں کہ :......’’یہاں یہ بتادیناضروری ہے کہ آج کل جوپیری مریدی رائج ہے ،بیعت تبرک ہے کوئی حکم شرعی نہیں۔فرض واجب نہیں اگرکوئی شخص کسی خاص پیرکامرید نہ ہولیکن عقیدہ درست رکھتاہوتوہرگزہرگز گنہ گارنہیں۔

گذارش قادری:اس طرح کی عبارت پرگفتگوفقیرقسط اول میں بھی کرچکاہے۔آخراس بات کواس طرح بھی توکہہ سکتے تھے کہ’’ مریدہونافرض وواجب نہیں اس لئے اگر کوئی کسی خاص پیرسے مریدنہ ہو لیکن عقائددرست رکھتاہو توگنہگارنہیں مگرمرید ہوناسنت اوراس کے فوائد کثیرہیں اس لئے کسی اچھاپاشرع جامع شرائط سنی صحیح العقیدہ ،عالم (یعنی فقیہ)،باعمل (یعنی متبع شرع)، متصل السلسلہ پیردیکھ کر مریدہوں‘‘۔

اب قارئین بتائیں کہ اس میں مثبت پہلو غالب ہے یانہیں؟اوریہی سبق اعلیٰ حضرت نے دیاہے یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلدنمبر ۱۲/ ص ۱۹۹/پرایک سوال ہے کہ مریدہوناسنت ہے یاواجب ،مریدکیوں ہوتے ہیں اس کے فوائدکیاہیں؟

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے جواب میں فرمایاکہ مریدہوناسنت ہے اور اس سے فائدہ سرکارصلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہٖ وسلم سے اتصال مسلسل ،تفسیرعزیزی دیکھو،آیۃ کریمہ’’ صراط الذین انعمت علیھم ‘‘میں اس کی طرف ہدایت ہے یہاں تک فرمایاگیامن لاشیخ لہٗ فشیخہٗ الشیطان جس کاکوئی پیرنہیں اس

کاپیر شیطان ہے،صحت عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیحہ متصلہ میں اگر انتساب باقی رہاتو نظروالے اس کے برکات ابھی دیکھتے ہیں،جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں ،قبرمیں، حشرمیں دیکھیں گے۔
مولانابتائیے !آپ نے جولکھاہے اس سے کیاپیغام جائے گا؟کیادونوں سے ایک ہی پیغام جاتاہے ؟بالکل نہیں!اعلیٰ حضرت کی تحریر میں مثبت پہلو غالب ہے اورآپ کی تحریرمیں منفی اوربے ادبی کا پہلواغلب ہے۔

اقتباس نمبر۸:مولاناتطہیرصاحب ’’آؤدین پرچلیں‘‘کے ص۳۳؍ پر لکھتے ہیں کہ :.....’’جولوگ نمازروزے کی پابندی نہیں کرتے ان کے سارے وظیفے ،عبادتیں،اورریاضتیں،سب مردود اورناقابل قبول ہیں،غیراسلامی کام ہیں اورگمراہی کے راستے ہیں‘‘......معاذاللہ ۔

گذارش قادری:شرح عقائد ص۹۰؍پرہے کہ ایمان ،تصدیق بماجاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کانام ہے۔اورکفر۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۲؍ ص پرلکھاہے کہ تکذیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض ما جاء بہٖ من عند ربہ جل و علا کانام ہے۔اس کی تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت کے رسائل کامطالعہ کریں تومعلوم ہوگاکہ:ضروریاتِ دین کاانکارکفرہے۔اورضروریات مذہب اہل سنت کے انکارکانام گمراہی ہے۔

اب مولانابتائیں کہ جولوگ نمازروزے کے پابند نہیں اوردیگر مالی عبادتیں یاوظیفے کرلیتے ہیں توان کاقبول نہ ہونا اوربات ہے اورگمراہی کاراستہ ہونااوربات ہے۔ان کے ان سب نیک کاموں کے کرلینے سے آنے والے وقت میں کون سی ضروریات مذہب اہل سنت کاانکار ہونے والاہے،جس کی بنیاد پر آپ نے کہہ دیاکہ یہ گمراہی کے راستے ہیں۔جس کی خبر صرف آپ کوہے اورکسی کونہیں ہے ،گمراہی کاراستہ اورکسی عالم نے نہیں لکھاصرف آپ نے لکھا۔

یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ شریف غیرمترجم جلد ۶ ؍ص۱۵۵؍ پر ایک سوال ہے کہ امام نے اپنی تقریر میں کہاکہ جوشخص نماز نہیں پڑھتا اورمیلادپڑھواتاہے وہ جہنمی ہے توکیا میلاد پڑھوانے والا جہنمی ہے؟معاذاللہ۔

اعلیٰ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ نمازنہ پڑھناسخت کبیرہ ہے مگراس کے جہنمی ہونے پریقین نہیں کیاجاسکتاکہ کفر کے سواسب گناہ زیرمشیت ہیں،اورمیلاد پڑھوانے پراگرجہنمی کہے توخود جہنمی ہے۔معاذاللہ۔

مولانا!بقول آپ کے اعلیٰ حضرت کوکہنا چاہئے تھا کہ نماز نہیں پڑھتااورمیلاد پڑھواتاہے تواس کی ساری عبادت گمراہی کاراستہ ہے ،مگرنہیں!اعلیٰ حضرت نے فرمایاکہ اگرنماز نہ پڑھنے کی وجہ سے جہنمی کہاتب بھی غلط ہے۔اوراگرمیلادپڑھوانے کی وجہ سے کہاتو خود جہنمی ہے۔

نام نہادمولوی تطہیر وہابی
جس نے اپنی کتاب’’امام اورمقتدی‘‘
ص۶۵؍پرلکھاہے ۔’’وہابی لفظ غلط نہیں ہے۔‘‘
کے افکارونظریات شیطانیہ شنیعہ خبیثہ
مثلاً

شعارسنیت کومٹانا،عوام کے اندرسے بزرگوں کی عقیدت ومحبت ختم کرنااورجابجا مستحبات و سنن کوغیرضروری قراردینااوراولیائے کرام کی درگاہوں کومندروں سے تشبیہ دیکرسنی مسلمانوں کومعاذاللہ مشرک جیسابتانا،علمائے حق کے فتوؤں کامذاق اُڑانا،اُن کی حق بیانی کوناپسند کرنا،وہابیوں کی توہین وتضلیلوتفضیح کو بُرامانا ۔جیسے خیالاتِ شیطانی پرسیدی اعلیٰ حضرت کے والدماجدخاتم المحققین قدس سرھاالماجد کے خنجر باطل کُش کی ایک اورضربِ کاری ملاحظہ کیجئے :شریعت مطہرہ کاوہ کلیہ جو سرکارخاتم المحققین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرسنی صحیح العقیدہ کوہتھیارکے طورپر عطافرمایا۔

’’واجب وفرض کے علاوہ کاموں کوفرض وواجب نہ جانتے ہوئے کرتے رہنااوراس پرمداومت اختیار کرنانہایت محمودبلکہ مطلوب فی الشرع ہے لہٰذابخاری وغیرہ صحاح میں اس کی ترغیب وارد۔اورحضورسیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے التزام کے بعدترک کردینے کومنع فرمایااورامام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاص اس سلسلے میں باب وضع کیایعنی پسندیدہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کاپسندیدہ عمل وہ ہے جس پرمداومت کی جائے اورہمیشہ پابندی سے اس پرعمل رہے۔اس قاعدے کی روسے محفل میلاد ،فاتحہ اوردرودوسلام وغیرہ کاالتزام جائز ومستحسن ہے۔جولوگ اس پرعمل پیراہیں ان کے بارے میں یہ سمجھ لیناکہ وہ واجب جانتے ہیں غلط فہمی اورسوءِ ظن ہے اوریہ سراسرخلاف شرع ہے‘‘۔
(اصول الرشاد ص........)

*****

تمہارے حلقہ بگوشوں کا حکم چلتا ہے
ہیں تاجدار تمہارے گدا غریب نواز

پچیس سوالات برالیاسی ضلالات

از: گدی نشین سرکار اعظم اجمیر شریف راجستھان انڈیا

رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون باسمہٖ تعالیٰ ھو القادر المعین۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہٖ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہٖ وحزبہٖ وعترتہٖ اجمعین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

زید سنی کہتا ہے :پاکستان سے نکلی ہوئی ایک جماعت جس کے بانی نے اپنی تنظیم وجماعت کا نام ’’دعوت اسلامی‘‘رکھا جو کہ اپنے مخصوص نظریات،متنازعہ اصول وضوابط اور خودساختہ اغراض ومقاصد کے پیش نظر فی الحقیقت ’’دعوت غیراسلامی‘‘ثابت ہو کر رہی۔زید سنی اپنے موقف کی تائید میں اعلیٰ حضرت سرکار کی کتب ورسائل مبارکہ سے دلائل وبراہین (جن کا ذکر آئندہ اوراق میں کیا جائے گا) پیش کرتا ہے۔جبکہ بکر دعوتی کا کہنا ہے کہ دعوت اسلامی آج کی تاریخ تک واقعتا دعوت اسلامی ہے اور صحیح معنیٰ میں مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مبلغ ہے،ہدایت وشریعت کی ایک شاہراہ اور روشن منارہ ہے،دریافت طلب امر یہ ہے کہ آنے والے اوراق میں اپنے اپنے موقف کے تعلق سے کس کا قول صحیح ہے آیا زید سنی کا یا بکر دعوتی کا؟۔

سوال نمبرا:

زید سنی کہتا ہے کہ اس ’’دعوت اسلامی‘‘کو دعوت اسلامی نہ کہہ کر دعوت غیراسلامی ،دعوت الیاسی ،دعوت عطاری،دعوت پاکستانی وغیرہ کہنا چاہئے اس لئے کہ اس جماعت و تنظیم کے ذریعہ حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کے صریح فتاویٰ مبارکہ کی خلاف ورزیاں عملاً وقولاً کروائی جارہی ہیں۔مثلاً مدینہ طیبہ،مدینہ منورہ،مدینہ مقدسہ،مدینہ مطہرہ،طیبہ کی جگہ صرف ’’مدینہ،مدینہ‘‘کی رٹ لگوا کر عوام وخواص کو صرف مدینہ کہنے کا عادی بنادیا گیا ہے جو سخت بے ادبی ہے اور اس بے ادبی کیلئے سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ یوں فرماتے ہیں۔

........’’تعظیم کیلئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نام پاک سے اس شئے کا اشتہار کافی ہے ،ایسی جگہ بے ادراک سند تعظیم سے بازنہ رہے گا مگر بیمار دل ،پر آزار دل،جس میں نہ عظمت شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروجہ کافی نہ ایمان کامل،اللہ عزوجل فرماتا ہے۔اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ۔اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر اور اگر سچا ہے تو تمہیں پہنچ جائیں گے بعض وہ عذاب جن کا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے۔

اور خصوصاً جہاں سند بھی موجود ہو پھر تو تعظیم واعزاز وتکریم سے باز نہیں رہ سکتا مگر کوئی کھلا کافر یا چھپا منافق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۴۱۵/۴۱۶،ج ر۲۱)

اعلیٰ حضرت سرکار ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب:جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی ،وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے۔جو اس سے روکتا ہے’’ یسدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا‘‘ میں داخل ہے۔کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اس میں کجی چاہتے ہیں اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا،نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکتا،شیطان کے سوا کسی مسلمان کا کام ہو سکتا ہے جو ایسا کہتے ہیں اللہ عزوجل اور شریعت مطہرہ پر افترا کرتے ہیں۔مستحق عذاب نار وغضب جبار ہوتے ہیں۔اور ہر ہندو سے وداد واتحاد منایا اُدھر روافض ومرزائیہ وغیرہم ملاعنہ کا سد فتنہ ناجائز ٹھہرایا غرض یہ ہے ہر طرف سے ہر طرح سے اسلام کو بے چھری حلال کردیں۔اور خود مسلمان بلکہ لیڈر بنے رہیں۔واللہ لایھدی القوم الظلمین۔مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں گمراہ گروں بیدینوں کی بات پر کان نہ رکھیں،اُن پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اُٹھتا دیکھیں سدِّباب کریں،وعظِ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں،اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں،حسبِ استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بدمذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث اُن کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی۔وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔واللہ تعالیٰ اعلم ۔ (فتاویٰ رضویہ غیرمترجم ص ر۲۸۶،جلد ر۹)

زید سنی کہتا ہے کہ آپ کی جماعت کی سب سے معتبر اور مستند کتاب بنام ’’فیضان سنت‘‘ ہے جس میں ردوہابیت و فرقہائے باطلہ وکفار ومرتدین و مبتدعین سے متعلق کوئی باب نہیں قائم کیا گیا ہے ،اس میں کہیں بھی اصلاحِ عقائد سے متعلق کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ جب کہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ فرائض وواجبات ،سنن و نوافل کے فضائل سے پہلے اصلاح عقائد بالخصوص وہابیوں،دیوبندیوں ،غیر مقلدوں وغیرہم ملاعنہ کے بارے میں اپنے قارئین و متبعین کو آگاہ کرنا چاہئے اور ان کے عقائد باطلہ کے بارے میں کھلم کھلا بتاکر اہل سنت وجماعت کو ان سے ہر حال ہر آن بچنے کی اشد تاکید کرنا چاہئے۔اب زید سنی اپنے موقف کی تائید میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا یہ فرمان عالیشان پیش کرتا ہے۔جس کو پڑھ کر ہر سنی کا دل باغ باغ ہوجائے گا۔عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

(ا) ....’’میرے وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے جن کی محبت عشق وشیفتگی کی حد تک نصیب ہوئی ہے وہ تین ہیں اور تینوں بہت اچھے ہیں۔سب سے پہلا،سب سے بہتر،سب سے اعلیٰ،سب سے قیمتی فن یہ

ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جناب پاک کی حمایت کے لئے اس وقت کمربستہ ہوجاتاہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتاہے میرے پروردگارنے اسے قبول فرمالیاتووہ میرے لئے کافی ہے۔مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائے گا۔کیونکہ اس کاارشادہے کہ میرابندہ میری بابت جوگمان رکھتاہے میں اس کے مطابق معاملہ فرماتاہوں"۔

(۲) ....پھردوسرے نمبرپر وہابیوں کے علاوہ ان تمام بدعتیوں کے عقائد باطلہ کاردکرکے اُنہیں گزند پہنچاتارہتاہوں جودین کے مدعی ہونے کے باوجود دین میں فساد ڈالتے رہتے ہیں۔

(۳) ....پھرتیسرے نمبرپر بقدرطاقت مذہب حنفی کے مطابق فتوے تحریرکرتاہوں وہ مذہب جو مظبوط بھی ہے اور واضح بھی ہے ، توتینوں میری پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں اُنہیں پرمیرابھروسہ ہے میرااُن کے لئے مستعد رہنا اوراُن کامیرے لئے مخصوص ہونا میرے سینے کوخوب ٹھنڈاکرتاہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے وہ بہترین کارساز ،بہترین مولیٰ بہترین والی ہے۔(ماخوذ ازالاجازات المتینہ)

بکردعوتی کااس سلسلے میں کہناہے کہ اعلیٰ حضرت کاجوفرمان ہے ان کے زمانے کے اعتبارسے ہے اس زمانے میں وہابیت نے جنم لیاتھا اور وہابیت بہت زور پکڑرہی تھی۔اور ہرزمانے کی شخصیتوں نے اپنے زمانے کے اعتبارسے کام کیاہے اسی طرح اس زمانے کے امیر اہل سنت اپنے زمانے کے اعتبار سے سنتوں کی ترغیب وتبلیغ کررہے ہیں اور کروارہے ہیں۔

مدینہ طیبہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت صحیحہ اور حقیقیہ مشہورہ معروفہ میں ظاہری عہد رسالت علیہ التحیۃ والثناء سے آج تک کس کوکلام ہے؟ایسے پیارے کرم والے شہر پاک کی بے ادبی کرنے اور کرانے والی جماعت بے ادب، گمراہ اور گمراہ گرہے یانہیں؟ بکردعوتی کہتاہے کہ مدینہ مدینہ کی رٹ میں عشق شامل ہے جب تک وہ مقدسہ ،منورہ،مطہرہ کہے گا دس مرتبہ مدینہ مدینہ کہہ لے گا۔دریافت طلب امریہ ہے کہ زید سنی کاقول صحیح ہے یابکردعوتی کا؟بینواتوجروا!

سوال نمبر۲:

زیدسُنّی کہتاہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کاپیارافرمان دل کا تقویٰ پرکھنے کیلئے اس طرح ہے کہ سبحان اللہ فرمایااللہ عزوجل نے ۔

وِمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَامِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ(الحج)وِمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ـــــ آیت

شعائراللہ میں صفا،مروہ،بدنہ کوبطورخاص شمارفرمایاہے تومدینہ طیبہ کی عظمت وجلالت وشرافت ورفعت کاکیاکہنا!سبحان اللہ اس شہرپاک کی قدر ومنزلت ایک ایمان والاہی جان سکتاہے ۔

بکردعوتی کاکہناہے کہ جس طرح اللہ اللہ کی تکرارسے بے ادبی مفہوم نہیں ہوتی ٹھیک اسی طرح مدینہ مدنیہ کی تکرارسے بے ادبی مفہوم نہیں ہوسکتی۔زیدسُنّی کہتاہے کہ اللہ اسم ذات وجلالت ہے یقینااللہ اللہ کی تکرارسے بے ادبی مفہوم نہیں ہوسکتی ۔زید سنی کہتاہے اللہ اسم ذات وجلالت ہے یقینااللہ اللہ کی تکرارسے بے ادبی مفہوم نہیں ہوسکتی۔مگر مدینہ طیبہ کو صرف مدینہ کہناوکہلوانا یقینابے ادبی ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مصطفٰے پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک گزرکی قسم یادفرمائی ہے۔جب مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلیٰ بنانے کاحکم ہواتو اس شہر پاک کی عظمت کون بیان کرسکتاہے جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم وبیش دس برس تک بود وباش، آمدورفت اختیار فرمائی یہاں تک کہ عرش معلی سے بھی اعظم وافضل دائمی آرام گاہ پاک میں یقینی حیات پاک کے ساتھ آرام فرماہوگئے اس شہر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کوصرف مدینہ مدینہ کہنا کہلوانا بارگاہِ رسالت ونسبت بارگاہ رسالت کے تئیں بھولے بالے سنیوں کو بے ادب بناکر فضل الٰہی سے محروم کرناہے اوریہ سخت گمراہی ہے جب کہ اجمیرشریف کی نسبت ایک سوال کے جواب میں حضوراعلیٰ حضرت قدس سرہٗ یہ فرماتے ہیں۔

......"اجمیرشریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ "شریف" نہ لکھنااور تمام مواقع میں اس کاالتزام نہ کرنا اگر اس بناپرہے کہ حضور سیدناخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی جلوہ افروزی حیات ظاہری ومزارپُرانوار کو(جن کے سبب مسلمان اجمیرشریف کہتے ہیں)وجہ شرافت نہیں جانتا ،توگمراہ بلکہ عدواللہ ہے صحیح بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔اللہ عزوجل فرماتاہے۔مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو اس سے میرااعلان جنگ ہے۔اوراگر یہ ناپاک التزام بربنائے کسل وکوتاہ قلمی ہے تو سخت بے برکتا اور فضل عظیم وخیر جسیم سے محروم ہے"......اور محب کومحبوب کی ہرشئے عزیزہوتی ہے یہا ں تک کہ اسکی گلی کاکتابھی (مترجم جلدنمبر۲۴،ص۴۸۶)(فتاویٰ رضویہ غیرمترجم جلد۶رص۱۸۷ررضااکیڈمی)اورفرماتے ہیں جس کی محبت ناقص اس کاایمان ناقص (مترجم جلدنمبر۲۴،ص۴۸۸)

رضاکسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اورآہ کہ اتنادماغ لے کے چلے

دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے ،آیازیدسُنی یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال نمبر۲:

زیدسُنّی کہتاہے کسی دیندارمسلمان چہ جائیکہ اعلم علمائے اسلامیہ کوکافر کہنے والے پر کفر لوٹے گاوہ کہنے والاخود کافرہوجائے گا۔جیساکہ نام نہاد "دعوت اسلامی "کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہواہے جس کاعنوان ہے۔"پیغامِ عام احمدرضاخان بریلوی گستاخ رسول کافر "(معاذاللہ)اس ناپاک اشتہار کی نقل مندرجہ ذیل ہیں۔

"دعوت اسلامی کی طرف سے

پیغام عام

احمدرضاخان بریلوی گستاخِ رسول ﷺاورکافر

مولوی احمدرضاخان بریلوی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں

اللہ کامحبوب امت کاراعی کس پیار کی نظرسے اپنی پالی ہوئی بکریوں کودیکھتااور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کررہاہے۔

[جزاء اللہ عدوہ بآباۂ ختم نبوت ،ص۱۷]

عربی میں بکریاں چرانے والے کو"راعی"کہتے ہیں اوردعوت اسلامی کی طرف سے اس طرح کی گستاخی کرنے والے پرفتویٰ
کفرصادر فرمایااوراسے گستاخ رسول ﷺقراردیا۔ملاحظہ فرمائیں

حضور کے لیے بہراہونے کی دعاکرنایاتکبروالا کہنایابکریاں چرانے والاکہنا اگرچہ کفر ہےلیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں۔[ایمان

کی پہچان حاشیہ تمہید ایمان، ص۱۰۰]"............
معاذاللہ رب العلمین ونعوذباللہ من ذالک ۔اس اشتہار کے بارے میں بکر کہتاہے ویب سائٹ غیروں کی ہے ۔
زید سنی کہتاہے آپ کی تنظیم نام نہاد "دعوت اسلامی" کی مکمل ویب سائٹ ہے جس پر آپ کی تنظیم نام نہاد "دعوت اسلامی" کی طرف سے رات ودن لمحہ بہ لمحہ نئے نئے پیغام واحکام نشر کئے جاتے ہیں آپ کی ویب سائٹ پر اس بھیانک ،ناپاک ،مردود اور کفر آلود تحریر کا رد کیوں نہیں ہوا؟ اگر رد نہ ہوا تو شریعت کا حکم عرف پر ہوتاہے۔جیساکہ فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۲۱/ ص ۱۴۷/ پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں......"شرع مطہرہ کا قاعدہ کلیہ یہ ہے المعھود عرفا کالمشروط لفظاعرفا مقررہ چیز لفظا مشروط کی طرح ہے"..
"دعوت اسلامی "بول کر الیاس عطار اور اس کے متبعین مراد لئے جائیں گے اس بنیاد پر مذکورہ تحریر کا از خود رد کئے بغیر یا شرعی وضاحت کئے بغیر اگر الیاس مرگیا تو اسے یقینا کافر ومرتد کہاجائے گا۔اسی طرح اس کے جتنے بھی عقیدت مند اور اس سے محبت کرنے والے متبعین ہیں وہ بھی اس ناپاک
تحریر پر مطلع اور راضی ہونے کی صورت میں کافر کہے جائیں گے۔اس لئے الیاس کی توبہ کی وکالت یا کسی دوسرے مءوّل کی تاویل وتشریح الیاس پاکستانی بان ئ نام نہاد دعوت اسلامی کی طرف سے جو عرفاً دعوتِ اسلامی کہی جاتی ہے ،اس کے حق میں شرعاًناقابل قبول ہوگی۔
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماامرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھااحدھماان کان کماقال والارجعت الیہ۔
یعنی کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلاضرور پڑے گی۔اگر جسے کہاوہ سچ کافر تھاجب توخیر،ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔صحیح بخاری شریف، ص۸۹۳ صحیح مسلم شریف،ص۵۷بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد نمبر۱۵/ص ۲۳۰۔
دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس ناپاک تحریر کا رد نام نہاد دعوت اسلامی پر شرعاًفرض ولازم ہے یا نہیں؟
شریعت مطہرہ کا حکم عرف پر ہوتاہے جیساکہ فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۲۱/ص۱۴۷/پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں "شرع مطہرہ کا قاعدہ کلیہ یہ ہے المعھود عرفا کالمشروط لفظاً عرفا مقررہ چیز لفظاً مشروط کی طرح ہے ۔جیساکہ مذکور ہوا کہ دعوت اسلامی بول کر الیاس عطار اور اس کے متبعین مراد لئے جائیں گے۔ایسی صورت میں اگر الیاس عطار اس تحریر کا رد اور توبہ کئے بغیر مرگیا تو یہ صورت بعینہٖ وہابیہ دیابنہ کی طرح ہوجائے گی۔جیساکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت تمہید ایمان بآیات قرآن کے صفحہ ۴۹/پر فرماتے ہیں:" ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں ،مدتہامدت علمائے اہل سنت نے اُن کے رد چھاپے ،مؤاخذے کئے وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹامانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کیلئے مع دیگر کتب دشنامیاں(گالیاں نامہ) گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خداکاناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ ھ میں رسالہ "صیانۃ الناس " کے مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہوچکا، پھر ۱۳۱۸ ھ
میں مطبع گلزار حسنی بمبئی تحف ۂ حنفیہ میں اس کااور قاہر رد چھپااور فتویٰ دینے والا جمادی الاخریٰ ۱۳۲۳ ھ میں مرا، مرتے دم تک ساکت رہا، نہ یہ کہاکہ وہ فتویٰ میرا نہیں ہے ،حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتاب سے فتویٰ کاانکار کردینا سہل تھا نہ یہی مطلب بتایا وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتارہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا"........
جیساکہ نور مصطفےٰ سنی مسلم کمیٹی راجکوٹ نے جب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خلاف جعلی پوسٹر شائع کیا تو جانشین مفتی اعظم ہند نبیرۂ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی نے اس کا رد پوسٹر کی شکل میں شائع کیا۔اس پوسٹر کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔
"میں خانوادۂ اعلیٰ حضرت اور سلسلہ رضویہ نوریہ سے منسلک تمام حضرات کی جانب سے اس فرضی اشتہار کی سخت مذمت کرتاہوں اور تمام سنی مسلمانوں سے اپیل کرتاہوں کہ اس قسم کے گمراہ کن اور فتنہ پرور پمفلٹوں پر قطعاً التفات نہ کریں۔اور ایسی نازیبا حرکتوں کا سختی سے استیصال فرمائیں اور تمام سنی مسلمان آپس میں اتحادواتفاق برقرار رکھیں۔ اپنے کو ہمیشہ خواجہ غریب نواز کے در کا سگ وگدا ہی گردانیں۔

دستخط (جانشین حضور مفتی اعظم ہند)
بمقام بریلی شریف
مورخہ ۹/ربیع الآخر ۱۴۲۶ ھ
مطابق ۱۸/مئی ۲۰۰۵ ھ بروز چہارشنبہ

دیکھئے ایک جعلی اور گم نام اشتہار جس سے خود حضور اعلیٰ حضرت وسرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تقابل کرکے بھولے سنیوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی تو اس کافوری رد حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ الاقدس نے فرمادیا۔ اے کاش اسی طرح الیاس کو بھی حق گوئی کی توفیق مل جاتی کہ وہ تکفیر اعلیٰ حضرت پر نام نہاد دعوت اسلامی کی طرف سے اس ملعون فتوے کا رد جس میں سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی معاذاللہ تکفیر کی گئی، کا رد شائع کرکے بری ہوجاتا۔
بکر کہتاہے وہ عاشق اعلیٰ حضرت متبع سنت اور بدعت سئیہ اور تمام حرام سے بچنے والے ہیں۔ایسے ہادی ومہدی کو کافر کہنا درکنار، گمراہ گمراہ گر بدمذہب فاسق وفاجر، ضال ومضل بھی نہیں کہہ سکتے۔
دریافت طلب امر یہ ہے دونوں میں کس کا قول صحیح ہے آیازید سنی یا بکر دعوتی؟ بینوا توجروا!
سوال نمبر۳:
زید سنی کہتاہے جاندار اور چہرے والوں کی تصویر جس کی شناخت ہوسکے ،فوٹوگراف، دستی، عکسی، قلمی، کاغذی، الغرض کسی بھی طرح کی ہو، سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے "عطایاالقدیر فی حکم التصویر" میں بحکم شرع حرام، حرام، حرام فرمایا۔اور تمام تصاویر کو بُت فرماکر فرمایا بُت مبغوض الٰہی ہے، بُت بنانا، بنوانا حرام ہے اور معظمانِ دینی کیلئے اشدتر حرام فرمایا، ہمارے زمانے کے تاج الشریعہ ،ملک الفقہاء وارث علوم اعلیٰ حضرت حضور الشاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری دام ظلہٗ علینا کی تصنیف مبارک بنام "ٹی وی ویڈیو کا آپریشن" میں تصویر اور فوٹو سے متعلق مفصل ومدلل شرع شریف کے احکام موجود ہیں۔
بکر دعوتی کہتاہے یہ سب فرضی باتیں ہیں ،جدید دور میں تبلیغ دین کیلئے

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا ذریعہ اختیار کرنا ضروری ہے جب تک فوٹو نہ ہوگا مقرر یا مبلغ، محرر یا مصنف کو کیسے پہچانا جائے گا، خاص طور پر الیاس عطار جیسے نیک لوگوں کی زیارت بذریعہ ٹی وی (مدنی چینل) دیدار عطار کے عنوان سے کرنا اور کرانا ایک بہت بڑا نیک کام ہے کہ لوگ ٹیلی فون، ٹیلی گراف، خط، ای میل وموبائل کے ذریعہ اُن سے لاکھوں کی تعداد میں پوری دنیا میں مرید ہو چکے ہیں وہ اپنے پیر کا دیدار کیسے کریں گے۔

زید سنی کہتا ہے حرام کام کو نیک بتانا ضلالت وگمراہی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فتاویٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رضویہ مترجم ج۲۱/ص۴۳۹/ میں فرماتے ہیں۔

......"بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کردیں کہ جہال کو ان پر اصلاً اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو، نگاہ جاہلاں سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کردیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو۔ وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ۔

ہمارے زمانے کے مستند، معتمد، معتبر، معروف ومشہور عالم اہل سنت مفتی دین وملت قاضی شرع شہر بمبئی حضور محمود العلماء مدظلہٗ العالی کا ایک فتویٰ مبارکہ جو دلائل شرعیہ سے مبرہن ہے ہمارے ہاتھوں میں ہے اور شرع شریف کا قاعدہ کلیہ ہے کہ غیر کافر کو کافر کہنے والے پر کفر پلٹ جاتا ہے۔ کسی شخص نے نام نہاد دعوت اسلامی والے کو کافر کہا شریعت مطہرہ کی رو سے کہنے والے کو معاذاللہ کافر ہونا تھا مگر حضور محمود ملت مدظلہٗ العالی نے ۱۷/جمادیٰ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ میں فرمایا کہنے والا کافر نہیں ہے۔

"مطلقاً ٹی وی ویڈیو کو دیکھنے پر جائز وثواب کہنے پر آپ کے والد کے حکم کفر لگانے پر کوئی گرفت اور اعتراض نہیں۔ کہ محرمات قطعیہ کو جائز وثواب کہنے والے پر ضرور کفر کا الزام ہے"۔ (ملخصاً از فتویٰ محمود العلماء حضرت علامہ مفتی محمود اختر صاحب رضوی نبیرۂ حضور صدر الشریعہ۔ ۱۶/جمادیٰ الاولیٰ ۱۴۳۲ سنہ ھ رضوی امجدی دارالافتاء زیر اہتمام بزم محبانِ رضا ۵۰/نیو قاضی اسٹریٹ بمبئی نمبر۳)

نیز بکر دعوتی کہتا ہے کہ ٹی وی ویڈیو میں جو کچھ دیکھا و دکھایا جاتا ہے وہ فوٹو نہیں صرف عکس ہے جیسے پانی وآئینہ میں عکس کا دیکھنا دکھانا حرام نہیں کہ عکس ہے نا کہ تصویر اس لئے ٹی وی ویڈیو کو تبلیغ دین کا ایک اہم ذریعہ جان کر اس کے ذریعہ دینی پروگراموں کو نشر کرنا اور دیکھنا مستحسن ہے۔ ہمارے زمانے کے نامور علمائے کرام کے فتاوے مدتوں پہلے شائع ہو چکے ہیں اب ٹی وی ویڈیو کا مسئلہ زیادہ سے زیادہ اختلافی ہے "اختلاف میں اُمت کے لئے رحمت ہے"۔ اس لئے دعوت اسلامی کے مدنی چینل، ویڈیو ریکارڈنگ، کے ذریعے کوئی بھی دینی پروگرام نشر کیا جائے تو اس ناشر ومبلغ مُصَوِّرٌ ومُصَوَّرٌ کو ضال ومضل فاسق وفاجر، بدمذہب، بددین، جیسے برے القاب سے یاد کرنا حرام ہے اور یاد کرنے والوں پر توبہ لازم ہے۔

زید سنی کہتا ہے کہ آئینہ وپانی کی مثال باطل ہے کہ آئینہ وپانی کے سامنے جب تک اصل ہے اس وقت تک عکس ہے اصل کے ہٹ جاتے ہی عکس نہیں رہتا۔ اس کے برخلاف ٹی وی ویڈیو میں اصل کی فنا کو زمانہ گذر جاتا ہے مگر یہ اس کی عکسی تصویر من وعن باقی رہتی ہے اس لئے اس کو عکس نہ کہا جائے بلکہ عکسی تصویر ہی کہا جانا صحیح ہے۔ اس لئے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے "عطایا القدیر فی حکم التصویر" میں بحکم شرع دستی، عکسی، قلمی، کاغذی، ہر طرح کی تصویر کو حرام لکھا ہے۔ نام نہاد دعوت اسلامی اپنے مدنی چینل کو دیکھنا دکھانا اور ثواب بتاتے ہوئے اس کو جاری رکھنے کے لئے عوام اہل سنت کے صدقات واجبہ مثلا صدقہ فطر، زکوٰۃ، فدیہ صلوٰۃ، فدیہ صیام، کفارہ ظہار ورمضان وکفارۂ یمین وچرم قربانی وغیرہ سے امداد واعانت کم وبیش روزمرہ کے اعلانات سے معاذاللہ حاصل کرتی رہتی ہے۔ ہمارے عہد کے سلطان الفقہاء تاج الشریعہ مدظلہ علینا نے ٹی وی اور ویڈیو کے فوٹو سکوپ کو تصویر مانا اور حرام فرمایا ہے۔ کسی حرام پر ثواب کی امید رکھنا یا امید دلانا یہ سب کھلی گمراہی، بدمذہبی ہے جیسا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے شفاء لوالہٖ فی صور الحبیب ومزارہٖ ونعالہٖ "میں واضح طور سے مسئلہ بیان فرمایا ہے۔

......."بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں الخ........" ....

اس بنیاد پر یہ ناپاک تنظیم دعوت غیر اسلامی میں شامل شدہ افراد و امیر دعوت غیر اسلامی ضال ومضل ضرور ہیں۔ اس کی امداد واعانت ہر طرح سے حرام وگناہ عظیم اور فسق وفجور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ (پ۶/سورۂ مائدہ رکوع۱/)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید سنی کا قول صحیح ہے یا بکر دعوتی کا؟ بینوا توجروا!

زید سنی کہتا ہے کہ نام نہاد دعوت اسلامی کی خرابیوں میں سے خطرناک ایمان سوز خرابی یہ بھی ہے کہ شریعت مطہرہ کا حکم بتانے اور شرعی فتویٰ دینے کیلئے اکثر وبیشتر جاہلان بے لگام کو مقرر کر رکھا ہے کہ ان کی موجودگی میں بڑے سے بڑا عالم حق، فقیہ وقت شرعی احکام اپنے اسلامی سنی بھائیوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتا ہے اگر بیان کرتا ہے تو نام نہاد دعوت اسلامی کے ماننے والوں کے ساتھ مزاحمت کا سامنا ہے اور یہ شدید گمراہی اور ضلالِ مبین ہے۔ بکر دعوتی کہتا ہے یہ عالم توڑ لڑانے کا کام کرتے ہیں اور دعوت اسلامی کا کام لوگوں کی اصلاح اعمال اور ان کے درمیان محبت کی بنیاد ڈالنے کا ہے۔

زید سنی کہتا ہے کہ علمائے اہل سنت کے بارے میں بکر دعوتی نے جو کہا ہے وہ درحقیقت بکر دعوتی کے بانئے ماعت امیر دعوت غیر اسلامی کے منشور میں موجود ہے اس کے علاوہ بھی جو خرافات اس منشور میں ہیں اُن کو بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔ جیسا کہ نام نہاد دعوت اسلامی کے منشور ومدنی ہدایات سے واضح ہے۔

(۱) مدینہ: علماء مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ ۔۔۔۔۔۔۔۔ جاؤ علماء نے نہ دین کا کام کیا ہے اور نہ کرنے دیں گے۔

(۲) مدینہ: اپنے مرکز خانقاہوں سے دور بناؤ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے خانقاہوں سے بیعت ہونے والے دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔

(۳) مدینہ: ہندوستان کے دورے کے دوران میں نے کچھ تحریریں دی ہیں وہ حالات کی مجبوری تھی وہ تحریریں ضرورت پڑنے پر دکھائی جائیں مگر اُن پر عمل

نہ کیاجائے۔ عمل اپنے تحریکی انداز میں کیاجائے۔
(۴)مدینہ:اپنے پیربھائیوں کوہی ذمہ داری کے عہدوں پر رکھیں تاکہ خصوصی ہدایات عام نہ ہونے پائیں۔
(۵)مدینہ:اپنی کتاب ”نماز کاجائزہ“کاپہلاایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اُٹھالیاجائے۔اُسے عوام کے سامنے آنے نہ دیاجائے۔
زید سنی کہتاہے کہ آپنے الیاس صاحب کی اس جسارت پر غورکیا؟غضب خداکا!یہ حکم مطلق ہے اس میں کسی زمانۂ خاص کاذکر نہیں ۔الیاس صاحب کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمائے کرام نے نہ دین کاکام کیانہ کرنے دیتے ہیں اور یہی حال صوفیائے کرام اورخانقاہوں کارہاہے اب میں اسلام کی دعوت لے کراُٹھاہوں کم وبیش۲۰۰ر سال عمروالی وہابیت اوردیوبندیت ہی نہیں تمام باطل جماعتیں یہی پرچارلے کراُٹھی تھیں کہ وہ اصل اسلام لے کرآئی ہیں پہلے جوکچھ تھا،شرک تھا،بدعت تھی (معاذاللہ) کوئی مسلمان نشہ کی حالت میں بھی اپنے اسلاف(پچھلے زمانے کے علمائے کرام اوراولیائے کرام)پرالزام تراشی کی جرأت نہیں کرسکتا۔یہ جرأت پہلے مودودی کرگئے(پڑھیئے”جماعت اسلامی “)اوراب الیاس صاحب نے یہ جرأت کی ہے۔سچ فرمایا جانشین حضور مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ نے جوناگڈھ گجرات کے ایک جلسۂ عام میں کہ جس کے آج بھی شاہد وگواہ موجود ہیں۔جنہوں نے حضورکے یہ کلمات سنے کہ”دعوت اسلامی کادوسرانام جماعت اسلامی ہے،چونکہ جس طرح مودودی نے سنیماکوجائز قراردیااسی طرح الیاس بھی سنیماکوجائز کہتاہے اورناسخ اور منسوخ کی بات کرتاہے“۔
دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے آیازید سنی یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!
سوال نمبر۵:
زید سُنّیِ کہتاہے کہ دعوت غیراسلامی کاردوطرد ہر اہل حق پر فرض اعظم ہے۔یہ جماعت گمراہوں،بدمذہبوں اورمبتدعین کی ہے جیساکہ ان کی اور ان کے امیرسے متعلق لکھی ہوئی کتابوں سے ظاہرہے۔
بکر دعوتی یہ کہتاہے کہ دعوت اسلامی میں شامل شدہ افراد وامیرکو کہیں کسی عالم نے نہ کافر کہانہ لکھا۔
زید سنی کہتاہے کہ کسی بدمذہب کے رد وطرد کیلئے اس بدمذہب کی تکفیر ہونا لازم نہیں بلکہ ہربدمذہب اوربے دین اورگمراہ کاردوطرد فرض اعظم ہے ۔جیساکہ سیدی سرکاراعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فتاویٰ رضویہ غیرمترجم ص۲۸۶پر تحریر فرمایاہے۔
یہی پاک درس اپنے سچے غلاموں کو سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اپنے عمل کے ذریعے عطافرمایاجیساکہ تمہید ایمان بآیات قرآن، سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ،الکوکبۃ الشہابیہ ،سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ ،اُذان من اللہ،شمائمۃ العنبر،سدالفرار علیٰ الصید الفرار،مبحث الاذان،مفاوضات طیبہ وغیرہا کتب مبارکہ دیکھی جاسکتی ہیں۔جس میں بدعت سیۂ کاشدت سے رد کیاگیا جبکہ اذان ثانی کااختلاف فروعی تھانہ کہ ضروریات دین کا۔
خصوصیت کے ساتھ ہراس کتاب کے مطالعہ کو جس سے ایمان جانے کااندیشہ ہو زناوشراب سے بدرجہا بدتر حرام فرمایاگیا۔مثلاً تقویۃ الایمان ۔
سوال :کیافرماتے ہیں علمائے دین کہ ”تقویۃ الایمان “کاپڑھنا بعض لوگ براباتاتے ہیں اور بعض اچھاکہتے ہیں،براباتانے والے حضور کاحوالہ دیتے ہیں۔ہم مشکوک ہیں جواب سے مطلع فرمائیے ۔بینواتوجروا۔
الجواب:یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت وبے دینی اور کلمات کفرپر مشتمل ہے اس کاپڑھنا زنااورشراب خوری سے بدتر حرام ہے کہ ان سے ایمان نہیں جاتا ،اوریہ ایمان زائل کرنے والی ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔وہ جو اس کا پڑھنا اچھابتاتے ہیں گمراہ، بددین بلکہ کفارومرتدین ہیں اس کی تفصیل دیکھنی ہوتو فقیرکی کتاب سل السیوف الہندیہ اور الکوکبۃ الشہابیہ ،الاستمداد علیٰ اجیال الارتداور کشف ضلال دیوبندیہ وغیرہا ایمانوانصاف کی نگاہ سے دیکھی جائیں، مسلمان کاایمان خود ہی گواہی دے گا ۔وہ مردود کتاب تقویۃ الایمان نہیں تفویۃ الایمان ہے یعنی ایمان فوت کرنے والی۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔واللہ اعلم ۔
دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زید سُنّیِ یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!
سوال نمبر۶:
زید کہتاہے تصویر کھینچنا، کھنچوانا،دیکھنا،دکھانا بلاضرورت وبلاحاجت شرعی اشد حرام موجب لعنت خداورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکہ معصومین ہے۔اور اس پر ثواب کی امید رکھنا ضلال مبین ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے عطایاالقدیر فی حکم التصویر ، شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہٖ ودیگر کتب وفتاویٰ مبارکہ میں حرمت تصویر کی احادیث کریمہ کو متواتر یامتواتر المعنیٰ یاحدتواترتک فرمایاہے۔
یہ دعوت غیراسلامی فوٹو گرافی کرنے ،کروانے دیکھنے دکھانے کو جائز وثواب ،حصول برکات دین ودنیا کاسبب عملًا وقولًا بتاتی ہے اس ناپاک تنظیم میں شامل افراد وامیر کایہ قول وعمل حرمت تصویر کے متواتر المعنیٰ حدیث کاانکار ہے۔
بکردعوتی کہتاہے یہ سب اتہامات ہیں ہمارے کسی بھی قول وعمل سے حلت تصویر کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کیاجاسکتا، ہماری یہ تنظیم ”دعوت اسلامی“خالص کتاب وسنت کے آئینے میں شریعت مطہرہ کے دائرہ میں کام کررہی ہے۔
دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں سے کس کاقول حق وصواب ہے۔آیازید سُنّیِ کا یابکر دعوتی کا؟بینواتوجروا!
سوال نمبر۷:
زید سُنّیِ کہتاہے ٹی وی ویڈیوکی تصاویر یقینی ،شرعی حرمت رکھتی ہیں اور اس کے حرام ہونے میں کسی بھی عالم حق کونہ آج تک کوئی شک ہوانہ انشاء اللہ تعالیٰ تاقیام قیامت ہوگاایسے حرام کوباعث ثواب بتانااور اجر اخروی کاذریعہ قراردینا حرام پر حلال کامعتقد بننا و بناناہے بحکم شرع شریف و بارشاد اعلیٰ حضرت:
حلال کوحرام ،حرام کوحلال ٹھہراناائمۂ حنفیہ کے مذہب راجح میں مطلقاًکفرہے،کہ اُن کی حلت وحرمت قطعی ہو“:۔”جس نے کسی حرام کوحلال یاحلال کوحرام مان لیاتووہ کافرہوجائے گا،یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہٖ ہواوراس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو،اگرثابت خبرواحد سے ہوتوکافرنہیں ہوگا۔“(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۱۴ر ص۱۴۷ر)
وہ افراد یاجماعت یا تنظیم ہرحال میں ناقابل اتباع ہے جو معاذاللہ حرام کوحلال کرنے کی پیہم کوشش کرتی رہتی ہے اوراپنی اس ناپاک کوشش کی تائید میں علماء کے ذاتی ، شخصی اعمال کو حجت قراردیتی ہے۔جبکہ خلاف شرع کسی کاعمل کسی مسلمان کیلئے حجت شرعی نہیں۔جیساکہ فتاویٰ رضویہ شریف

میں حضورپُرنور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کایہ فیصلہ کُن ارشادعالی ہے۔"شرع سب پر حُجت ہے .....وہ کون ہے جوشرع پر حُجت ہوسکے؟
.......اِین وآں سے ہمیں موافقت اُسی وقت تک ہے جب تک وہ دینِ حق سے جدانہیں۔اوراس کے بعد عیاذاًباللہ (اللہ کی پناہ۔ت)......جس کاقول ہم اسلام وسنیت کے موافق پائیں گے تسلیم کریں گے،نہ اس لئے کہ اُس کاقول ہے ،بلکہ اس لئے کہ صراط مستقیم سے مطابق ہے ....جس کی بات خلاف پائیں گے زید ہویاعمر و،خالدہویابکر،دیوارسے مارکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب سے لپٹ جائیں گے.......اللہ اُن کادامن ہم سے نہ چُھڑائے دنیامیں نہ عقبیٰ میں........آمین الٰہی آمین!
(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۷/ص۱۸۸)
بکردعوتی کہتاہے ٹی وی ویڈیو کے ذریعے بہت سارے دینی فائدے عوام وخواص کو حاصل ہواکرتے ہیں اس بنیاد پر دقیانوسی لوگ پرانے خیالات پر چلنے والے حضرات اگر ٹی وی ،وڈیو پر دینی پروگرام دیکھنے سے قوم کو روک دیں گے تویہ قوم بے دین ہوجائےگی ان منافعِ دینیِ کے پیشِ نظراس زمانے میں مدنی چینل کادیکھنا مسلک اعلیٰ حضرت کے متبعین، امت اجابت کیلئے ضروری ہے۔
زیدسنی کہتاہے کہ کسی بھی نفع کے پیش نظر حرام شرعی کو حلال وجائز نہیں کیاجاسکتاورنہ سب سے پہلے معاذاللہ شراب وجواہی کو حلال کیاجاتاجس کے کچھ نہ کچھ منافع نص قطعی میں ہیں۔قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ الخ ۔(سورہ بقرہ پ۲ ع۱۱)
دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زیدسُنّیؔ یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!
سوال ۸:
زیدسُنّی کہتاہے دعوت غیراسلامی کے ماننے والوں نے اپنے امیرکے تعلق سے ایسے خواب چھاپے اورلکھے جس کی بنیاد پر کہیں علم غیب مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا مشکوک ہوتاہے، کہیں حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام تعارف امیراہل دعوت کیلئے تشریف لاتے ہوئے نظرآتے ہیں، کہیں اولیائے اکابر مثلاً حضور غوث اعظم کی شان میں گستاخی ہوتی ہوئی نظرآتی ہے کہیں حضور اعلیٰ حضرت کی توہین ہوتی ہوئی نظرآتی ہے کہیں امیر اہل دعوت مسٹر الیاس کی فیض رسانی اوران کے اجتماع میں شریک ہونے والے کی فضیلت ،خواب میں زیارت حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ معلوم ہوتی ہے ہرپڑھنے والامعاذاللہ ایک اُمّتی کواپنے خیال میں نبی سے افضل یاکم ازکم نبی کے برابر جاننے لگے۔جب تویہ صریح کفرہے۔المختصر ایسے لایعنی خوابوں کاچھاپنا،لکھنا،پڑھنا،پڑھوانایقیناًاشد گمراہی وگمراہ گری ہے ۔
نام نہاد" فیضان سنت"کے ص۲۷پر عنوان "مدینہ کی دھول کی برکت "کے تحت ایک اسلامی بہن کاخواب تحریرکیاگیاجس کاخلاصہ یہ ہے کہ........"حیدرآباد کی ایک اسلامی بہن کاحلفیہ بیان ہے کہ........میری پھوپھی جان جوہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں اورامیراہل سنت محمدالیاس قادری صاحب سے بیعت ہیں،جب اُنہیں معلوم ہوا ٹی وی ،وی سی آرکے سخت مخالف ہیں.......لہٰذااُنہوں نے ٹی وی،کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اس کو اسٹورروم میں ڈال دیا۔اسی روزدوپہرکوجب میں لیٹی .....میری آنکھ لگ گئی.......میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارفیض آثار سے مشرف ہوئی۔سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوکرفرمارہے تھے ...."آج میں بے حدخوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن ٹی ،وی کونکال دیاہے لہٰذامیں تمہارے گھرآیاہوں سنو!میرے غلام محمدالیاس قادری کومیراسلام کہنااور ان کو اس طرح کی تحریر بھیجنا اھلاوسہلامرحبامحمدالیاس قادری !.......لہٰذا الیاس کومیراپیغام پہنچادینا کہ کسی جمعرات کوحیدرآبادمیں اجتماع کریں۔ اور اس میں عورتوں کابھی خاص اہتمام کریں تو اس اجتماع میں پردے کی اہمیت اورٹی،وی ،ویڈیوکی تباہ کاریوں سے متعلق بیان کریں"(فیضان سنت ص۲۷/۲۸/ مکتبۃ المدینہ ۴۷/میمن واڑہ روڈمنارہ مسجد)
مقامِ حیرت ہے کہ کل تک وہ ٹی وی جوسرکارصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کابہت بڑادشمن تھاوہ آج معاذاللہ جائز ومباح ہی نہیں بلکہ باعث ثواب بن کر حضورصلی اللہ علیہ وسلم کادوست کیسے ہوگیااورکس نے بنادیا؟نیزناسخ ومنسوخ کااختیار کسے ہے؟
اعلیٰ حضرت سرکار مروج النجالخروج النساء رسالہ میں تحریرفرماتے ہیں ۔
نگہ دارآں شوخ در کیسہ دُر کہ داندہمہ خلق راکیسہ بُر
(نگہ رکھ اے ہوشیارآدمی جیب میں موتی والے ،کیونکہ جیب کترے ہرایک کوجانتے ہیں۔ت)
صالح وطالح کسی کے منہ پر نہیں لکھاہوتاظاہر ہزار جگہ خصوصاًاس زمن فتن میں باطن کے خلاف ہوتاہے اورمطابق بھی ہو توصالحین وصالحات معصوم نہیں اور علم باطن وادراک غیب کی طرف راہ کہاں؟اور سب سے درگزرے توآج کل عامۂ ناس خصوصاًنساء میں بڑاہنر آن ہوئی جوڑلیناطوفان لگادیناہے کاجل کی کوٹھری کے پاس ہی کیوں جائیے کہ دھباکھائیے،لاجرم سبیل یہی ہے کہ بالکل درباہی جلا دیاجائے۔ع
"وہ سرہی ہم نہیں رکھتے جسے سوداہوساماں کا"
شرع مطہر حکیم ہے اور مؤمنین اورمؤمنات پر رؤف ورحیم، اس کی عادتِ کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں مابہ باس کے اندیشہ سے مالاباس بہ کہہ کر منع فرماتی ہے۔جب شراب حرام فرمائی اُس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرمادی جن میں شراب اُٹھایاکرتے تھے۔زید کہے بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا،جانِ برادر !علاج واقعہ کیا بعدالوقوع چاہئے مالکل مرۃ تسلیم الجرۃ(مٹکاہرمرتبہ سالم نہیں رہتا۔ت)ع
"ہربار سبو زچاہ سالم نہ رسد"
(بھرامٹکا ہربار کنویں سے سالم نہیں پہنچتا۔ت)
اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک سوال کے جواب میں تحریرفرماتے ہیں۔"عورت کی آواز بھی عورت ہے"
فتاویٰ رضویہ شریف مترجم ج۲۲/ ص۲۴۰/اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک اورسوال کے جواب میں تحریرفرماتے ہیں"عورتوں کا اس طرح پڑھناکہ اُن کی آوازنامحرم سنیں باعث ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے"۔ایضاًص۲۴۵/
معاذاللہ عورتوں کااہتمام کرنا اوران کے باہمی اجتماع کی ترغیب وہ ذات پاک کیونکردے سکتی جس کی پاک شریعت نے کنیزانِ بارگاہِ رسالت کو سراپاپردے کاحکم دیاہو،یہاں تک کہ اجنبیہ عورت کااجنبیہ عورت سے پردے کاحکم شریعت مطہرہ میں موجودہے جس کے ثبوت میں حضور سیدنااعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے مروج النجالخروج النساء جیسی لاجواب ومعرکۃ الآرا کتاب ہدایت ہم جیسے غلاموں کو عطافرمائی۔

بکر دعوتی کہتاہے عورتوں کا اجتماع روکنا دقیانوسی، پرانے خیالات کی باتیں ہیں امیر اہل سنت کے بارے میں جو کچھ خواب میں احکام صادر ہوتے ہیں وہ بیداری سے بھی زیادہ یقینی ہوتے ہیں۔

زید سنی کہتاہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں۔

"با ایں ہمہ اگر خواب میں کوئی شخص ارشاد اقدس سے ایسی بات سُنے جو حضور اقدس کی شریعت ثابتہ کے خلاف ہے وہ ہرگز نہ مانی جائے گی اور اس خواب دیکھنے والے کی سُننے کی خطا سمجھی جائے گی۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس کو سمجھ میں یہ فرمانا آیا کہ "شراب پی" جاگا تو اس خواب سے متحیر تھا۔ بہت لوگوں سے پوچھا کسی سے شافی جواب نہ پایا، بالآخر امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارشاد یہ ہوا ہے کہ شراب نہ پی، تیرے سننے کی غلطی ہے۔ بعد کو معلوم ہوا واقع میں وہ شخص شراب پیتا تھا اور اسے ترک کی طرف ہدایت فرمائی بالجملہ مسئلہ واضح ہے اور کتابیں اس کے بیان سے لبریز" (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۱ غیر مترجم ص ۱۳۰/۱۳۱)

بکر دعوتی یہ کہتاہے یہ خواب ہیں خواب کا دیکھنا ممکن ہے اور عالم بیداری میں جو کچھ دیکھا سنا یہ دیکھنے والے کی قسمت ہے۔

زید سنی کہتاہے کہ خواب کا دیکھنا تو بس میں نہیں کہ وہ کیسا خواب دیکھے اور کیا خواب دیکھے مگر ایسے خوابوں کا چھاپنا نشر کرنا، پڑھنا، پڑھوانا اور اس پر راضی رہنا جس میں معاذاللہ تنقیص شان رسالت علیٰ صاحبہا الصلاۃ والتسلیم کا پہلو ہو وہ یقیناً گمراہی، گمراہ گری منجر بکفر وضلال ونکال ہے کہ یہ سب کچھ انسان کیلئے بس میں ہے کہ یہ سب اپنے نام نہاد دعوت اسلامی کے امیر کی جھوٹی شان دکھانے کے لئے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کئے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانے کے معتمد مفتیٔ دین وملت نے اپنی مستند کتاب "وقارالفتاویٰ" میں ضدالطاہر پادری پر شرعی حکم نافذ کیا اور امیر اہل دعوت پر بھی شرعی احکام نافذ فرمائے۔ طاہر القادری کا یہ خواب "نوائے وقت لاہور" میں چھپا، اس کے علاوہ دیگر مختلف رسائل نے اور خصوصاً "تکبیر" نے تفصیل سے چھاپا۔

"حقیقت یہ ہے کہ خواب انسان کے اختیار میں نہیں اور انسان خواب میں عجیب وغریب امور بھی دیکھتاہے مگر کسی خواب کو اپنی فضیلت کے لئے چھاپنا اور بیان کرنا یہ انسان کا اختیاری فعل ہے۔ لہٰذا طاہر القادری کا خواب بیان کرنا اور یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاکستان میں مجھے مستقل اپنا میزبان مقرر کردیاہے اس کے علاوہ بھی اس خواب کی بہت سی باتیں بیان کیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محتاج ہونے اور طاہر القادری سے مدد طلب کرنے، ٹھہرانے، کھانے پینے کا انتظام کرنے اور واپسی کے ٹکٹ کا انتظام کرنے کا بھی مطالبہ ہے۔ ان سب باتوں سے ایک امتی کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محتاجی کا اظہار ہوتاہے۔ لہٰذا یہ توہینِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ اور توہین کرنے والوں کی جو سزا ہے طاہر القادری اسی سزا کا مستحق ہے"۔ (وقارالفتاویٰ، ص ۳۲۵، ناشر بزم وقارالدین گلفشاں لائبریری، بلاک ۴، گلستانِ مصطفےٰ کراچی)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔ آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟ بینوا توجروا!

سوال نمبر ۹: زید کہتاہے کسی حرام چیز کو کسی معظم دینی سے منسوب کرنا اس حرام کی معاذاللہ عظمت ظاہر کرناہے اور یہ گمراہی، گمراہ گری، بے دینی ہے۔ دعوت غیر اسلامی کی سخت گمراہی، گمراہ گری یہ بھی ہے کہ اس ناپاک تنظیم نے دنیاوی دیگر چینلوں کی طرح ٹی وی پر ایک چینل شروع کیا۔ معاذاللہ اس کا نام مدنی چینل رکھا، تاکہ لوگ اس چینل پر امر بالمعروف نھی عن المنکر کے مدعیان کی تصویروں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھیں اور اس نام نہاد مدنی اور اصل میں شیطانی چینل سے قریب ہوجائیں۔ جس طرح "ضد الطاہر" اپنے "منہاج الشیطان" کو منہاج القرآن کا نام دے کر بھولے بھالے سنیوں کو اپنی طرف مائل کرکے گمراہی وگمراہ گری کا کام کرتاہے۔

بکر دعوتی کہتاہے کہ ہمارے امیر اہل سنت مدظلہٗ العالی کا کوئی کام سنت کے خلاف نہیں لہٰذا ان کا مدنی چینل پر آنا، اپنا فوٹو دکھانا ایک مسنون طریقہ ہوگا۔ ہمارے علم میں ہو یا نہیں لیکن ہمارے امیر اہل سنت خوب جانتے ہوں گے اور ہم اپنے امیر اہل سنت ہی کی اتباع کو لازم جانتے ہیں۔ باقی رد کرنے والوں کے دلائل اور احکام حرمت تصاویر مہمل ہیں۔ زید کہتاہے یہ بکر کی ہٹ دھرمی اور شریعت مطہرہ کے خلاف اس کی ضد ہے اور حرام اشیاء کو مدینہ طیبہ سے نسبت دے کر اس کی عظمت کا احساس دلانا سخت بے دینی گمراہی وگمراہ گری ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ معاذاللہ بکر کی طرح کوئی ہٹ دھرم حرام اور حرام کاریوں کی جگہ کو مدینہ طیبہ سے نسبت دے کر مدنی شراب خانہ، مدنی جوا خانہ علیٰ ہٰذا القیاس کہنے لگے تو علمائے دین پر اس کا رد وطرد فرض ہوگا۔ کہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے المنٰفقون والمنٰفقٰت بعضھم من بعض یأمرون بالمنکر وینھون عن المعروف الخ ۱۰/ سورہ توبہ۔ والمؤمنون والمؤمنٰت بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر الخ۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔ آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟ بینوا توجروا!

سوال نمبر ۱۰:

زید کہتاہے کہ غیر عالم کو تبلیغ پر مامور کرنا اور قوم مسلم پر جہلا کو مسلط کرنا اور بغیر علم فقہ، معاذاللہ! قوم مسلم کو فتوے دینا جبکہ اصول فقہ چار ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع، قیاس، مگر فیضان سنت نامی کتاب (جو امیر اہل دعوت جناب الیاس صاحب کی تالیف وتصنیف ہے) کو وہابیوں کی تبلیغی جماعت کے ناپاک طرز پر فضائل اعمال وتبلیغی نصاب کی طرح ہر مجلس میں درس کیلئے مخصوص کردینا اور ایک ہی رنگ کا ہرا صافہ دعوتیوں کیلئے خاص کردینا "دیندار" نامی ایک تنظیم جو کہ پاکستان ہی کی ہے، اس سے اور دیوبندیوں سے تشبُّہ کی بنیاد پر دعوت غیر اسلامی مہلک تنظیم سے بھولے بھالے عوام مسلمین کو بچانا اہل علم واہل حق حضرات کیلئے ضروری ہے۔

بکر دعوتی کہتاہے کہ اتنے عالم کہاں جو گلی گلی جاکر گھر گھر پہونچ کر ایک ایک فرد کو سنت کی تعلیم دیں۔

زید سُنّی کہتاہے کہ بغیر علم دین کے فتویٰ دینا، مسائل شرعیہ بتانا، کتاب اللہ اور اجماعِ اُمت وقیاس شرعی کو بالائے طاق رکھ کر غیر مقلدوں کی ناپاک روش پر تعلیم سنت بتاکر گویا نام نہاد اہل حدیث کے روپ میں دعوتی بناکر غیر مقلد بنانا ہے جو حرام اور اشد حرام ہے جیسا کہ وقارالفتاویٰ میں ہے۔

عمامہ کے بارے میں خلاصۃ الفتاویٰ جلد ثالث کے آخر میں فارسی میں ایک رسالہ "ضیاء القلوب فی لباس المحبوب" لگا ہوا ہے۔ غالباً شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس میں عبارت یہ ہے: مسئلہ در بستن دستار سنت

آنست کہ سفید باشد بے آمیزش رنگ دیگر و دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفید بود و گاہے دستار سیاہ واحیاناً سبز ۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ، جلد (۴) صفحہ : ۱۵۳ ، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ، کوئٹہ)

یعنی پگڑی باندھنے میں سنت یہ ہے کہ بالکل سفید ہو بغیر دوسرے رنگ کی آمیزش کے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پگڑی مبارک اکثر اوقات سفید ہوتی تھی اور کبھی کالی اور کبھی کبھی ہری ۔

اس کے علاوہ صحاح کی اکثر احادیث میں اس مضمون کی روایات ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفید لباس پسند تھا اور سفید لباس پہننے کا حکم فرمایا اور مردوں کو سفید کفن دینے کی ہدایت فرمائی ۔ (ابن ماجہ ، کتاب اللباس ، باب البیاض من الثیاب ، صفحہ : ۲۵۵، قدیمی کتب خانہ ، کراچی)

لہذا عمامہ میں سنت تو سفید رنگ ہے ۔ سیاہ اور ہر اسنت نہیں بلکہ جائز ہیں ۔ اور ان رنگوں میں اگر کسی بدمذہب سے مشابہت پیدا ہو جائے تو یہ ناجائز ہو جائے گا جیسا کہ صدرالشریعہ حکیم ابو العلاء محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۷۶ھ نے بہار شریعت میں لکھا : ۔۔۔"محرم کے زمانہ میں کالے رنگ کے کپڑے پہننا شیعوں کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہیں اور سرخ رنگ کے کپڑے خوارج کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز ہیں اور سبز رنگ کے کپڑے جاہل تعزیہ بنانے والوں کی مشابہت کی وجہ ناجائز ہیں ۔(حصہ (۱۶) لباس کا بیان ، صفحہ : ۶۲ ، مکتبہ رضویہ ، کراچی)

اس وقت دیندار کے نام سے ایک جماعت کام کررہی ہے اس کا ہر ممبر سبز رنگ کا عمامہ باندھتا ہے وہ قادیانیت اوردوسرے گمراہ فرقوں کا مجموعہ ہے۔ان پرسب نے کفر کا حکم لگایا ہے۔سبز رنگ کا عمامہ باندھنا ان سے مشابہت ہوگی ۔لہٰذا یہ ناجائز ہے۔حدیث میں فرمایا: من تشبہ بقوم فھو منہ۔ (ابوداؤد حصہ (۲) کتاب اللباس ،باب ماجاء فی الاقبیہ ،ص۲۰۳،مکتبہ حقانیہ ،ملتان شریف)

یعنی جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے ۔لہٰذا اہل سنت کو ان بے دینوں کی مشابہت سے بچنا چاہئے ورنہ ان بے دینوں کو اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے بہانہ مل جائے گا کہ وہ جاہلوں کو دکھا کر یہ بتائیں گے کہ ہمارے مذہب کے ماننے والے اتنے ہوگئے۔اس لئے اس رنگ کے عمامہ سے بچنا چاہئے۔دیندار جماعت والے اپنا مذہب پھیلانے میں دن رات مصروف ہیں اوراپنی مسجدیں بھی بنارہے ہیں۔نیو کراچی میں ابھی حال ہی میں ایک نئ علیٰحدہ مسجد بنالی ہے " ۔(وقارالفتاویٰ جلد ۲،ص۲۵۳،۲۵۴،ناشر بزم وقارالدین گلفشاں لائبریری،بلاک ۴،گلستانِ مصطفیٰ کراچی)

لہٰذا ایک ہی ہرے رنگ کا صافہ اپنے اوراپنے ماننے والوں کو باندھنا اور بندھوا،پوری زندگی کیلئے ضروری کردینا کہاں کی انسانیت ہے اور کیسی دینداری ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیِ یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

سوال نمبر ۱۱: زید سنی کہتا ہے تہمت سے بچنے کا حکم شرع شریف میں موجود ہے ۔حدیث کریم کا مفہوم "تہمت کی جگہ سے بچو"آج تک دعوت غیراسلامی نے اپنے آپ کو تہمت شرعی سے نہ بچایا،نہ بچانے کی کوئی تدبیر کی۔

معاذاللہ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر کی تہمت دعوت غیراسلامی پر سالہا سال سے ایک کفری تحریر چھپی ہوئی ہونے کی صورت میں باقی ہے یہ نام نہاد دعوت اسلامی اس وعید سے آج تک نہیں ڈری کہ کفر پلٹتا ہے اور یہ تو یقینی امر ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ جیسی عظیم المرتبت، مقتدائے اہل اسلام ،جلیل القدر شخصیت کو کافر کہنے والا کافر ہو جائے گا۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیِ یا بکر دعوتی؟

سوال نمبر ۱۲:

زید کہتا ہے کہ دعوت غیراسلامی کے افکار ونظریات محض ڈرامائی اورافسانوی ہیں ان کے مکتبۃ المدینہ سے چھپی ہوئی اکثر وہ کتابیں جن کا تعلق امیر اہل دعوت جناب الیاس صاحب سے ہے وہ زیادہ تر کتابیں فرضی،افسانوی،غیر تحقیقی روایات وواقعات سے بھری ہوئی ہیں یا امیر دعوت غیراسلامی کے فضائل بیان کرنے میں اس قدر مبالغہ آمیز خواب چھاپے گئے ہیں کہ امیر اہل دعوت کی بڑائی معاذاللہ اکابر اولیائے کرام جیسے سیدنا غوث اعظم قدست اسرارہم تو درکنار،یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

بکر دعوتی یہ کہتا ہے کہ دعوت اسلامی کو شروع سے آج تک علمائے اہل سنت کے اکابر واعاظم کی حمایت حاصل رہی اس لئے یہ جماعت متبع مذہب اہل سنت بمعروف مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔

زید سنی کہتا ہے کہ جن اکابرواعاظم کی حمایت دعوت غیراسلامی کو حاصل ہوئی تھی وہ خوش گمانی کی بنیاد پر تھی لیکن جب امیر دعوت غیراسلامی کی وہ تمام کارگزاریاں جو خلاف شریعت یعنی "مسلک اعلیٰ حضرت" ہے ...... توالحمدللہ رب العلمین اکابر واعاظم اہل سنت نے بقدر قدرت اس نام نہاد دعوت اسلامی کارد وطرد شروع فرمادیا۔شروع ہی نہیں فرمادیا بلکہ کافی عرصہ پہلے سے ہی کررہے ہیں۔ تاکہ امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ان خونخوار ابلیسی بھیڑیوں کا شکار ہوکر سقر میں نہ گریں۔ثبوت کیلئے یہ کتابیں دیکھی جاسکتی ہیں۔" فیضانِ سنت ،مغیلان مدینہ،بدلا ہوا نام وسائل بخشش،تعارف امیر اہل سنت،چمکتی آنکھوں والے بزرگ،اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں،سرکار کا پیغام عطار کے نام،مخالفت محبت میں کیسے بدلی،رسائل عطاریہ" وغیرہا۔

زید سنی کہتا ہے کہ بلاعذر شرعی کسی حرامِ شرعی کو حلال ماننا یا کسی حلال شرعی کو حرام ماننا عقائد اہل سنت میں کفر ہے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ اس مسئلے کی وضاحت جابجا فرماتے ہیں تصویر ،فوٹو گرافی ایسا ہی حرام ہے جس کا حلال ماننا عقائدِ اہل سنت میں کفر ہے یا کچھ اور؟

بکر دعوتی کہتا ہے کہ تصویر فوٹوگرافی کی حرمت مختلف فیہ ہے اس حرام کو حلال ماننے اور اس حرام پر ثواب کی امید رکھنے والے پر عندالشرع کوئی مؤاخذہ نہیں۔

زید سنی کہتا ہے سرکار اعلیٰ حضرت ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔کتب عقائد میں تصریح ہے کہ تحلیل حرام وتحریم حلال دونوں کفر ہیں۔یعنی جو شئے مباح ہو جسے اللہ ورسول نے منع نہ فرمایا اُسے ممنوع جاننے والا کافر ہے جبکہ اس کی اباحت وحلت ضروریاتِ دین سے ہو یا کم از کم حنفیہ کے طور پر قطعی ہو ورنہ اس میں شک نہیں کہ بے منع خدا اور سول منع کرنے والا شریعت مطہرہ پر افترا کرتا ہے۔اوراللہ عزوجل پر بہتان اُٹھاتا ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ فسق شدید وکبیرہ خبیثہ ہے ۔

(بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۲۱/ ص۱۷۵/)دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیِ یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

سوال ۱۳:

زید سنی کہتاہے نام نہاد دعوت اسلامی کے مبلغوں کے پیچھے اس وقت تک نماز پنجگانہ،جمعہ وعیدین کاادا کرنا ناجائز وحرام ہے جب تک یہ لوگ شرعی توبہ کرکے اس نام نہاد دعوت اسلامی سے ہر طرح سے برأت کااعلان واظہار نہ کرلیں۔ثبوت میں مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کافتویٰ پیش کرتا ہے۔جس کی تصدیق کرنے والوں میں حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ اور ودیگر حضرات کی تصدیقات ہیں۔

ٹی وی ویڈیو کوجائز سمجھنا کھلی گمراہی شیطان کی ہمراہی ہے۔محمد مناف رضوی مرکزی دارالافتاء ۸۲/سوداگران رضانگر بریلی شریف ۱/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ ھ (ملخصاًاز فتویٰ محمد مناف رضوی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف)(مصدقہ از حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم القدسیہ)

بکر اس جواب میں یوں کہتاہے کہ مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت دعوت اسلامی کے مدنی چینل کو شیطان کی ہمراہی اور گمراہی بتانا گمراہوں کاکام ہے۔کہ یہ فتویٰ انہیں مفتیوں پرلوٹ جائے گا۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زید سُنّیِ یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۱۴:

زید سنی کہتاہے کہ دعوت غیر اسلامی کوفروغ دینے والے افراد خوابوں کاسہارا لے کر جس قدر امیر اہل دعوت کی مداحی اور غیر شرعی امور کی نسبت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کرتے ہیں ان کاحال انہیں کے مکتبوں میں چھپنے والی کتابوں میں بہ کثرت موجود ہے مثلاً ''ایک اسلامی بہن کاخواب تحریر کیاگیاجوپردہ کی اہمیت اور ٹی وی کی تباہ کاریوں سے متعلق ہے جیساکہ سوال نمبر۱۰/کے تحت گذرا۔اس کے متعلق زید کاکہنا ہے کہ اللہ کے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کسی وقت بھی والعیاذباللہ تعالیٰ شریعت ثابتہ کے خلاف کسی غلام وکنیز کوکوئی حکم خواب وغیرہ میں نہیں دے سکتے ....

زید سُنّیِ کہتاہے کہ '' فیضانِ سنت ''نامی کتاب جودعوتِ غیر اسلامی کے مبلغوں کیلئے لازم وضروری ہے اور اسی ایک کتاب کادرس دینااوراسی کتاب سے ہدایت کی راہ ڈھونڈنا ہر دعوتی کیلئے دعوت غیر اسلامی کی طرف سے ضروری ہے ۔جب کہ فیضان سنت میں کسی بھی باب یا فصل کامستقل بیان ایمانیات وعقائد اہل سنت سے متعلق نہیں۔جس کتاب میں باب الایمان یاباب العقائد جیسے اہم الفرائض کا سبق نہ ہواس کتاب کاپڑھناپڑھانااوراسی کتاب تک محدود کردیناسراسر گمراہی وبے دینی ہے منجر بکفر ہے۔اس ناپاک کتاب میں کفروارتداد کی تعلیم شہد دکھائے زہر پلائے کے پیرائے میں موجود ہے۔مثلاً''ہم عیدکیوں نہ منائیں؟دیکھئے ناجب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتاہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایاجاتاہے''.......اس کفری عبارت کوسیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہٗ کے مبارک فتوی کی روشنی میں زید سنی نے کفرہی سمجھاہے۔اور اس کے ثبوت میں یہ فتویٰ پیش کرتا ہے۔

مسئلہ :ازکاکوری (۱)اگر کوئی مسلمان قبل شروع رمضان یہ لفظ استعمال کرے کہ ہندوہوتے توبہتر تھایہ تیس روزے تونہ رکھناپڑتے۔

(۲)دوسرا شخص ایسے لفظ بصراحت یہ بیان کرے کہ اللہ پاک نے تیس روزے بنائے ہیں پوری قید ہے بھوک پیاس لے کر آئے ہیں بڑا ظلم ہے،رمضان کے روزے بڑے ظالم ہیں لیکن جوظلم کرتاہے تھوڑے دن رہتاہے ۔

الجواب:یہ دونوں شخص یقیناکافر ومرتد ہیں اور عورت رکھتے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔عورتوں کواختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کرلیں۔یہ کافر اگر توبہ نہ کرے ،از سرِ نَوْ اسلام نہ لائے تو مسلمانوں کوان سے میل جول حرام،سلام کلام حرام،بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے جانا حرام،مرجائیں تو ان کے جنازے میں شرکت حرام،انہیں غسل دیناحرام،ان پر نماز پڑھناحرام،ان کاجنازہ کندھے پر رکھناحرام،جنازے کے ساتھ جاناحرام،مقابر مسلمین میں دفن کرناحرام،ان کے اقارب اگر حکم شریعت مانیں تو ان کی موت پر ان کی لاشیں دفعِ عفونت کیلئے بھنگی چماروں سے ٹھیلے پر ڈلواکر مسلمانوں اور کافروں سب کے مقابر سے جداکسی تنگ گڑھے میں کتے کی طرح پھکواکر اوپر سے پاٹ دیں۔وذالک جزاء الظلمین۔(فتاویٰ رضویہ شریف ج۱۴/ص۶۳۶/مترجم)

ہمارے زمانے کے ملک الفقہاء حضور تاج الشریعہ دام ظلہٗ علینانے اسی کفری عبارت جو'' فیضانِ سنت ''میں مطبوع ہے کے تعلق سے کئے گئے ایک سوال کے جواب میں ریکارڈنگ میں ارشاد فرمایا۔

''اگر واقعی یہی ہے جوسائل کہہ رہاہے کہ عیدالفطر کاذکر کرنے کے بعداس پیرائے میں یہ لکھی گئی اس سے یہ متبادر اور اس سے یہی مفہوم نکلتاہے توتبادر کی بناپر حکم کفر جوہے تبادر کی بناپر لزوم کاحکم ہوگااوراس کے وہی معنی معین ہیں تو حکم کفرالتزامی ہوگا''۔(ریکارڈنگ)

حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب قبلہ مفتی اعظم مہاراشٹر ناگپور نے بھی شرعی گرفت کرتے ہوئے بہت پہلے بانئ دعوت غیر اسلامی پر حکم کفر ثابت کیا۔نیز حضرت علامہ مفتی شمشاد صاحب بدایونی اور حضرت علامہ مفتی ایوب صاحب جامعہ نعیمیہ مرادآباد نے اسی مذکورہ کفری عبارت کے تحت فتوئ کفر صادر فرمایا۔

بکر دعوتی کہتاہے کہ ایسے مفتیوں کوجوکسی مسلمان کوکافر کہے اس پر توبہ ورجوع لازم ہے اوران کی تعظیم وتکریم اوران سے ملناجلنا اُن کے جلسوں میں شرکت کرناسب ناجائز وحرام ہیں۔

زید سنی کہتاہے الحمدللہ رب العلمین ان مفتیان کرام سے خلط ملط جلسے جلوس وغیرہ میں ہمارے اکابر اہل سنت نے بلاکسی چون وچرا کے شرکت وتعلقات رکھنے کو روا رکھا ہے۔لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان دونوں میں کون حق پرہے آیازید سنی یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۱۵:

زید سنی کہتاہے کوئی ایسا عمل جوسنت مؤکدہ یاغیر مؤکدہ ہواس پر دوسروں کو تاکید کرنایاعمل کروانا اگر اندیشۂ استہزاء ہوتو شرعاًایسی سنت کی تبلیغ ممنوع ہے۔جیسے کتنے داڑھی منڈے ہیں جونام نہاددعوت اسلامی کے مبلغوں کی تبلیغ پر فوراًایک ہی سبز رنگ کے عمامے کوسنت سمجھ کر ہراصافہ باندھ لیتے ہیں،باندھتے ہی نہیں اپنی ٹوپیوں پر سلواکر یاپن کرکے معاذاللہ ہیلمٹ کی طرح پہن لیتے ہیں۔یہ سنت کریمہ کااستخفاف اوراستہزاء کاسبب ہے۔جبکہ عمامہ شریف سے مزین ہونے کی سنت یہ ہے کہ جب بھی باندھاجائے پیچ درپیچ باندھاجائے اور جب کسی ضرورت کے تحت سر سے جداکیاجائے توپیچ پیچ کھولاجائے۔یہ دعوت غیر اسلامی سنتوں کی مبلغ نہیں بلکہ سنتوں کااستہزاء اورمذاق اُڑوانے کیلئے تشکیل دی گئی ہے۔یونہی مغیلان مدینہ میں ٹوٹی،بلب،پنکھا،سوئچ،بٹن ،ڈھکن،چمچہ،یہاں تک کہ سرپہ تربوز رکھ کرسلام کہناوغیرہ غیرہ کیایہ کُھلاہوااستہزاء وتمسخرہے یانہیں؟

اورجیساکہ حضورپُرنورسیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کُھلی ہوئی کرامت ہے کہ آج کے نئے فتنے اورانشاء اللہ قیامِ قیامت تک ہراُٹھنے والے نت نئے فتنوں کارداورابطالِ باطل مقدس مبارک تحریروں سے ہوتارہے گا۔جیساکہ ایک سوال کے جواب میں ارشادفرماتے ہیں:۔ ’’مگریہاں ایک دقیقہ بھی واجب اللحاظ ہے جوسنت ۔۔۔۔۔۔۔۔مؤکدہ نہ ہویااس کاایک طریقہ متعین نہ ہواوربعض طرق عوام میں ایسے اوپری ہوگئے ہوں کہ اُس کے بجالانے سے سنت پرہنسیں گے تووہاں اُس غیرمؤکدہ اورمؤکدہ کے اس طریقۂ خاصہ کاترک ہی مصلحت ہوتاہے کہ ایک استحباب کے لئے لوگوں کادین کیوں فاسدہوسنت پرہنسنا معاذاللہ کفرتک لے جاتاہے اورمسلمانوں کوکفرسے بچانافرض ہے ....نیزشملہ عمامہ میں فرمایاکہ جہاں جہاں اُس پرہنستے ہیں اوردُم سے تشبیہ دیتے ہوں وہاں شملہ نہ چھوڑاجائے ‘‘۔(فتاویٰ رضویہ شریف غیرمترجم جلد۹حصہ ’’ب‘‘ ص۱۱۰)

بکردعوتی کہتاہے کہ ہمارے امیراہل سنت دین سے ایسے بے خبر نہیں جو سنتوں کی تبلیغ کی اہمیت سے واقف نہ ہوں۔دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زیدِ سُنّی یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۱۶:

زیدِسُنّی کہتاہے ہمارے اہل سنت وجماعت کے اکابر علمائے کرام تقریر وتحریرسے شیاطین وہابیہ کے اسی طرح چھپے ہوئے خوابوں کاردو طردوابطال فرماتے رہے اورعوام اہلسنت ان دجالوں کے دامِ فریب میں آنے سے بچاتے رہے۔الامداد،تذکرۃ الرشید،براہین قاطعہ اوردیگر کتب دشنامیاں میں چھپے ہوئے خوابوں کوپڑھاجاسکتاہے۔اگر دعوتیوں کے خواب قابل رد وطرد نہیں تو پھرمعاذاللہ ان وہابیہ کے بھی خوابوں کے ردوطرد کی کوئی ضرورت نہیں ؟ یہاں ’’سرکارکاپیغام عطارکے نام‘‘، فیضان سنت،تعارف امیر اہل سنت ،کتابوں میں سے کچھ خواب تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ علمائے حق شرعی حکم صادر فرماسکیں۔

’’سرکارکاپیغام عطارکے نام ‘‘کے ص۹/ تاص۱۰ پر ایک خواب تحریر کرتے ہیں:۔’’بابُ المدینہ کراچی کے علاقہ کے گارڈن ویسٹ کے مقیم73سالہ اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کاخلاصہ ہے کہ ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۶ء میں مجھے والدِ محترم کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی بروزجمعرات بعدنمازِ عصرمسجد نبوی شریف کے اندر بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قدمین شریفین کی طرف حاضر ہوکرسرجھکائے درودوسلام کے نذرانے پیش کررہاتھاتویکایک میری قسمت کاستارہ چمک اُٹھا۔میں نے عین جاگتی حالت میں دیکھاکہ میرے پیارے پیارے ،جان سے بھی پیارے آقاہم بے کسوں کے مددگار،باِذن پروردگار،دوعالم کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔سرکارصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لب ہائے مبارَکہ کوجنبش ہوئی،رحمت کے پھول جھڑنے لگے ۔الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے۔’’میرے عطار اس بار مدینے کیوں نہیں آئے!انہیں میراسلام کہنا اورکہناوہ مدینے آئیں چاہے کچھ لمحات کیلئے ہی آئیں‘‘میں نے بے ساختہ بڑھ کر دست بوسی کی سعادت حاصل کی،دیکھتے ہی دیکھتے پیارے آقاصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے گئے۔ ....’’تصور مرشدکی برکت:دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ(حیدرآباد باب الاسلام سندھ)کے ایک طالب علم کے حلفیہ بیان کاخلاصہ ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ)نے ۱۵/ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۴/دسمبر ۲۰۰۶ء بروز پیر صبح کم وبیش 03.11بجے جامعۃ المدینہ کے امتحانات کے نتائج کے سلسلے میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع ذکرونعت میں مبلغ دعوت اسلامی کابیان تھا ۔بعدِ بیان شرکائے اجتماع تصور مرشدکیلئے منقبت عطار سُن رہے تھے ۔شرکاء پر عجیب کیفیت طاری تھی ۔میں بھی آنکھیں بندکئے اپنے پیرومرشدشیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے تصور میں گم تھاکہ یکایک مجھ پررقت طاری ہوگئی اور غمِ مرشد میں رونے لگا۔یہاں تک روتے روتے میر ہچکیاں بندھ گئیں۔اتنے میں میری قسمت کاستارہ چمک اُٹھا ،کیادیکھتاہوں کہ پیکر شرم وحیا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نگاہیں نیچی کئے، فیضانِ مدینہ (حیدرآباد)میں تشریف لے آئے ان کے ہمراہ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اورامیراہل سنت دامت برکاتہم العالیہ بھی تھے ۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مدنی تربت گاہ کے قریب تشریف فرماہوگئے اوراپنادستِ شفقت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے کندھے پررکھ دیا۔قبلہ امیراہل سنت دامت برکاتہم العالیہ پررقت طاری تھی آپ دامت برکاتہم العالیہ نے روتے ہوئے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔۔۔۔۔۔۔کی گودمیں سررکھ دیا۔غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بڑی شفقت ومحبت کے ساتھ امیراہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی پیٹھ سہلانے لگے۔سرکارِ مدینہ صلی تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میری

جانب متوجہ ہوئے اور امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوکچھ فرمایا اس کامفہوم کچھ یوں ہے:اس زمانے کے تمام اولیاء میں الیاس قادری سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے۔ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا اوران کے دامن کوکبھی مت چھوڑنا۔اُن کے دیئے ہوئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا،مدنی انعامات میرے اس پیارے کی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہیں ۔علمِ دین حاصل کرنے میں کوتاہی مت کرنا،اساتذۂ کرام اوروالدین کی اطاعت کرتے رہنا،دنیاوآخرت میں ہرجگہ کامیاب رہوگے‘‘۔

اسی کتاب کے ص۲۹/تا۳۱/ ایک اور خواب لکھاکہ :۔حیدرآباد باب الاسلام سندھ باب الاسلام سندھ کے مشہور شہراحمدآباد کے مقیم اسلامی بھائی نے حلفیہ یعنی خداکی قسم کھاکر بیان کیاکہ مجھے 4رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ مدینہ شریف حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔۵/شوال المکرم ۱۴۲۹ھ بروز پیر یامنگل دوپہرتقریباًڈھائی بجے الوداعی حاضری کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عین سنہری جالیوں کے سامنے اپنااوردیگر حضرات کاسلام پیش کررہاتھا۔اسی دوران جب میں نے اپنے پیرومرشد ،شیخ طریقت ،امیراہل سنت،بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمدالیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کاسلام بارگاہِ رسالت صلی تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں پیش کیاتو جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی ’’میرے الیاس کوبھی سلام کہنا‘‘۔میں ایک دم چونکااور اِدھر اُدھر دیکھاتوہرطرف ماحول پرسکون تھاعید گزرجانے کے باعث وہاں بہت کم لوگ تھے۔میں نے ایک بار پھراپنے پیرومرشد امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کاسلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں پیش کیا دوبارہ جالی مبارک کے پیچھے سے آوازآئی میرے الیاس کوبھی میراسلام کہنا۔یہ سن کر مجھ پررقت طاری ہوگئی اوربے اختیارمیں نے ایک بارپھراپنے پیرومرشد امیراہل سنت دامت برکاتہم العالیہ

کاسلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں پیش کیا۔تو خدا کی قسم میں نے بیداری کے عالم میں پھریہ سنا کہ میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا ۔میں کافی دیر کھڑا روتا رہا۔کچھ دنوں کے بعد میں پاکستان لوٹ آیا۔چونکہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ان دنوں ملک سے باہر تھے لہٰذا میں آپ کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سلام نہ پہنچا سکا۔امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی وطن واپسی کے بعد بھی میں کافی عرصہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سلام آپ دامت برکاتہم العالیہ کو نہ پہنچا سکا۔۳۰/صفر المظفر بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری سنہری جالیوں کا روح پرور منظر دیکھا تو یکایک وہی آواز مجھے پھر سنائی دی،الفاظ کچھ یوں تھے میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا میں بے قرار ہوگیا اور آخر کار ۳/ربیع النور شریف بروز اتوار بعد نماز عشاء والد صاحب کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ (کراچی)میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے لئے جا پہنچا۔

بکر دعوتی کہتا ہے خواب دیکھنے پر کوئی پابندی نہیں،خواب چھاپنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے درجات عالیہ سے واقف ہوجائیں اور جو لوگ ایسے خوابوں کا ردو ابطال کرتے ہیں وہ اپنی دنیا و آخرت کو خراب کرکے امیر اہل سنت کے فیض سے محروم ہوتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

سوال۱۷:

زید سنی کہتا ہے تصویر کشی ہر حال میں حرام ہے۔حرام سے کسی بھی طرح کی منفعت حاصل نہیں کی جاسکتی اور ثواب کی نیت تو معاذ المولیٰ تعالیٰ سخت ترین گمراہی ہے۔

بکر دعوتی کہتا ہے کہ تصویر کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔اختلافی مسئلہ پر عمل کرنے میں کوئی گمراہی نہیں اور نہ ہی معاذ المولیٰ تعالیٰ مختلف فیہ مسئلہ پر عمل کرنے والے کو گمراہ یا گمراہ گر کہا جاسکتا ہے۔

زید سنی کہتا ہے کہ تصویر کا مسئلہ یہاں تک مختلف فیہ کہا جاسکتا ہے جہاں تک حضور پُرنور سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔مختلف فیہ کا یہ معنٰی ہرگز نہیں کہ حرام شرعی کو معاذ اللہ بلا خوف آخرت حلال کرکے بلا نکیر جائز کرلیا جائے۔(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۲۱/ص۱۹۶ تا ص۲۰۰)دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

سوال۱۸:زید سنی کہتا ہے۔

(الف)ایک کتاب جس کا نام "رسائل عطاریہ،احکام غسل ،وضو اور نماز "جس کے مؤلف نام نہاد دعوت اسلامی کے امیر جناب الیاس صاحب ہیں۔ناشر مکتبہ المدینہ 124 مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی نمبر۶/اس ذکر کی ہوئی کتاب کے صفحہ ۹/پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔جس کا اندازِ کتابت اور تحریر اس طرح ہے۔

(۱)پیشاب، پاخانہ،،ودی،مذی،منی،
کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہے گا"۔
اور صفحہ ۲۸/پر اس طرح ہے۔
احتلام کے پانچ ضروری احکام

مدینہ منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا....الخ
مدینہ اگر منی پتلی پڑگئی....الخ
مدینہ اگر احتلام ہونا....الخ
مدینہ اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے.......الخ

زید سنی کہتا ہے کہ مدنی پھول تو یہ ہیں جیسا کہ حضور پُرنور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ یوں فرماتے ہیں۔

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

اور جس مقام و محل پر لفظ "مدینہ" کا استعمال کیا گیا ہے وہ انتہائی بے ادبی اور گستاخی کا حامل ہے۔

بکر دعوتی یہ کہتا ہے کہ ہمارے امیر اہل سنت دامت برکاتہم القدسیہ کو مدینہ سے اتنی محبت اور عشق ہے کہ ہر موقع ہر جگہ مدینہ کا استعمال کرتے ہیں اس سے ان کے مدینہ سے عشق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اُن کو مدینہ سے کتنا عشق ہے۔اور اس کے اوپر جو کوئی حکم لگائے وہ نرا جاہل ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

(ب)زید یہ کہتا ہے کہ ان وضو توڑنے والی نجاستوں کو مدنی پھول کہنا،مدینہ طیبہ کی سخت توہین ہے اور مدینہ طیبہ کی عظمت کو گھٹانا ہے۔جبکہ سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ نے سید العالمین کے روضۂ انور کو کعبے کا کعبہ بتاتے ہوئے گزر گاہِ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام مثلاً مکہ معظمہ ،مدینۂ طیبہ ، بدر شریف،احد شریف،حنین شریف،طائف شریف وعلیٰ ہٰذا القیاس کی عظمت کے گیت اس طرح گائے۔

کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تعلیم احتیاط کا یہ عالم کہ ترجمہ کرتے وقت آدابِ شرع کا کس قدر پاس ولحاظ رکھنے کا حکم ہے۔جیسا کہ فرماتے ہیں۔

"ایک ہی بات اختلاف طرز بیان سے تعظیم سے توہین تک بدل جاتی ہے جیسے نوش فرمائیے،تناول فرمائیے،نوش جان فرمائیے،کھاؤ،نگلو، ٹھورو، زہر مار کرو اور تعظیم و توہین میں کس قدر مختلف ہیں تو صرف اتنا عذر کہ ہم نے ترجمہ کیا ہے کافی نہیں ہوسکتا"۔(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد۲۹/ص۶۰)

بکر دعوتی یہ کہتا ہے یہ ہمارا مونوگرام ہے ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں کیا تعظیم ہے اور کیا توہین ہے۔

زید سنی یہ کہتا ہے کہ اس "رسائل عطاریہ "کی مذکورہ عبارت سے مدینۂ طیبہ کی توہین و بے حرمتی و بے ادبی ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو توہین کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔اور اگر نہیں تو کیوں نہیں۔کیا اس میں شرعی تاویل ہے؟یا ہوسکتی ہے؟بکر دعوتی کہتا ہے کہ اس میں کوئی توہین نہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینوا توجروا!

زید سنی یہ کہتا ہے بفرض غلط اس کتاب رسائل عطاریہ مذکورہ کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص خواہ مرد ہو یا عورت،رفع حاجت کے لئے استنجاخانہ میں ہو اور دروازہ کھٹکھٹانے والے سے یوں کہے ٹھہرو!معاذ اللہ میں ابھی مدنی پھول کر رہا ہوں۔معاذ اللہ شہوت کے ساتھ اخراجِ مذی پر کوئی یوں کہے کہ مدنی

پھول سے میر وضوٹوٹ گیا۔کپڑے ناپاک ہوگئے یاکوئی شخص باہوش وحواس اپنی بی بی کے ساتھ جماع کرتے وقت یوں کہے کہ معاذاللہ مدنی پھول نکل رہاہے یاہوانکالتے وقت کوئی معاذاللہ یوں کہے کہ مدنی پھول نکل جائے توپیٹ ہلکاہوجائے۔ان مذکورہ توہین آمیز لفظوں کے کہنے یاکہلوانے پر کیاشرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

(ج) اگران باتوں کے کہنے میں مذکورہ کتاب چالیس متفرق مدنی پھول کی سرخی کے ساتھ جن نواقض وضو اور نجاستوں کاذکر کیاگیاہے۔معاذاللہ مدینہ طیبہ کی توہین نہ ہو تو کوئی اَنْ پڑھ یاحاسد وبے ادب اس کتاب کو دیکھ کر پڑھ کر یہ سرخی لگادے کہ معاذاللہ چالیس متفرق چشتی پھول یامعاذاللہ چالیس متفرق قادری پھول،چالیس متفرق نقشبندی پھول،چالیس متفرق سہروردی پھول،چالیس متفرق رضوی پھول، چالیس متفرق برکاتی پھول ،چالیس مفترق اشرفی پھول چالیس متفرق حشمتی پھول،وارثی پھول،نیازی پھول،مصباحی پھول،عزیزی پھول،ازہری پھول،نظامی پھول،صابری پھولوغیرہ وغیرہ،چالیس متفرق بریلوی،اجمیری، کچھوچھوی، کلیری، سرہندی،پیلی بھیتی،مارہروی،کالپوی ،بلگرامی ، گلبرگوی پھول وغیرہ وغیرہ۔ان مبارک سلاسل طیبہ اور مقاماتِ مقدسہ کے ساتھ ان نواقضِ وضو اور نجاستوں کااسی نام نہاد دعوتِ اسلامی کے طور پر لکھے تواس میں ان سلاسل طیبہ اور مقاماتِ مقدسہ کی توہین ہوگی یانہیں؟یانام نہاد دعوت اسلامی کی توہین چالیس متفرق عطاری پھول ،پیشاب،پاخانہ،ودی،مذی ،منی،کیڑایاپتھری مردیاعورت کے آگے یاپیچھے سے نکلیں تو وضوجاتارہے گا۔لکھنے سے عطاریوں کی توہین ہوگی یانہیں؟جبکہ توہین کامدارعرف پرہے۔

(د) یاان نجاستوں یعنی نواقضِ وضو کو معاذاللہ مدنی پھول کہنایاکہلوانا ازروئے شرع مدینہ طیبہ کی توہین وبے ادبی ہے یانہیں؟اورایسے لوگوں کے لئے ازروئے شرع کیاحکم ہے؟جبکہ سرکاراعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تعظیم وادب کایہ سبق اپنے غلاموں کو دیتے ہیں۔چنانچہ فتاویٰ رضویہ مترجم جلدنمبر۲۱؍ کے صفحہ ۴۱۵؍ و۴۱۶؍ پر یہ ارشادات آفتابِ نیم روز سے زیادہ روشن وتابناک ہیں۔(بدرالانوار فی آداب الاٰثار)

.........."تصریحات ائمہ سے معلوم ہولیا کہ تعظیم کیلئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سند،بلکہ صرف نام پاک سے اس شئ کااشتہار کافی ہے۔ایسی جگہ بے ادراک سند تعظیم سے بازنہ رہے گا۔مگر بیمار دل پُرآزار دل جس میں نہ عظمتِ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروجہ کافی نہ ایمانِ کامل"........زیدکے ان سب ایرادات پر بکردعوتی کمال بے حیائی سے کہتاہے معاذاللہ اس طرح کہنے میں کسی کی کوئی توہین نہیں،کہیں کی کوئی تنقیص نہیں۔سچ کہا"بے حیاباش ہرچہ خواہی کن" دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زیدسُنّیؔ یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال۱۹:

زیدسنی کہتاہے فیضان سنت جیسی غیرمعتبر اورغیرمعتمدکتاب کامطالعہ سخت قبیح اوربراہے ۔بکردعوتی کہتاہے کہ ہماری تنظیم اورتحریک دعوت اسلامی کایہ بنیادی دستورہے۔ہم اس کتاب کونہیں چھوڑسکتے ۔دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زیدسُنّیؔ یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۲۰: زیدسنی کہتاہے میلادشریف یعنی جشن عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پسندیدہ اورمقبول بارگاہِ الٰہی دینی پہچان کوچھوڑکرمعاذاللہ خالص اجتماع کہہ کرکہلواکر وہابیوں بے دینوں کے دل کوٹھنڈک پہنچاناہے۔والعیاذباللہ تعالیٰ۔

بکردعوتی کہتاہے اجتماع کے معنیٰ اکٹھاہونااوراکٹھاہوکرکسی بھی عنوان کے تحت باہمی تبادلۂ خیال کرناہے۔ہماری تحریک دعوت اسلامی اسی لئے دینی سنت بھرااجتماع کہتی ہے۔تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس میں دینی گفتگوہوگی۔

زیدسنی کہتاہے میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کوچھوڑکرسچے سنیوں کوکوئی بھی ایسالفظ یاایساعنوان جان بوجھ کراختیارنہیں کرناچاہئیے جس سے سنی اوروہابی کی پہچان معاذاللہ نہ رہ جائے۔سرکاراعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے قیامِ قیامت تک اپنے غلاموں کو یہ سبق عطافرمادیا۔

حشرتک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

بکردعوتی کہتاہے زمانے کودیکھ کر
"چلوتم اُدھرکوہواہوجدھرکی"

دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پرہے۔آیا زیدسُنّیؔ یابکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال۲۱:

زیدسنی یہ کہتاہے کہ دعوت غیراسلامی کاسنتوں بھرا اجتماع پوری دنیامیں کررہی ہے،فرضوں بھرااجتماع کب کرے گی،کون کرے گا؟اے کاش!یہ مسلک اعلیٰ حضرت کی مبلغ ہوتی تواعلیٰ حضرت سرکارکے اس قول مبارک کی اتباع ضرورکرتی جیساکہ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے ۔

"جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہویامرزائی،وہابی ہویادیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتن ہٗو فساد پیداکرے تواس کادفع اورقلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کارفع فرضِ اعظم ہے جواس سے روکتاہے یسدون عن سبیل اللہ ویبغونہاعوجاًمیں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اُس میں کجی چاہتے ہیں۔

......اسی میں فرماتے ہیں"شیطان کے مکرکودفع کرنے سے روکناشیطان کے سواکسی مسلمان کاکام ہوسکتاہے جوایساکہتے ہیں اللہ عزوجل اورشریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذابِ ناروغضبِ جبارہوتے ہیں"

......اسی میں فرماتے ہیں "مسلمانوں پرفرض ہے کہ ایسے گمراہوں گمراہ گروں بے دینوں کی بات پرکان نہ رکھیں اُن پرفرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اورخودان بے دینوں یاجس کافتنہ اُٹھتادیکھیں سدِ باب کریں وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں اشاعتِ رسائل کی حاجت ہواشاعت کرائیں حسبِ استطاعت اس فرضِ عظیم میں روپیہ صرف کرنامسلمانوں پرفرض ہے۔حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ظاہرہوں فتنے یافسادیابدمذہبیاں اورعالم اپناعلم اس وقت ظاہرنہ کرے تواس پراللہ اورفرشتوں اورآدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اُس کافرض قبول کرے نہ نفل جب بدمذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پریہ لعنتیان ہیں توجوخبیث اُن کے دفع کرنے سے روکے اُس پرکس قدراشدغضب ولعنتِ اکبرہوگی وسیعلم الذین ظلمواای منقلب ینقلبون ۔

اس مفصل ،مکمل حکمِ شرع اورقول فیصل کی روشنی میں دعوت غیراسلامی یااس کے حامی ومددگار اورنام نہادمبلغین عملاًتحریراًاس فرضِ اعظم سے کُھلے طورپر اعراض وانحراف کرکے ان وعیدوں کے مستحق ہوئے ۔

بکر دعوتی کہتاہے۔کہ ہم اپنے امیر کے طریقے پر کام کرتے ہیں اور ہما راطریقہ کام کرنے کاالگ ہے۔

دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیؔ یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۲۲:

زید سنی کہتاہے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کو بھی نسبت ہوجائے اس کے ادب میں مبالغہ کی کوئی انتہانہیں چہ جائے کہ مدینہ طیبہ کی بے ادبی کی جائے مگر افسوس کہ نام نہادعوت اسلامی اوراس کے ساتھیوں نے مدینہ طیبہ کا گستاخ وبے ادب معاذاللہ عامۂ مسلمین کوبنادیا۔نسبت کی تعظیم وادب میں مبالغۂ شرعی کی انتہایہ ہے جوحضور سیدنااعلیٰ حضرت المعتمدالمستندحاشیہ المعتقدالمنتقدمیں یہ ایمان افروز،وہابیت وصلحکلیت سوز واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک ولی اپنے بیٹے کے ساتھ کھاناکھارہے تھے کہ دستر خوان پر لوکی آئی اوریہ ذکر چلاکہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کولوکی پسند تھی توگویابیٹے نے خود کولوکی ناپسند ہونے کاذکر کیاتوولی نے تلوار کھینچ لی اوراس پروار کیایہاں تک کہ اس کاسر زمین پر گرادیاتواللہ اس پر رحمت کرے جس کی خوشی اورناخوشی اللہ ورسول کے لئے ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم اوراللہ ان کے وسیلہ سے ہم پر رحمت نازل فرمائے۔

مترجم حضورتاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمداختر رضاقادری برکاتی ازہری دام ظلہٗ الاقدس

المجمع الرضوی ۸۲/سوداگران رضانگر بریلی شریف

ازحضورسیدنااعلیٰ حضرت۔

بکر دعوتی کہتاہے۔کہ ہم اپنے امیر کے طریقے پر کام کرتے ہیں اور ہما راطریقہ کام کرنے کاالگ ہے۔

دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیؔ یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۲۳:

زید سنی کہتاہے نام نہادعوت اسلامی کے قافلے شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ وہابیوں کی مشہور تبلیغی جماعت کی روش پر کاربند ہیں۔وہابیوں کی تبلیغی جماعت اورنام نہادعوت اسلامی کے قافلے میں سوائے نام کی تبدیلی کے اور کوئی فرق نہیں نام نہادعوت اسلامی بھی اپنے قیام وطعام سے اللہ کی مسجدوں کی بے حُرمتی کرتی ہے اوراللہ والوں کابے ادب بناتی ہے معاذاللہ رب العٰلمین۔

تبلیغی جماعت کے منشوراورکام کرنے کے طریقے اورنام نہادعوت اسلامی کے طریقۂ کارایک جیسے ہیں۔شعارِ وہابیت کواپنالینایہ کسی صحیح المذہب والمسلک سنی کاکام نہیں ہوسکتا۔

بکر دعوتی کہتاہے کہ اس کے بغیر مسلمانوں میں دین کاکام کرنامشکل ہے۔ہمارے امیر کاایساہی حکم ہے اوریہی طریقہ ہے۔

دریافت طلب امریہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّیؔ یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال ۲۴:

زید سنی کہتاہے نام نہادعوت اسلامی اپنے ماننے والوں کے ساتھ رمضان المبارک جیسے مہینے میں بحالت اعتکاف ٹی وی وغیرہ کے ذریعے مدنی چینل اپنے امیر مسٹرالیاس کتیانوی ثم کراچوی پاکستانی کے پروگراموں کی کیسٹ دیکھتے اوردکھاتے ہیں تصویر کی نمائش وہ بھی عزت والے گھر میں اوروہ بھی اعتکاف کی حالت میں حرام پر حرام ہے۔اعتکاف نفسِ امارہ کی ہرخواہشِ بدسے روکنااورگناہِ کبائر وصغائرسے بچنے کانام ہے۔ان حرام کاموں سے اعتکاف ٹوٹ جاتاہے اوربجائے ثواب کے گناہ کاارتکاب ہوتاہے۔اللہ عزوجل فرماتاہے۔عورتوں کوہاتھ نہ لگاؤجب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔(ترجمہ رضویہ سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷)

اورفرماتاہے۔اے ایمان والوجنہوں نے تمہارے دین کوہنسی کھیل بنالیاہے وہ جوتم سے پہلے کتاب دیئے گئے اورکافران میں کسی کواپنادوست نہ بناؤاوراللہ سے ڈرتے رہواگرایمان رکھتے ہواورجب تم نماز کے لئے اذان دو تواُسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں۔(ترجمہ رضویہ سورۂ مائدہ آیت ۵۷/۵۸)اورفرماتاہے۔

اورچھوڑدے ان کوجنہوں نے اپنادین ہنسی کھیل بنالیااورانہیں دنیاکی زندگی نے فریب دیااورقرآن سے نصیحت دوکہ کہیں کوئی جان اپنے کئے پر پکڑی نہ جاوے۔(ترجمہ رضویہ سورۂ انعام آیت ۷۰)

اعلم علمائے اہل سنت شہزادۂ سرکار اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہماالرحمۃ والرضوان نے مفصل مدلل فتویٰ مبارکہ ایک سوال کے جواب میں دین کوکھیل تماشہ بنانااوربنانے والوں پرارشادفرمایادین کوتماشہ بناناحرام اشدحرام پھراس حرام کومسجد میں وہ بھی حالت اعتکاف میں وہ بھی ماہِ کرم رمضان المبارک میں حرام پر حرام،پھراس پریہ دعوئ اعتکاف،لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

بکر دعوتی کہتاہے ہمیں تودین کاکام کرناہے اوریہ ہمارااپناطریقۂ کارہے۔مسئلہ۔ازپوسٹ بالی ضلع ہوڑہ مرسلہ امام بخش صاحب قوال ۲۰/ربیع الاول ۵۸ھ

فلم یعنی بائسکوپ دیکھناجائزہے یاناجائزکیونکہ ان دنوں ایک حج فلم تیار ہوکر کلکتہ میں آیاہواہے جس کوبتایاگیاہے کہ علماء عرب ومصرنے جائز قراردیاہے اورشاہان عرب ومصرنے خود دیکھاہے اورپسند کیاہے۔دنیاء اسلام کوبڑی اہمیت کے ساتھ دیکھنے کاشوق دلایاہے اس لئے عام مسلمانوں میں اس کی شورش پیداہے کہ جب علماء عرب ومصرنے جائز کیاہے توپھراس فلم کادیکھنا کیسے ناجائزہوسکتاہے امیدوارہیں کہ احکام خداوندجل وعلاوفرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم مسلمانوں کو آگاہ فرماکر فعل نامشروع سے بچائیں؟

الجواب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب۔رب انی اعوذبک من ھمزات الشیٰطین واعوذبک رب ان یحضرون۔اللہ اللہ کیازمانہ ہے کسے آج یہ وہم کہ مسلمانوں کوسنیماجیسی چیز کے حرام وگناہ ہونے میں شک ہوگا،کسے خطرہ تھاکہ اس تماشہ کے جواز کاخواب انہیں نظرآئے گایہ وہم جاگے گاکسے اندیشہ تھاکہ ایسے بدکام جسے خواص وعوام مطلقاًگناہ وحرام جانتے مانتے ہیں کبھی اسے اگرچہ اس میں کہیں کے خواص بھی مبتلاہوجائیں جنہیں مبتلاسنیں ہی نہیں خوداپنی آنکھوں دیکھیں۔جائز سمجھاجائے گا۔کسے یہ خیال تھاکہ کوئی بدلگام اس گانے بجانے اورتصاویرنچانے کاتماشہ دیکھنے دکھانے کوجائز سمجھے سمجھائے گاوہ بھی اس دلیل ذلیل سے کہ فلاں جگہ کے عوام ہی نہیں خواص بھی اس میں مبتلابتائے جاتے ہیں کسے یہ گمان تھاکہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ سمجھوال بھی شریعت کہیں کہ مولوی کہلانے والے حاکموں بادشاہوں کے قول فعل کانام

رکھے گا کہ وہ جو کہیں کریں جائز وحلال ہو گا، کیسے ناجائز وحرام ہو گا۔

اب تک تو مسلمان یہی سمجھتے تھے کہ جاہل سے زیادہ عالم وعوام سے زیادہ خواص پر ارتکاب گناہ سے اشد الزام ہوتا ہے رذیل سے زیادہ شریف ارتکاب گناہ پر موردالزام مطعون وملام ہوا کرتا تھا یہ نہ جانتے تھے کہ اب زمانہ ایسا آگیا کہ لوگ مولوی کہلانے والوں اور بادشاہوں کے ایسے ناجائز قول وفعل کو سن کر بجائے اس کے کہ انہیں اشد ملزم سمجھیں ان پر اشد طعن کریں انہیں سخت مطعون ملام ٹھہرائیں اِن کے اس قول وفعل کو دلیل جواز بنالیں گے والعیاذباللہ تعالیٰ وہ بھی ایسا نجس قول جس سے مسلمانوں کے دین کو ہنسی کھیل بنالینے والوں کی امداد واعانت ہو۔حج مسلمانوں کے دین مقدس کا رکن ہے اس کا تماشا بنانا دین کو ہنسی کھیل بنالینا نہیں تو کیا ہے؟فاناللہ واناالیہ راجعون۔ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔سنیما دیکھنا تو ویسے بھی حرام ہے اور حج فلم کا تماشہ دیکھنا حرام در حرام اشد حرام اشد اخبث کام ہے حج فلم کے ساتھ راضی ہونا اپنے دین کو ہنسی کھیل بنالینے پر راضی ہونا ہے۔اس سے اخبث اور اشد نجس بدتر کام اور کیا ہو گا۔گانے بجانے کی حرمت اور تصاویر کی ناجوازی کے متعلق اگر تفصیل دیکھنا ہو تو عطایاالقدیر اورالتحبیر رسائل اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ملاحظہ کریں۔

بعض لوگ خوشامد میں بادشاہوں حاکموں کے سامنے ایسے ہو جاتے ہیں کہ وہ دن کو رات کہیں تو یہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری خیال کرتے ہیں جو وہ کریں ان کے خوشامد میں یہ بھی ویسا ہی کر گذرتے ہیں۔جنہیں فرمایا گیاالناس علٰی دین ملوکھم بادشاہ کے دین کا لوگوں پر اثر ہوتا ہے لوگ بادشاہ کے دین کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں مگر یہ آج تک غالباً نہ ہوا تھا کہ محض ان کے قول وفعل کو دلیل جواز ٹھہرایا گیا ہو اور شریعت ان کے ہاتھ میں یا ان کے قول وفعل کے تابع سمجھی گئی ہو۔اب جو نہ ہو کم ہے پھر اخباری اشتہاری پروپیگنڈہ کسے معلوم نہیں عرب ومصر کے علماء کا نام بدنام کیا جاتا ہے ہر گز علماء ایسی خبیث بات نہیں کہہ سکتے ہر گز ایسی شنیع امر سے راضی نہیں ہو سکتے ہر گز ایسے نجس کام کو پسند نہیں کر سکتے۔علماء کو بدنام کرنے والے بدنام کنندۂ نکونام چند ہندوستان ہی میں نہیں ہیں ہر جگہ ہیں یہاں ہندوستان ہی میں دیکھو ایسے لوگ برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔کیسے کیسے اجہل آج کل مولانا اور علامہ بنے ہوئے ہیں ہر لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا،پہلے تو فریب دہی کو بڑے بڑے عمامے اور لانبے چوڑے جبے درکار ہوتے تھے اب تو چورن والوں کی طرح زبان کھول لی یا تھیٹروں میں نوکری کرلی اور وہاں سے تقریر میں کچھ مہارت اور گانے کی مشق پیدا کرلی اور مولٰینا ہوا اور بڑے سے بڑا مولانا ہوا تو جیل کی ہوا کھالی اور علامہ کی ڈگری کے لئے تو اتنا بھی نہیں گھر بیٹھے علامہ بن جاتا ہے اخباروں میں اوندھے سیدھے مضمون لکھے اور اپنے نام کے ساتھ علامہ کا لفظ خود ہی لکھ دے اپنے آدمی سے لکھوایا کرے دو چار آدمی ایسے بنالئے جو علامہ علامہ کہا کریں ہندوستان بھر میں علامہ مشہور ہو جائے گا۔ولاحول ولاقوۃ الاباللہ ۔

اگر یہ واقعہ ہے کہ مصر کے کچھ لوگوں نے حج فلم کے ساتھ اظہار رضا کیا اسے جائز بتایا ہے تو وہ ایسے ہی مولانا اور ایسے ہی علامہ ہیں۔ہر گز کسی عالم دین کی یہ ناپاک حرکت یہ نجس قول نہیں ہو سکتا۔یہاں دلی کے ایک مشہور عام رسوا بین الخواص والعوام ہستی بھی تو سنیما کی فلموں کو دیکھتی اور اس کی تعریفیں لکھتی اور چھاپتی ہے۔ایسے ہی مصر کے بعض عبدالدنیاوالدرہم دین سے آزاد جاہلوں نے حج فلم کو پسند کیا اور دیکھا دکھایا ہو گا اور بالفرض اگر دنیا بھر کے خواص وعوام کسی ایسے حرام کا ارتکاب اور اسے پسند کریں تو کیا اس سے وہ حرام جائز ہو جائے گا ہر گز نہیں۔لاواللہ ان الحکم الااللہ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ ۔واللہ تعالیٰ اعلم ۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

سوال۲۵:

زید سنی کہتا ہے دعوت غیر اسلامی کا گمراہ کن دھرم خوابوں پر ہے اور مسلمانانِ اہل سنت حقیقت پسند حقیقت شناس ہیں۔شریعت مطہرہ کا ہر جز وکل حقیقت ہی حقیقت ہے نہ کہ من گڑھت خواب۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والثنا ان کی عطا سے صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خواب یقیناً رؤیائے صادقہ ہیں وہ شرع شریف میں حجت کا مقام رکھتے ہیں۔نمونہ کے طور پر اس نام نہاد دعوت اسلامی کے تنخواہ خوار مقلدین ومتبعین کے گڑھے ہوئے کچھ خواب گزشتہ اوراق میں آپ نے ملا حظہ فرمائے ۔

بکر دعوتی کہتا ہے خواب دیکھنا کسی کے بس میں نہیں خواب کے لئے اور اس کی سچائی کے لئے ہر ہر خواب میں دودو گواہانِ شرعی کہاں سے لائے جائیں۔

زید سنی کہتا ہے خوابوں کا دیکھنا تو بس میں نہیں لیکن اپنے نام نہاد امیر کی تعلّی کے پیش نظر اور معاذاللہ توہین انبیاء علیہم السلام سے بچنے کے لئے خوابوں کو شائع نہ کرنا تو بس میں تھا۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ دونوں میں کون حق پر ہے۔آیا زید سُنّی یا بکر دعوتی؟بینواتوجروا!

المستفتیان:

صاحبزادگانِ والاتبار درگاہ معلی حضور سلطان الہند کارساز غریب نوازرضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اجمیر شریف راجستھان انڈیا۔

پن کوڈ نمبر100503

سید فریدالحسن چشتی رضا محل اپوزٹ حشمتی چشتی مرکز

سید حمادالحسن چشتی،

سید حسان الحسن چشتی،

سید نادرالزماں چشتی، حسین منزل ،

سید ندیم الحسن چشتی،چشتیہ مرکز

الحاج حافظ سید فیاض حسین معینی چشتی فضیل منزل

۶؍صفرالمظفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۹؍نومبر ۲۰۱۴ء

پندرہویں صدی کا ایک عظیم فتنہ

نام نہاد دعوت اسلامی

سنیو! ان ایمان کے لُٹیروں کو پہچانو اور ہوشیار رہو!

از محمد یوسف مرزا نقشبندی، محلہ چھیپان، چتوڑ گڈھ، راجستھان

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وابنہٖ الغوث الاعظم وعلیٰ معین الاعظم وعلیٰ الامام الاھلسنت اعلیٰ حضرت وعلیٰ مظہر اعلیٰ حضرت وعلیٰ مرشدنا الاعظم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ امابعد!

دور حاضر میں آنے والی جماعتیں اور تنظیمیں جس سے اہلسنت وجماعت شدید انتشار کا شکار ہیں اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ سارے افراد و تنظیمیں مسلک اعلیٰ حضرت کا کام کررہی ہیں لیکن علماء ان کو دین کا کام کرنے نہیں دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں کچھ اہم گذارشات اپنے احباب اہلسنت خصوصاً خواجہ تاشانِ رضویت کیلئے تحریر کی جارہی ہیں۔ کہ وہ اس کو پڑھ کر انصاف سے فیصلہ کریں کہ کون صحیح راستہ پر ہے اور کون غلطی پر ہی۔ یہ حقیقت جاننے کیلئے آپ کو ماضی کی طرف لے جاتاہوں کہ ایک تنظیم جس نے اپنا مونوگرام اعلیٰ حضرت کو بنایا جو دعوت اسلامی کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر پاکستان میں ہی۔ اپنے دوران قیام کے ساتھ ہی اس تنظیم نے ہندوستان میں بھی اپنی شاخیں قائم کیں جس سے سب ہی واقف ہیں۔

ماضی قریب میں جب نام نہاد دعوت اسلامی نے ہندوستان کی سرزمین پر اپنے قدموں کو رکھا تو علماء اہل سنت نے اس کی ظاہری افادیت کے پیش نظر اس کا خیر مقدم کیا اور اس کو سراہا، غور طلب بات یہ ہے کہ اس تنظیم کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر علمائے کرام نے عالم ہونے کے باوجود جہلاء کو درس کیلئے کھڑا کیا، عالم ہونے کے باوجود ان کے مبلغین کا درس سنا اور اپنے مقتدیوں کو سننے کی تلقین کی، خانقاہوں کے ذمہ داروں نے بھی ان کو اپنے قریب میں جگہ دی، علمائے کرام کا یہ عمل خالصتاً نیک نیتی پر مبنی تھا کہ اس تنظیم کے ذمہ داروں کی حوصلہ افزائی ہو اور اسلام وسنیت کی نشر واشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور اعدائے دین خصوصاً وہابیوں دیوبندیوں کے فریب کاریوں سے قوم وملت کو محفوظ کیا جاسکی۔ علمائے کرام کے اس بے لوث تعاون اور ان کے ساتھ چلنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ دعوت اسلامی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگی۔ علماء کرام نے بھی اطمینان کی سانس لی کہ وہابیوں، دیوبندیوں کی تنظیمیں جیسے تبلیغی جماعت وجماعت اسلامی کا بدل ہوگیا۔ ابھی یہ سوچ پوری طریقے سے پائدار بھی نہ ہوپائی تھی، ابھی یہ سیل رواں بہنے بھی نہ پایا تھا کہ حالات نے کروٹ بدلی اور دعوت اسلامی جو کہ تبلیغی جماعت وغیرہ کے مقابل آئی تھی اور اپنا مونوگرام اعلیٰ حضرت کے نام کو بنایا تھا، آگے چل کر یہ تنظیم نہایت خفیہ انداز میں راہِ اعلیٰ حضرت سے ہٹنے لگی۔ دیکھنا یہ ہے کہ جو تنظیم اپنے لٹریچرس اپنی کتابوں میں قدم قدم پر اعلیٰ حضرت کا نام لیتے نہیں تھکتی، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے عشق کا زوردار دعویٰ کرتی ہے اس تنظیم کے بارے میں یہ کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت کی حامی اور مبلغ نہیں، وہ تنظیم کیوں کر اعلیٰ حضرت کے مشن سے دور ہوجائے گی؟ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ عشق چھپائے نہیں چھپتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی تنظیم آگے چل اعلیٰ حضرت کی تحریروں سے روگردانی کرتی ہوئی نظر آتی ہی، مثلاً اس تنظیم نے اپنا بائیلاز بنایا جس میں سب سے خطرناک اور مہلک ترین طریقہ کار اپنے اسٹیج سے ردوہابیت سے انکار کو بنایا، اہل سنت کے اہم اور عظیم شعار محفل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اسٹیج سے نہ ہونے کا اعلان، یارسول اللہ کے نعرے سے پرہیز کا حکم وغیرہ وغیرہ۔ دعوت اسلامی کے اس رویہ کا ''ری ایکشن'' یہ ہوا کہ دعوت اسلامی میں ہی دوپھاٹ ہوگئی، جب یہ تنظیم دوحصوں میں تقسیم ہوگئی تو ایک حصہ نے اپنے نام کے ساتھ لفظ ''سُنّی'' کا اضافہ کیا ''سنی دعوتِ اسلامی'' نام رکھا اور سفید عمامہ کو اپنی پہچان بنایا۔ قارئین غور فرمائیں کہ ''سنی'' کی قید کا اضافہ ہی اس بات کا اعلان ہے کہ ان کے نزدیک دعوت اسلامی والے غیر سنی ہوگئی۔ لیکن آگے چل کر ان دونوں تنظیموں کا اندازِ فکر ایک ہوگیا۔ پھر کیا تھا یہ دونوں تنظیمیں اپنے اپنے ذاتی مفاد کیلئے آپس میں ہی لڑنے بھڑنے لگیں۔ پھر کیا نتیجہ نکلا؟ یہی کہ جس کا جہاں زور چلا اس نے اس محلہ کی مسجد، قصبہ، دیہات، پرگنہ، ضلع پر اپنا قبضہ کیا، اپنی جماعت کا مرکز بنایا۔ پھر یہ دونوں تنظیمیں اپنی اپنی طاقت مضبوط کرنے میں لگ گئیں، اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے اپنے اپنے امیروں کے مرید بڑھانے کا کام بڑے زورشور سے شروع ہوگیا۔ اس اُٹھا پٹک کا رزلٹ یہ نکلا کہ جو تنظیم وہابیوں، ومودودی کی نام نہاد تبلیغی جماعت وجماعت اسلامی سے مقابلہ کرنے کے نام پر، اعلیٰ حضرت کے عشق اور اعلیٰ حضرت کے نام کے مونوگرام کا سہارا لے کر معرض وجود میں آئی تھی اب وہ تنظیم سنیوں سے ہی لڑنے مرنے میں سارا وقت صرف کرنے لگی۔ فکر دین سے زیادہ فکر دنیا، عمل خالص کے بجائے دکھاوا اور ریاکاری اُن جماعتوں کا شیوہ اور دستور ہوگیا۔ حال تو یہاں تک ہوگیا کہ اپنے ماننے والوں کو ذہن دینا شروع کیا کہ ''معاذاللہ علماء نہ دین کا کام

کررہے ہیں نہ کرنے دے رہے ہیں،یہی جماعتیں مسلک اعلیٰ حضرت کاکام کررہی ہیں۔

پھرکیاتھا ان خود ساختہ امیروں کے ماننے والے ان کے اندھے مقلد ہوگئے،جو ان کے امیر کہیں وہی شریعت،جو منع کردیں وہی خلاف شریعت۔اس کی بہت ساری مثالیں موجودہیں۔جیساکہ نام نہاد دعوت اسلامی اعلیٰ حضرت کے عشق کانعرہ لگانے والی نے ٹی وی کو بڑی شدومدکے ساتھ حرام کیااور کئی کتابیں ٹی وی کے رد میں چھپواکر ہزاروں کی تعداد میں بٹوائیں ۔ان لٹریچر میں اس بات کو بہت زیادہ عام کیاگیا کہ ٹی وی سرکار(صلی اللہ علیہ وسلم)کادشمن،ٹی وی کے ردکے بارے میں کئی خواب اپنے لٹریچر میں شائع کئے گئی،ٹی وی سے نفرت دلانے اور اس سے پرہیز واجتناب کرنے کیلئے نہایت شدت سے تحریک چلائی گئی۔اس کے نتیجہ میں اس تنظیم والوں کے بقول اپنے امیر کاحکم سنتے ہی اس کے ماننے والوں نے ٹی وی کوچوراہوں پر جلوایا۔

لیکن ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایاتھاکہ جس ٹی وی کے بارے میں ان جماعت والوں کااعلان تھاکہ ٹی وی سرکارکادشمن ہے ،جس ٹی وی سے نفرت اوراجتناب اور پرہیزکرنے کے بارے میں نہایت شدومدسے تحریک چلائی گئی اب اسی ٹی وی کے بارے میں اس تنظیم کے تنخواہ درار اور پرائیویٹ مقتیوں کے ذریعے اسی ٹی وی کے لئے جواز کے غیرشرعی حیلے تلاش کئے جانے لگے اور جواز کاحکم صادرکردیاگیا۔نہ صرف جواز بلکہ ٹی وی دیکھنے کو کار ثواب تک قراردیاگیا۔یہ بات صرف زبانی جمع خرچ والی نہیں ہے بلکہ اسکاثبوت ان کے لٹریچرمیں موجودہی۔بہرحال اب اسی دشمن سرکارکو گھراور مساجد کی زینت بنالیاگیامعاذاللہ رب العلمین۔اور اس کے دیکھنے دکھانے کو باعث اجر وثواب کہہ ڈالا۔یہاں تک کہ اس حرام کو مدینہ طیبہ سے نسبت دیتے ہوئے ''مدنی چینل''نام رکھ ڈالا، اس قسم کے اعلانوں اور اسٹیکروں سے اس کی تشہیر کی گئی کہ''جس کومدنی چینل سے پیارہے اس کابیڑاپارہے''وغیرہ وغیرہ۔یہاں تک کہ ترجمۂ قرآن کنزالایمان شریف کوانہوں نے جس کواپنے مکتبہ سے شائع کیااس کے بیک پیج پر اُس حرام کاایڈ اوراس کودیکھنے کی تشہیر کی گئی۔معاذاللہ۔

مگرمسلک اعلیٰ حضرت کوماننے کادعویٰ کرنے والی دعوت (غیر) اسلامی کے امیراور اس کے تنخواہ دار،پرائیویٹ مقتیوں نے یہ نہ بتایاکہ ٹی وی کے جوازکے بارے میں کون ساحکم ناسخ ہے،کہاں سے آگیا؟کہیں ایساتونہیں مرزائے قادیانی کی طرح معاذاللہ اس کے جواز کاحکم امیرکے اوپر الہام ہواہو، اس شیطانی خیال کے پس پردہ آگے چل کرنہایت خفیہ اندازمیں معاذاللہ نبوت کیلئے راستہ ہموارکیاجارہاہو؟(استغفراللہ ثم استغفراللہ)اللہ تعالیٰ ایسے مکاروں کذابوں کی سازشوں اورفریبوں سے ہم سب سنیوں کومحفوظ فرمائی۔آمین!

اب ان سب حالات اور اس جماعت کی باطنی خباثتوں کے پیش نظرعلمائے حق اور اسلام وسنیت کاحقیقی دردرکھنے والوں نے جب دیکھا کہ ان کے ''دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور''توپھرغیبی لشکر ابابیل کاانتظارکرنے لگے اور اپنے مقدوربھر عوام اہل سنت کوآگاہ کرناشروع کردیا، ان کے خطرناک عزائم اور سازشوں کاپردہ چاک کرناشروع کیا،کتنے ہی لٹریچر اور کتابیں اس سلسلے میں منصہ شہودپرآئیں۔پھرکیاہواوہ بھی آپ کومعلوم ہے۔کہیں امام پرحملہ،کہیں علماء کی توہین،کہیں حفاظ کو غنڈہ گردی کے ذریعے زدوکوب کرکے دبانے کوشش کی گئی،کہیں سرمائے کے ذریعے بہت سے نام نہادمولویوں،اماموں،مقتیوں کی خریدوفروخت ،کہیں جلسے کالالچ،کہیں غیرملکوں کی دہائی دے کردبانے کوکوشش۔

لیکن سچ کہامیرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر دور میں میری امت میں ایک گروہِ علماء کاموجودرہے گا جو حق کوحق باطل کوباطل کہتارہے گا۔اس کاجلوہ دکھائی دینے لگا۔پھرکیاتھا علمائے حق نے اپنی تحریروں،تقریروں کے ذریعے اس کاشدومدکے ساتھ ردوطرد اور ہر موڑ پراُن کاتعاقب کرناشروع کردیا۔اُن کی آزادخیالی اور گمراہ کن نظریات سے اہل سنت وجماعت کو خبردارکیاجس کانتیجہ یہ ہواکہ کافی حدتک دعوتیوں کاخاتمہ ہوگیااورعوامِ اہل سنت اُن کے فتنوں سے باخبرہوگئے الحمدللہ رب العلمین۔ان کی خرابیوں اور گمراہ کن نظریات کے بیان سے پہلے بطورتمہیدچندکلمات اور کہناچاہتاہوں کہ ان جماعت والوں کاحال تویہ ہوگیاہے کہ اپنے امیرکے ذاتی مفادات کی فکر میں سرگرداں رہناان کاطریقۂ کاربن گیاہے،جوامیرکے خلاف کچھ کہہ دے اس سے لڑائی۔ ہوناتویہ چاہئے تھا نام نہاد دعوت اسلامی وسنی دعوت اسلامی والے مسلک کی فکرکرتے ہوئے غورکرتے کہ جہاں جماعت اسلامی کازورہے وہاں سے دشمنان مسلک رضا کی طاقت وقوت کو کم کریں،ان کے فریب سے قوم وملت کوآگاہ کریں۔

لیکن نہیں!بلکہ اُلٹا اُن باطل جماعتوں سے اتحاد،ان کے ساتھ کھاناپینا،اور سنی افرادپرطعن وتشنیع کرنا،سنی علماء پر حملے کرنا اورسنی مساجدپراپناقبضہ وتسلط جمانا،کہیں سنی عوام کودھوکہ دینے کے لئے یہ کہناکہ اسلام اخلاق اورنرمی سے پھیلاہے۔لیکن جب علماء اہل سنت ان کی شرعی خرابیاں بیان کریں تو ان کے ساتھ بداخلاقی اور گالی گلوج اور مارپیٹ کوروارکھاجائے۔کیانہیں معلوم نام نہاد دعوت اسلامی والوں نے مفتی ابوداؤد صاحب کو کس طریقہ سے زدوکوب کیاآج ڈڈیجہ کی وادی چیخ چیخ کر پکاررہی ہے لیکن افسوس آج اس کوکوئی پوچھنے والاہی نہیں کچھ زرخرید مولوی جوان کے ہاتھ بک چکے ہیں ان کویہ توہینِ علماء ومقتیان ِکرام شایددکھائی نہیں دیتیں سچ کہا..........

افسوس!اخلاق کی بات کرنے والی پاکستانی جماعت سنیوں کے ساتھ حسنِ اخلاق کوبھول گئی؟شایدان کے نزدیک سنی علماء کے ساتھ حسنِ اخلاق رواہی نہیں۔غیروں کے ساتھ مہربانی اپنوں کے ساتھ ''قہرمانی''اپنوں سے سختی اورغیروں سے نرمی ،جب وہابیہ دیابنہ کے رَدکے بات آئی تو بجائے اس کے کہ اس کا سدباب کیاجائے؟لیکن مبلغین کوجاہل کہہ کرمعاملہ ختم کرنے کی کوشش ۔کیاسنتوں کوزندہ کرنے

کادعویٰ کرنے والی جماعت کے نزدیک ردِ وہابیہ کرنامعاذاللہ خلافِ سنت فعل ہے؟کیااس جماعت کے نزدیک کلمۂ شہادت وضروریاتِ دین پرایمان لانے سے پہلے سنتوں پرعمل پیراہوجاناہی مومن ونجات یافتہ ہونے کیلئے کافی؟ معاذاللہ!کیایہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی عملی تفسیرہے؟کیااسی کانام تبلیغِ دین ہے؟معاذاللہ رب العلمین!اس پر بھی یہ نعرہ کہ دونوں تحریکیں مسلک کاکام کررہی ہیں۔

یہ خودساختہ امیراہل دعوت جوخودساختہ حکم فرمائیں وہی ان کے نزدیک معاذاللہ شریعت ہے؟کیانہیں معلوم شاہجہاں پوررہنے والے ایک غریب معمرجو حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃوالرضوان کے چہیتے مرید حافظ فراست اللہ خاں صاحب قبلہ رضوی کے خاندان کوکس طریقے سے زدوکوب کیاگیا؟آخر ان کی غلطی کیاتھی بس یہی کہ ایک جلسہ کرواکے علمائے اہل حق کو بلاکر اس نام نہادپاکستانی تحریک کی خرابیاں عوام اہل سنت کے سامنے بیان کرائیں جس کانتیجہ یہ ہواکہ شاہجہاں پورسے بڑے پیمانے پرپاکستانی تنظیم کاخاتمہ ہوگیا۔الحمدللہ رب العلمین۔بس پھرکیاتھااخلاق حسنہ کی دہائی دینے والی ،وہابیہ کے ساتھ دوستی کرنے والی سنتوں کانام لے کر سنیوں کودھوکا دینے والی پاکستانی تنظیم،اعلیٰ حضرت کانعرہ دے کر شیدائیان اعلیٰ حضرت کوپھانسنے کی کوشش کرنے والی ،نیزپاکستان کی دیندارنامی تحریک سے اتحاد کرنے والی دعوت اسلامی کے مبلغوں نے شاید اس رضوی بھائی کے ساتھ اخلاق رواہی نہیں سمجھا۔اور تعجب یہ ہے کہ عشق اعلیٰ حضرت اور پیرویٔ سنت کادعویٰ برقرارہے!لہٰذاقارئین کرام غورکریں کہ ایک مومن مسلمان کو آزارپہنچاناکتنا گناہ عظیم ہے لیکن جو مولوی ان کے ہاتھوں بک چکے ہیں کیا ان کو نہیں معلوم کہ علماء کی توہین بربنائے دین کفرہے۔نہیں بلکہ اگران کے امیر ودعوتی مولویوں کی کوئی توہین کردے توپھران کارنگ دیکھئے۔

خیر ہمیں تواپنے لوگوں کواُن کی مکاریوں کے بارے میں بتاناہے تاکہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ اس جماعت کی بنیادصرف ریاکاری ،دکھاواہے اور مسجدوں پر اپناتسلط وعوام اہل سنت کواپنا اندھامقلدبناناہے۔یہ ان کی تحریک کاایک زبردست ٹارگیٹ اور سازش ہے کہ اپنے ان عزائم اور مقصدمیں کامیاب ہونے کے بعد بظاہر جو نتائج ظہورپذیرہوں گے وہ اس طرح کہ اب جویہ کہیں گے وہ اسلام ہوگااور جس سے منع کریں وہی مخالف اسلام ٹھہرے گا۔

کیاکسی کوان اماموں مولویوں کی بھی خبرہے جوان کے مظالم سے گذرچکے ہیں افسوس کوئی پوچھنے والاہے نہیں۔یہ کہنے والے توملیں گے کیاان کے نزدیک یہ لوگ بھی ٹھیک نہیں جوسنتوں کوزندہ کررہے ہیں،گھرگھراسلام کی تبلیغ کررہے ہیں،نماز روزہ کی تلقین کررہے ہیں،ہزاروں لاکھوں کی تعدادمیں اسلام کی تبلیغ کیلئے کتابیں چھپواکر شائع کررہے ہیں،جن کی زبانیں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہتے نہیں تھکتی،نعتوں درودوں سلاموں کاورد ان کی اجتماع اور ان کے لٹریچر میں بھرپڑاہے ،جواعلیٰ حضرت کے عشق اور محبت سے سرشارہے،کیاایسی جماعت ایسی تحریک ایسے مبلغ ایسے امیر بھی ٹھیک نہیں،کیاایساممکن ہے؟اگریہ ٹھیک نہیں توآخر کون ٹھیک ہوگا؟

توآئیے!اس کوسمجھنے کیلئے ماضی کودیکھناہوگا۔جب نام نہاد جماعت اسلامی ،تبلیغی جماعت کاجنم ہوا اس وقت علماءِ حق نے تحریراً تقریراًاس کارَد فرمایااس وقت بھی یہ سوال اُٹھاکہ اللہ رسول کانام لینے والے،نمازروزہ کی تبلیغ کرنے والے بھی صحیح نہیں۔تو جواب یہ تھا کہ صرف نام لیناہی کافی نہیں بلکہ اللہ ورسول کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنابھی ضروری ہے۔یہ جماعتیں ظاہری زبان سے اللہ ورسول کانام تو لے رہی ہیں لیکن اللہ ورسول(جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)کوگالیاں دینے والوں مثلاًاشرفعلی تھانوی،خلیل احمدانبیٹھوی، پیشوایان وہابیہ مرتدین لعنۃ اللہ علیہم اجمعین کواپنامقتداوپیشوا اورپیرمان رہی ہیں اور بحکم قرآن مجید جوگستاخ رسول کو اپنامقتداپیشوامانے وہ مسلمان نہیں۔اُنھوں نے اپنی کتابوں جیسے حفظ الایمان،براہین قاطعہ،تحذیرالناس،فتاویٰ رشیدیہ،ودیگر کتب وہابیہ دیابنہ مرتدین خداورسول کی بارگاہوں میں سخت گستاخیاں،بے ادبیاں،دشنام طرازیاں بکیں اورکتابوں میں چھاپیں،کہیں سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کوجانوروں اورشیطانوں سے کمترٹھہرایا،کہیں آپکے خاتم النبین ہونے کاانکار،کہیں سرکارکی وسعت علم کاثبوت نص قرآن شریف میں نہ ہونا۔لیکن شیطان کی وسعت علم کاقرآن سے ثابت ہونے کااقراربلکہ سرکارکے وسعت علم کاقائل اُن کے نزدیک مشرک وغیرہ وغیرہ معاذاللہ رب العلمین۔

لہٰذاعلمائے حق کے رد کانتیجہ یہ ہواکہ الحمدللہ رب العلمین بھولے بھالے سنی نام نہاد جماعت اسلامی وتبلیغی جماعت کے فتنوں سے محفوظ ہوگئے ۔پھرکیاکوئی کہہ سکتاہے کہ ان علمائے حق نے ان کارد کرکے غلطی کی ،اتنی بڑی اللہ ورسول کانام لینے والی ،گھرگھرجاکر کلمہ پڑھانے والی جماعت سے دورکردیا؟نہیں ہرگزنہیں بلکہ جوانہوں نے کیاوہی حق تھا،وہی صحیح تھا۔ورنہ آج ہماری نسلیں ان کے فتنوں سے محفوظ نہ ہوتیں۔جیساکہ آج کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کانام لینے والے ہیں اگر دورکردیاتو سب خراب ہوجائیں گے،پھربات وہیں آئے گی یہ بھی دھوکاہے کہ اعلیٰ حضرت کانام اگرچہ بے شک سنیت کی علامت اورپہچان ہے لیکن اعلیٰ حضرت کانام اگردل سے ہوتا تواعلیٰ حضرت کی کتابوں آپ کے فرمان سے مخالفت نہیں ہوسکتی جیساکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں ۔جیساکہ ان دعوتیوں کے عمل سے بھی ظاہرہے جیسے وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ اتحاد،جماعت اسلامی والوں کے ساتھ نرمی اوردیوبندی اماموں کے پیچھے نمازوں کاپڑھنایہ ان دعوتیوں کے خودساختہ امیرکی شیطانی تحریرات کانتیجہ ہے۔اورحال اس مبلغ کی طرح ہے کہ جو الااللہ الااللہ کی ضربیں لگانے میں تو کمال خشوع وخضوع کاڈھونگ رچائے اورلاالہٰ کہتے ہوئے اس شیطان کاکلیجہ منہ کوآئے۔اللہ

تعالیٰ ہم سب کو ایسے نام نہاد مبلغین سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حالانکہ علمائے اہل سنت بخوبی واقف ہیں کہ اصلاح یا تبلیغ کی جان ردبدمذہباں اوران پر سختی ہے جیسا کہ اس کی افادیت پر ایک اقتباس العطایاالرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ سے نظر قارئین ہے۔

"رد وہابیت فرض اعظم ہے"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد نہم)

اوران دعوتیوں کاخودساختہ امیراعلیٰ حضرت کے عشق کادکھاوا کرکے سنیوں کوپھانسنے والا اپنی تنظیم کے منشور میں لکھا کہ ہمارے اسٹیج سے کسی باطل فرقے کا ردہوگانہ تذکرہ۔ صرف اثباتی انداز میں گفتگو کی جائے گی۔ یہ کیسی کھلی ہوئی مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بغاوت ہے۔

جس وقت دہلی میں اسمٰعیل دہلوی نے طوفان بد تمیزی پھیلایا اگراُس وقت اسپر کامل سختی نہ کی جاتی توکیا کوئی عالم گمراہی سے محفوظ رہ سکتا؟ اسی سختی کاایک نتیجہ یہ بھی ظاہر ہوا کہ اُس کو دہلی چھوڑ کربھاگناپڑا۔ علیٰ ہٰذالقیاس۔

اس کے بعد جس بدمذہب نے سَر اُٹھایا اگر اس پر سختی نہ کاجاتی توکیامذہب اہل سنت کو صریح نقصان نہ پہنچتا؟......اگر سرگروہِ مقلدین نذیر حسین دہلوی پر مکہ معظمہ میں سختی نہ کی جاتی، قیدنہ کیا جاتا توکیااس وقت وہاں کے پوشیدہ غیرمقلدین جوہندوستان سے وہاں جاکر بس گئے تھے مکۂّ معظمہ چھوڑسکتے تھے؟......کیااگر غیرمقلدوں پر سختی کے ساتھ رَدنہ کیاجاتا توعوامِ اہل اسلام حدیث وقرآن کے نام سے سخت دھوکے میں نہ پڑجات؟.........کیااگرنیاچرہ کے رَدمیں سختی نہ کی جاتی ،رسالہ "نورالآفاق" و "رسالہ "امدادالآفاق" ورسالہ "تائیدالاسلام" وغیرہاکتب وتحریرات کی ،مُرتدِاکفرپیرنیچر کے رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے ردمیں اشاعت نہ کیا جاتا توساڑھے تیرہ سوبرس سے زائد کایہ قدیم سچادینِ اسلام ہندوستان میں باقی رہ جاتا؟.......کیااگرقادیانیوں کے رَدمیں سختی نہ کی جاتی توہندوستان کے کلمہ گویوں کی اکثریت دجّالِ قادیانی کی جھوٹی نبوت کاکلمہ پڑھتی نظرنہ آتی؟

صلحکلیوں کے نزدیک اگر یہ باتیں پُرانی ہوچکی ہیں توذراحضور پُرنورآقائے نعمت دریائے رحمت امام اہل سنت،مجدداعظم فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولٰیناشاہ عبدالمصطفیٰ محمداحمدرضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانحِ مقدسہ کو بنظرِ انصاف دیکھیں.......کہ ....ایک طرف شش امثالیوں اورہفت خواتم والوں کاشدیدفتنہ اُٹھتاہے.......دوسری سمت تفضیلیوں، چہرتوحیدیوں کافسادِ عظیم پھیلتاہے........ایک جانب دیوبندیت ووہابیت کے طوفان اُٹھتے ہیں........دوسری جانب ندویت ونیچریت کے سیلاب آتے ہیں........ایک سمت سے قادیانیت وچکڑالویت کی کفری گھٹائیں چھاتی ہیں........دوسری طرف ارتداد کی آندھیاں زورشورسے آتی ہیں.......فتنوں کی اندھیریاں گھیرلیتی ہیں.........بدمذہبوں بیدینوں کی تاریکیاں محیط ہوجاتی ہیں.......... پھر......جلالِ الٰہی کے مظہر.........جمالِ مصطفوی کے مظہر......... سرکارغوثیت کے نائب..........امامِ اعظم کے وارث......... حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیاکیا؟......... خدااورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بھروسہ کرکے.........یارسول اللہ کہہ کر ....لسانی وبیانی جہاد کے اس ہوشرُبا معرکے میں وہ شیرِ خداکا شیرِ دلیرکودپڑا.........اور .... اپنے نیزۂ کافرشکار کی قاہر مارسے ....اسلام وسنیت کے دشمنوں کے دِلوں میں غارکردئے.........اُن کے قلب وجگر کے زخم وارسے پارکردئے.........کہ.........اُن کے حمایتیوں کوچارہ جوئی کے وارنہ رہے ؂

یہ رضاکے نیزے کی مارہے کہ عدوکے سینے میں غارہے
کسے چارہ جوئی کاوارہے کہ یہ واروارسے پارہے

اعدائے اسلام ودُشمنانِ سُنّیت نے ناپاک اخباروں، نجس رسالوں، گندی دوورقیوں، گھنونی چوورقیوں میں ملعون پرپیگنڈے بھی کئے...... دُشنام بازیوں، فحاشیوں کے خبیث مظاہرے بھی کئے، مقاطعے بھی کئے، دھمکیاں بھی سُنائیں، گیدڑ بھبکیاں بھی دکھائیں.........مگر......... دینِ اسلام کے اُس مجدداعظم نے مرعوب ہوکر.........کسی لالچ میں آکر معاذاللہ اُن خُبثاسے دوستانہ ،یارانہ، برادرانہ نہ منایا.....اُن کی طرف محبت ومودّت کاہاتھ نہ بڑھایا.......بلکہ ....اسلام وسنیت کے خورشیددرخشاں، وبدرِ تاباں کے عالم افروز چہروں سے ظلمت وکفر وضلالت کے بادل ہٹادیئے.........دنیائے اسلام کو خدااورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی عزت وعظمت......سچی اُلفت ومحبت کے جلوے دِکھادیئے.........ہرگمراہ بدمذہب ،ہرمرتدوبےدین کی ضلالات وخباثات کے پرانچے اُڑادیئے.........ہرباطل پرست کے جھوٹے دمدمے مِٹادیئے.........مُسلمانانِ اہل سنت کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے شرابِ طہور کے چھلکتے ساغر پلادیئے........ لاکھوں مُسلمانوں کوصُلحکُلیّت کے جہنم سے بچاکر اسلام وسنیت کی صراط مستقیم پر اُن کے قدم جمادیئے.........للہ انصاف!........اگر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن بدمذہبوں .....بے دینوں کے ردمیں قرآنِ عظیم وحدیث شریف کی بتائی ہوئی شدّت پر عمل نہ فرماتے توآج کیاہندوستان میں اُس ساڑھے تیرہ سوبرس سے زائد قدیم سچے دینِ اسلام ومذہب اہل سنت کے پتے ،نشان نظرآتے؟......... ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔........"۔

بہرحال انہیں سب حالات کومدنظررکھتے ہوئے اگر ہم یہ سوچتے رہے کہ ،اعلیٰ حضرت کانام لے رہے ہیں ،سنتوں کیلئے تبلیغ میں مصروف ہیں اگر ان کو دور کردیاتوکافی لوگ باغی اور منحرف ہوجائیں گے۔تو پھر وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔کہ اعلیٰ حضرت کانام لے کر،سنتوں کی آڑمیں وہ ہماری نئی نسلوں کوخراب

کرتے رہیں۔جیساکہ آج پاکستان کے حالات ہیں کہ وہاں کے اکثر مدارس ومساجد اہل سنت وجماعت ان جماعتیوں،وہابیوں کے قبضے میں چلی گئیں۔

اس کام کیلئے پوری پلاننگ سے کام کیاجاتاہے،کہ سب سے پہلے محلہ کے بااثر لوگوں کو اپنے قریب لاتے ہیں ،مسجد کے اماموں کواپنا ہمنوابناتے ہیں چاہے پیسہ دے کر،یابدماشوں کے ذریعے ڈرادھمکاکر(جیساکہ شاہجہاں پور،دُھلیہ ،اورنگ آبادشریف اس پرشاہد ہیں)،ہاتھ چوم کر،حضرت حضور کرکے دھوکادیتے ہیں۔اس طریقے سے اپنے درس دینے کی بنیادڈالتے ہیں۔جب درس شروع ہوگیااوراہل طاقت قریب آگئے توپھر قدم بقدم اپناتسلط مضبوط کرتے جاتے ہیں،آخرکارمسجد پر دعوتی جھنڈالہرانے لگتاہے۔پھراس صورت میں امام کے سامنے دوراستے ہوتے ہیں۔یاتوعطاری بنے ،یا اُن کے رنگ میں رنگ جائے،یامسجدسے استعفیٰ دے دیں، جس کی کافی مثالیں موجود ہیں۔اپنے مقصد کوحاصل کرنے کیلئے ان کاسب سے مضبوط سہاراپیسہ ہوتاہے۔علماء کونذرانے،مبلغین کوماہانہ وظیفے جو ایک خطیررقم پر مشتمل ہوتی ہیں۔بیدریغ خرچ کرتے ہیں۔خاص طور پر ان کادعوتی چینل جس کاصرف مہینے بھر کاخرچ لاکھوں روپے پر مشتمل ہوتاہے بلکہ کروڑروپے سے بھی تجاوز کرجاتاہے۔یہ سب دیکھتے ہوئے محسوس ہوتاہے کہ کہیں ایساتونہیں کہ باطل جماعتیں اور سامراجی قوتیں اہل اسلام میں فتنہ پیداکرنے کیلئے ان کی مدد کررہی ہوں،کہیں تاریخ اپنے کو دہراتونہیں رہی ہے جس طرح سلطنت عثمانیہ کے زوال اوراس کے پس منظر پر نگاہ ڈالی جاتی ہے تو اس کا کردار"لارینس آف عربیہ"تاریخ کے پردے پر اُبھر کرسامنے آتاہے۔اس سلسلے میں دوسرانام "ہمفرے"کابھی ہے۔یہ وہ راز ہے کہ جوصرف ایک یادو افراد تک ہی محدود رہتاہے،یہ وہ راز ہوتاہے جو اس تنظیم کے بانی کے سگے بھائی ،بلکہ بیوی بلکہ باپ سے بھی پوشیدہ ہوتاہے۔یہ وقت کاایک عظیم لمحۂ فکریہ ہے۔

ذراغور کریں اعلیٰ حضرت کہیں کہ رد بد مذہب فرض اعظم ہے جس کافتنہ اُٹھتادیکھیں سدباب کریں۔وعظ علماء کی ضرورت ہوتووعظ کہلوائیں۔اشاعت رسائل کی حاجت ہوتو اشاعت کرائیں ۔حسب استطاعت اس فرض اعظم میں روپیہ صرف کر نافرض ہے۔

لیکن بات بات پر اعلیٰ حضرت کانام لینے والی دعوتی تحریک کاحال تویہ ہے کہ یہ تنظیم کہے کہ ہمارے اسٹیج سے ردوہابیت نہیں ہوگا۔دین ومذہب میں خیانتیں پھیلائی جارہی ہیں کہیں ذاکر نائک کے حوالے سے کہیں طاہرپاکستانی کے ذریعہ۔لیکن افسوس کہیں اُن کے چینل پر ان کارد نہیں،کہیں ان کے ردمیں کوئی جلسہ،کوئی کتابچہ نہیں۔اوراس جماعت کی سب سے معتبرکتاب "فیضانِ سنت"جوتقریباًتیرہ سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں سب سے اہم سب سے پہلابنیادی باب "باب الایمان"ہی غائب ہے۔پوری کتاب پڑھتے جائیے نہ حفظ الایمان نہ براہین قاطعہ کارد،نہ تحذیرالناس نہ تقویۃ الایمان کارد ،نہ صراط مستقیم نہ رسالہ یکروزی اورتذکیرالاخوان کارد۔یہ منھ اوردعوئ سنیت،یہ منہ اوردعوئ تبلیغ مسلک اعلیٰ حضرت کہ اس مذکورہ ضخیم کتاب میں جودعوت غیراسلامی کے ماننے والوں کے نزدیک معاذاللہ حدیث وقرآن مستند فتاویٰ سے بھی زیادہ معتبرجیسے دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان،تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک "فضائل اعمال۔نہ اس میں دیوبندی کی دال نہ وہابی کاواؤنہ رافضی کارنہ نیچری کانون نہ قادیانی کاقاف نہ چکڑالوی کی چ نہ غیر مقلدکی غ نہ خارجی کی خ۔لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

بلکہ انداز تواس بدمذہب مبلغ کی طرح ہے جوتبلیغ کاڈھونگ توبہت رچے لیکن تبلیغ کرے توصرف قرآن پاک کی انہیں آیتوں کوتلاوت کرے جس میں کسی کارد معلوم نہ ہوتاہو۔لیکن اُن آیتوں کوزبان پرلاناہی پسندنہ کرے جن میں کفارمرتدین منافقین کاواضح ردوابطال ہے۔توکوئی کیاکہہ سکتاہے زندگی بھرکی اس کی تبلیغ سے کسی کوصراطِ مستقیم مل سکتا ہے یاوہ خودہی سیدھی راہ پاسکتاہے ہرگز نہیں۔اوروہی اتحادی طرزِ بیان منہاجیوں کے ساتھ بھی جاری ہے۔طاہریوں سے۔۔۔۔۔اندرون خانہ اتحادبلکہ طاہریوں کی تعریف وتوصیف اور عطاری کہے کہ سوسال میں طاہر جیسا محقق نہیں پیداہوا۔

مگراہل سنت کے علماء پرحملے ، علماء حق پر طعن وتشنیع واہ کیاتبلیغ ہے!کیایہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے؟خیرجوتنظیم وہابیہ دیابنہ سے اتحاد کرے اس سے یہ شکوہ اوران سے یہ کیابعید کہ وہ طاہریوں سے اتحاد کی بات کرے۔کیاکوئی عطاریوں سے پوچھنے والاہے کہ جب علمائے اہل حق ان کاتحریراًتقریراًردکریں عوام اہل سنت کو ان کے غیرشرعی بلکہ باطل عقائد سے روشناس کرائیں لیکن بولی یہی کہ علماء نے نہ دین کاکام کیاہے نہ کرنے دیں گے۔اوریہی تنظیم مسلک اعلیٰ حضرت کاکام کررہی ہے۔شایدان دعوتیوں کے نزدیک چینل چلانااورٹی وی کوگھرگھراورمساجدمیں پہنچانا ہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ان کے منشورکے مطابق ہمارے اسٹیج سے میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسے نہیں ہوں گے۔کہیں کوئی سنی تنظیم ایسامنشوربناسکتی ہے؟اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرمائیں ۔

حشرتک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

اس پر عطاریوں نے کہاکہ ہم فلاں شہرمیں عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاجلوس نکالتے ہیں۔لہٰذاہم اس کے مخالف نہیں۔توپھربات وہی تضادبیانی والی آجاتی ہے کہ ایک جگہ انکار وہ بھی تحریرمیں لیکن جب باز پرس کی جاتی ہے تو کہاجاتاہے کہ ہم اس کے مخالف نہیں۔لیکن اس طرح کی مثال تو دیوبندیوں میں بھی ملے گی ۔ان کے نزدیک تو عیدمیلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منعقد کرناہی شرک ہے۔لیکن دورنہ جائیے یوپی کے شہرکانپور کاجلوس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوکہ ایک بہت بڑی تعداد پر مشتمل ہوتاہے اس جلوس کی

قیادت پر ان دیوبندیوں کی تنظیم جمعیۃ العلماء نے قبضہ کرر کھاہے۔کیاان کے اس جلوس نکالنے کی بنیادپر اس کو صحیح کہاجائے گا؟ہر گز نہیں۔بلکہ یہ توعوام اہل سنت کے ساتھ دھوکاہے۔ اور گورنمنٹ کو اپنی قیادت دکھاکر دنیوی فائدہ حاصل کرناہے۔ اس مفادکیلئے ان کے سامنے اب شرک وبدعت کی کوئی حیثیت نہیں،نہ کسی دلی اورسہارنپور والے کسی وہابی نے کانپور کے وہابیوں سے باز پرس کی کہ یہ شرک وبدعت والاکام کیوں کیاجارہاہے۔

اب ذراقارئین کے سامنے ہم ان کے تھوک کے حساب سے گڑھے ہوئے خوابوں کے بارے میں کچھ کہناچاہیں گے۔دعوت اسلامی کے ایک اسلامی بھائی ۱۸ رمضان المبارک ......"سرکارتشریف فرماہیں اورفرشتے نے حاضرہوکر فرمایاکہ حضور اللہ تعالیٰ نے الیاس قادری کوسلام بھیجاہے سرکارفرماتے ہیں سلام الیاس کوپہنچ جائے گا"(ملخصاً کتاب "سرکارکاپیغام عطارکے نام"۔قارئین کرام ذراغور کریں پہلے اس خواب کی حقیقت کوملاحظہ کریں۔ایک اسلامی بھائی خواب دیکھاخواب دیکھنے والاہی نہیں معلوم۔کہاں کارہنے والاہے ،باپ کانام کیاہے،ثقہ ہے کہ غیر ثقہ ؟اب ذرااس خواب کودیکھیں اللہ تعالیٰ سلام بھیج رہاہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پہنچارہے ہیں۔(یہاں حضور ﷺ کو معاذاللہ ایلچی بتایا)۔کیاکوئی ثابت کرے گاکہ کبھی کوئی ایساخواب حضوراعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے کسی معتبر کتاب میں گذرا؟جوایک اعترافی جاہل امیرکے بارے میں کہاجارہاہے۔معاذاللہ رب العٰلمین۔

اسی کتاب کے ص۴۳پرایک مجہول نامعلوم شخص کے نام سے ایک خوب اور گڑھا۔اورلکھ مارا۔"میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔مجھے اپنے شہرسے میٹھے میٹھے آقامکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کادیدار نصیب ہوا،قریب ہی نورانی چہرے والے دوبزرگ بھی موجودتھے ان میں ایک طرف اشارہ کرکے کچھ یوں ارشاد فرمایایہ احمدرضاہیں ان کے مسلک کو اپنالو،پھردوسری شخص کے بارے میں ارشاد فرمایایہ الیاس قادری ہیں ان سے مریدہوجاؤ"۔(مردوں کے لئے میٹھا کہنے میں کئی معنی ہیں، ایک معنیٰ نامرد بھی ہے۔ اس لئے انبیاء کرام اولیائے اعظام کی شان میں میٹھا کہنا حرام ہے)۔

ذراغورکریں کہ اگر اس خواب کو معتبرماناجائے تویہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ الیاس سے مریدہوجاؤ گویاجوالیاس سے مریدہوگیا وہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاعامل ہوا،اورجو مریدنہ ہوااوہ حکم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاتارک ہوا۔حکم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوماننا واجب ہے۔اور تارکِ واجب گناہگار ہوالہٰذاجوتاج الشریعہ یاکسی اور سلسلۂ طریقت کے بزرگ سے مریدہوگیا وہ گناہ گارہوایانہیں ؟۔معاذاللہ رب العٰلمین۔

حیرت میں ڈوب جانے کی بات ہے جو ٹی وی ایک عرصہ دراز تک اس پاکستانی جماعت کے نزدیک حرام تھا اوراُسے دشمن سرکار قراردیااور اپنی کتاب میں بھی لکھ دیاکہ سرکارکادشمن ہے۔

"فیضان سنت"کے ص۲۷پر عنوان "مدینہ کی دھول کی برکت"کے تحت ایک اسلامی بہن کاخواب تحریر کیاگیاجس کاخلاصہ یہ ہے کہ........."حیدرآباد کی ایک اسلامی بہن کاحلفیہ بیان ہے کہ........ میری پھوپھی جان جوہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں اورامیر اہل سنت محمدالیاس قادری صاحب سے بیعت ہیں،جب اُنہیں معلوم ہوا ٹی وی ،وی سی آر کے سخت مخالف ہیں........لہٰذااُنہوں نے ٹی وی،کے سب تاروغیرہ کاٹ ڈالے اس کو اسٹوررُوم میں ڈال دیا۔اسی روزدوپہر کوجب میں لیٹی .....میری آنکھ لگ گئی........میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارفیض آثار سے مشرف ہوئی۔سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوکرفرمارہے تھے ...."آج میں بے حدخوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن ٹی ،وی کونکال دیاہے لہٰذامیں تمہارے گھر آیاہوں"۔

اوراس پرخواب درخواب گڑھ ڈالے اور اس دشمن سرکار کوچوراہوں پرسنگ سار کروایا۔لیکن جب ان دعوتیوں کے نزدیک اپنے ذاتی مفادکیلئے ٹی وی کی مادی حیثیت اوراہمیت کااحساس ہوا(جیسے زکوٰۃ فنڈ،صدقہ ،فطرہ وغیرہ کاایڈویٹائزعطاری سلسلے میں مریدہوجانے کی تشہیر) تودعوتیوں کے امیرنے ٹی وی کوجائز کیامعاذاللہ رب العٰلمین توپھرذرااس تحریک کی چال دیکھئے کہ اس کے جواز اور اسی دشمن سرکارکے لئے پھرخواب گڑھواڈالے۔

ایک اورخوب کودیکھیں۔اوران کی جرأت وبے باکی ملاحظہ کریں۔

۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بروزجمعرات جب میں نے مدنی چینل پرسنہری جالیوں کاروح پرورمنظر دیکھاتویکایک وہی آوازمجھے پھرسنائی دی الفاظ کچھ یوں تھے،میرے الیاس کوتم نے ابھی تک میراپیغام نہیں پہنچایا۔" (سرکارکاپیغام عطارکے نام)

* ذراغورکریں اس دشمن سرکار(ٹی،وی) سے سرکارصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آوازآرہی ہے ۔آخر ایساکیوں ہورہاہے تواس کاجواب یہ ہوگاکہ اس تنظیم کاطریقۂ کاریہی ہے جواس کاامیرکہے وہ مسلک اعلیٰ حضرت جومنع کرے وہ مخالف مسلک اعلیٰ حضرت۔معاذاللہ رب العٰلمین۔یہ ان کی شیطانی چال ہے کیونکہ اس جماعت کاامیر کھلے عام ٹی وی پر آگیاہے لہٰذاعوام کویہ ذہن دیاجارہاہے کہ جب سرکارصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹی وی کی مددلے کر اپناپیغام پہنچایا،سرکارکی آواز ٹی وی پر آرہی ہے تواب اگر ہمارے امیر کی آواز ٹی وی پر آگئی تو اس میں کون سی قباحت ہے۔معاذاللہ۔

اسی سلسلے کی ایک اور مثال حضورخواجۂ اعظم کی تصویر کی اشاعت ہے اس کابھی مقصدیہ ہے کہ جب خواجہ غریب نواز کی تصویر ہوسکتی ہے تو الیاس کی تصویر میں کون سی قباحت ہے۔لہٰذاسنی مسلمانو! ان کی سازشوں کو سمجھو،اپنے پرائے ،دین کے دشمن کی پہچان کرو۔اور صحیح مسلک کے ماننے والوں کے قدم بقدم چلو۔اور دشمنان مسلک اعلیٰ

حضرت سے دوررہو اسی میں ایمان کی حفاظت ہے۔

اسی کتاب کے ص۴۳پرایک خواب گڑھااورکتاب میں چھاپا۔نام نہاد مبلغ دعوت اسلامی عبدالقادر عطاری کوایک بار خواب میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔سرکارنے فرمایاالیاس قادری کو میرا سلام کہنااور کہنا کہ جو تم نے الوداع تاجدار مدینہ والاقصیدہ لکھاہے وہ ہمیں بہت پسند آیاہے اور کہنا کہ اب کی بار جب مدینے آؤتوکوئی نیا الوداع لکھنااور ممکن نہ ہوتو وہی الوداع سنادینا"۔

اس مقام پر وہابیوں کے ایک خواب کی بات یادآتی ہے جومدرسہ دیوبند کے بارے میں ہے کہ "اس سے مرتبہ اس مدرسے کامعلوم ہوا"بعینہ یہ بات یہ دعویٰ کہناچاہتے ہیں کہ "اس سے مرتبہ الیاس عطارکا،الیاس عطارکے قصیدے کامعلوم ہوا"اب دنیاکے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ صرف الیاس عطار کالکھاہواسلام،قصیدہ،بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکرپیش کریں۔اب قصیدہ بردہ شریف،سرکاراعلیٰ حضرت کامشہورزمانہ سلام،اوردیگر بزرگان دین کے نعتیہ اشعار وسلام کے پڑھنے کی معاذاللہ ضرورت نہیں ہے۔کم ازکم ایک خواب سرکاراعلیٰ حضرت کے بارے میں بھی دیکھ لیاہوتا۔یہاں پر اس خواب کے بارے میں غور طلب بات یہ ہے کہ نبی فرمائیں کوئی نیا الوداع لکھنا،اور ممکن نہ ہوتو وہی الوداع سنادینا،کیسارکیک علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پرحملہ ہے اور اختیارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کومشکوک بنایاجارہاہے۔کہ نبی حکم دین کہ نئ الوداع لکھنااور ممکن نہ ہوتووہی الوداع سنادینا،معاذاللہ گویا نبی کواس بات کاعلم ہی نہیں کہ الیاس نیا الوداع لکھ سکتاہے کہ نہیں اورسرکار کواختیارہی نہیں کہ الیاس سے نیا الوداع لکھواسکیں۔معاذاللہ۔ہماراعقیدہ ہے کہ نبی اگر فرمائیں تو غیر ممکن ممکن ہوجائے۔ ؎

تنکا بھی ہمارے توہلائے نہیں ہلتا
تم چاہوتوہوجائے ابھی کوہ محن پھول
میں تومالک ہی کہوں گاکہ ہومالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اسی کتاب کے ص۱۳۱پرایک خواب گڑھا۔سرکار فرمارہے ہیں "اس زمانے کے تمام اولیاء میں الیاس قادری سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے،ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنااوران کے دامن کو کبھی مت چھوڑنا،ان کے دئیے ہوئے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنایہ مدنی انعامات میرے اس پیارے کی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہیں"۔

غورکریں اس زمانے کے اولیاء میں الیاس سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے یعنی الیاس کی ولایت کی گواہی سرکاردے رہے ہیں۔معاذاللہ رب العلمین اور جتنے ولی ہیں ان میں سب سے بڑامرتبہ الیاس کاہے۔معاذاللہ رب العلمین۔ اس لئے جس سے زیادہ محبت ہوگی اُتناہی اس کامرتبہ بڑاہوگا۔

اوردوسراحکم کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔اور ان کے دامن کو کبھی مت چھوڑنا۔چاہے حلال کوحرام اورحرام کوحلال کہتے رہیں معاذاللہ رب العلمین۔کیاکبھی کسی نے اس طرح کاواقعہ کسی جلیل القدرعالم ،بزرگان دین میں سے یااعلیٰ حضرت کے تعلق سے سنا۔سرکاراعلیٰ حضرت قدس سرہ توجب اس دنیاسے دارآخرت کی طرف سفر فرمارہے ہیں تواس وقت یہ وصیت فرمارہے ہیں کہ"میرادین ومذہب میری کتب سے ظاہرہے ہمیشہ اس پر عمل کرتے رہنا"۔لیکن یہ کیسے عاشق اعلیٰ حضرت ہیں کہ صرف اپنی اطاعت کے بارے میں گڑھے ہوئے خوابوں کو اپنی کتابوں میں چھپواکر ہزاروں لاکھوں کی تعدادمیں تقسیم کرارہے ہیں۔نیزبیان سرکارپراتنی بڑی تہمت کی جرأت کہ ایک جاہل کے بارے میں فرمائیں کہ ہمیشہ ان کی اطاعت کرتے رہنا۔اللہ رب العزت اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کاحکم دے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء راشدین مہدیین کی اتباع کاحکم فرمائیں اورسواد اعظم یعنی مذہب اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت فرمائیں۔اورخواب گڑھنے والاصرف الیاس کے تابعدارہیں تو کیاوہ تارک واجب ہیں یانہیں؟اوران کے مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے رہنا توکیایہ کہاجائے معاذاللہ یہ چینل بھی مدنی انعامات میں سے ہے۔یہ اسی کانتیجہ ہے عطاری بکنے لگے ،کاغذکامنہ اپنے منھ کی طرح کالاکرنے لگے اوریہاں تک کہہ ڈالا۔۔۔۔

مدنی چینل میں جوساتھ دے عطارکا
اس پہ رحمت ہوخداکی اورکرم سرکارکا
جس کو مدنی چینل سے پیار ہے
انشاء اللہ انشاء اللہ اس کابیڑاپارہے

آئیے ایک اورخواب کی طرف چلتے ہیں۔ص۳۶/۳۷پرایک خواب گڑھا۔

"ایک یمنی بزرگ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے آپ کو خواب میں مکۃ الحرام میں پایااتنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور میراہاتھ پکڑکرمجھے کعبۃ اللہ شریف کے دروازے پرلائے اور کعبۃ اللہ شریف کادروازہ کھُل گیا۔میں سرکارمدینہ راحت قلب وسینہ کے ساتھ اندر داخل ہوگیاوہاں ایک شخص اپنے سرپرسبز عمامہ شریف پہنے بیٹھے ہوئے تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مدنی سرکار دوعالم مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایایہ دعوت اسلامی کے امیر محمدالیاس قادری ہیں"۔

قارئین کرام!ذراغورکریں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمنی بزرگ کو لے کر کعبہ شریف کے اندر تشریف لے جارہے ہیں یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیاس کاتعارف کرارہے ہیں۔اس بیان سے پتہ چلاکہ جب دیدار عطار کوٹی وی پر خانہ خدامیں کراکر بھی جب دل نہیں بھراتواب نبی کے ذریعے الیاس کاتعارف کرایاجارہاہے۔اس بیان میں یہ بھی قابل غورہے کہ یہ جملہ "بیٹھے ہوئے تھے"اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔کیونکہ نبی

کے مرتبہ کے مقابلے اس دعوتی کو اپنے امیر کے اعلیٰ مرتبہ ہوجانے کی زیادہ فکر لاحق تھی۔ بہر حال صورت مذکورہ میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ الیاس بیٹھاہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔

قارئین کرام!ذراسرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں چلیں۔جب میرامجدد اس دارفانی سے داربقاکی طرف کوچ کرنے لگاتواپنے معتقدین کوبلایااوروصیت فرمائی "جب میراانتقال ہوجائے اورمیری قبرکھودی جائے تواتنی گہری ہوکہ میں آرام سے کھڑاہوجاؤں"۔لوگوں نے پوچھاحضورایساکیوں؟ارشادہواکہ فقیر زندگی بھر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کادرس دیتارہا اور کھڑے ہوکرسلام پڑھتارہااور کھڑے ہوکرصلاۃوسلام پڑھنے کی حلت ،فضیلت اور باعث شفاعت نبی ٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پردلیلیں دیتارہااوراس امر محمودکے منکرین پرشرعی حدود قائم کرتارہا۔توجب کل قبرمیں سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تومجھے یہ کیسے گوارہ ہوگاکہ اس وقت میں لیٹارہوں۔بلکہ کھڑے ہوکر سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کروں گا"۔

سبحان اللہ!یہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت دنیامیں رہے توتعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کادرس دیتے رہے اوردنیاسے تشریف لے جارہے ہیں توتعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کادرس دیتے ہوئے جارہے ہیں۔لیکن اب نام نہادعاشق اعلیٰ حضرت کودیکھئے کہ الیاس بیٹھاہواہے اورسرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہیں۔کیونکہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے توالیاس کھڑاہوجاتالیکن کھڑاکیسے ہوتااس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عظمت ثابت کرناتھا۔سچ فرمایا علمائے حق نے کہ خبیث قلب سے ہی خبیث خیالات باہر آتے ہیں۔اگر خُبثِ باطنی کے سبب یہ خواب شیطان نے دکھابھی دئے تھے توایسے بے ادب گڑھے ہوئے خوابوں کوآخر چھاپنے کی کونسی مجبوری اور شرعی ضرورت تھی؟

الیاس عطارنے اپنی "بہت موٹی"کتاب "فیضانِ سنت"کے ص۳۰پر لکھا۔

"سرکارصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ فیضان سنت ہے اورمیرے الیاس کی طرف سے میری امت کیلئے تحفہ ہے"۔

مسلمانو!للہ!ہوش میں آؤاوراللہ اوراس کے رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ مانگتے ہوئے حق پرثابت قدم رہنے کی دُعاکروکہ اس کتاب میں جواس جماعت کی سب سے معتبرکتاب ہے،اس میں اس خواب کو نقل کرکے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں کیسی شدیدتوہین کی گئی ہے۔کہ ایک ایسی کتاب جس میں جگہ جگہ ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جوکفریات پر مشتمل ہیں۔جیسے اسی کتاب کے ص۱۲۸۳پر عیدالفطر اوررمضان المبارک کے ذکرکے تحت ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

"ہم عیدکیوں نہ منائیں،دیکھئے جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتاہے توہرسال کی اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگارکے طورپرجشن منایاجاتاہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس کوکئی مفتیان کرام نے فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے کفر قراردیاہے،نیزمفتی ایوب صاحب نعیمی اورمفتی شمشادصاحب نے بھی اس عبارت پرحکم کفرثابت کیاہے۔اوران کے فتوے کی نقلیں کافی تعدادمیں شائع ہوچکی ہیں۔

افسوس صدافسوس!جس کتاب سے علمائے اہل سنت کفرثابت کریں اسی کتاب کونام نہاد دعوت اسلامی والے کہیں کہ یہ سرکارکی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہے،معاذاللہ رب العٰلمین۔توکیایہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟یاپھر سرکاردوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھاکہ میں جس کواُمت کیلئے تحفہ قراردے رہاہوں اس کتاب میں شرعی خرابیاں یہاں تک کہ کفریات بھی موجودہیں،مذکورہ خواب سے کیاعلم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کاانکار لازم نہیں آتا؟کیایہ علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پرحملہ نہیں؟ہے !ضرورہے!!لیکن ان نام نہاد دعوتیوں کوتواس خواب کوبیان کرکے اپنے ذاتی مفادکیلئے کچھ چیزوں کوثابت کرناتھا۔

(۱)۔۔۔۔ کہ اب اس کتاب کی ہرایک بات قبول کرنالازم وضروری ہے کیونکہ یہ تحفۂ سرکارہے۔

(۲)۔۔۔۔ حضورسرکارغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسرکارحضوراعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کاذکرکرکے اورتحفۂ سرکار قراردے کر یہ ثابت کرناہے کہ حضور غوث پاک وحضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہماکے نزدیک بھی قابل قبول ہے۔تاکہ عوام اہل سنت میں سے کسی کوچون وچراکی گنجائش نہ رہے۔

(۳)۔۔۔۔ تاکہ عوام اہل سنت صرف اور صرف فیضان سنت ہی کامطالعہ کریں ۔اب انہیں کسی بزرگ ،کسی عالم کی کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ صرف فیضان سنت ہی ایک ایسی کتاب جوسرکارکی طرف سے اُمت کیلئے تحفہ ہے۔یاصرف الیاس کی لکھی ہوئی کتابوں کاہی مطالعہ کریں۔معاذاللہ رب العٰلمین۔

اس نام نہاد دعوت اسلامی کے مکتبہ سے شائع ہونے والی ایک کتاب جس کانام رکھا"منے کی لاش"جس میں جگہ جگہ پیران پیر دستگیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "مدنی مُنّا"کہاگیااورایک جگہ سرکارغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے لکھا"مدنی مُنّاگرپڑا"علمائے حق پریہ بات مخفی نہیں کہ توہین کادارومدارعرف پرہوتاہے اور لفظ"مُنّا"کااستعمال اپنے سے چھوٹے کیلئے ہوتاہے۔اگرکوئی الیاس کی سوانح بیان کرتے ہوئے کہے کہ "الیاس مُنّاگرپڑا"یاصرف الیاس کومناکہے کیاالیاس کے ماننے والوں کوبُرانہیں لگے گا؟توپھرکیوں نہیں اسی کتاب کے ٹائیٹل پرالیاس عطارکوپاکستانی مناکیوں نہیں لکھ کرچھاپ دیا؟اس لئے کہ اس لفظ میں دعوتیوں کے نام نہادامیرکی اور اس کے

چیلوں کوتوہین معلوم ہوگی۔

توکیاجس عبارت میں الیاس کی توہین ہوکیااس میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین نہ ہوئی؟ضرور ہوگی۔لیکن عطاریوں کو صرف اپنے نام نہاد امیر سے ایسی محبت وعقیدت ہے کہ اس محبت وعقیدت کے بدلے کسی بزرگ کی شان میں گستاخی لازم آئے وہ بھی اُنہیں گواراہے۔معاذاللہ رب العٰلمین۔

ان ہی دعوت غیر اسلامی والوں نے اپنے مکتبہ المدینہ سے شائع ہونے والی ایک کتاب ”مخالفت محبت میں کیسے بدل گئی کے صفحہ ۱۶پرایک خواب لکھا،جس کاخلاصہ یہ ہے کہ الیاس سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر والی کرسی پر بیٹھاہواہے اور غوث پاک مرید کرتے ہوئے وہی الفاظ دہرارہے ہیں جوالیاس پڑھاتاہے۔

قارئین کرام !بنظر انصاف اس خواب کو پڑھیں،خواب کی آڑ لے کر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیسی کھلی توہین کی جارہی ہے۔معاذاللہ رب العٰلمین۔کہ الیاس عطار سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابروالی کرسی پر بیٹھاہواہے۔

لیکن افسوس صدافسوس !الیاس عطار سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر میں بیٹھنے کادعویٰ کرکے عوام کویہ ذہن دیناچاہتاہے کہ بڑے بڑوں کامرتبہ توغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں تک ہے لیکن میرامقام یہ ہے کہ میں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے برابر بیٹھاہوں،میرا مرتبہ پہچانو!معاذاللہ رب العٰلمین۔

توحسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
سربھلاکیاکوئی جانے کہ ہے کیساتیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلواتیرا

(۲)..... سرکار غوث پاک مرید فرماتے ہوئے وہی الفاظ پڑھارہے ہیں جوامیر اہل سنت پڑھتے ہیں یعنی سرکار حضور غوث پاک نقل الفاظ میں الیاس کے تابع ہوئے معاذاللہ رب العٰلمین۔

(۳)..... سرکارحضور غوث پاک فیضان سنت سے درس دے رہے ہیں اس سے عوام کویہ ذہن دیناہے کہ جب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اس کتاب سے درس دے رہے ہیں تو یہ ایک سنی پرلازم ہے چاہے وہ مولاناہویامفتی ہوکہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فیضان سنت سے درس دیا کرے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرے۔معاذاللہ رب العٰلمین۔(ان پاکستانی دعوتیوں کی اس بے باکانہ جرأت سے بعید نہیں کہ اس طرح کاخواب بھی گڑھ کرچھاپ دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاذاللہ رب العٰلمین فیضان سنت کادرس دے رہے تھے لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم)

افسوس !ان پاکستانی دعوتیوں نے کیسی شدید سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی ہے جب کہ اس دور میں حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے الیاس عطار پاکستانی کی کتاب فیضان سنت میں کتنی شرعی خامیاں،یہاں تک کہ اس کتاب کی ایک عبارت پر حکم کفرصادر کردیالیکن ان پاکستانی عطاریوں نے اس کفریہ عبارت والی کتاب سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کودرس دینا ثابت کرتے ہوئے کیساخطرناک بہتان آپ کی ذات مبارک پر باندھ کر وہابیہ دیابنہ کو یہ بات کہنے کاموقع دیاکہ تمہارے پیرانِ پیر ایک کتاب میں صحیح غلط تک سے واقف نہ تھے ،بلکہ حضور غوث پاک ہی کیا بلکہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر بھی وہابیہ دیابنہ کو سوال کرنے کاموقع ان ہی پاکستانی دعوتیوں نے دیاکہ تمہارے نبی تو معاذاللہ اتنابھی علم نہیں رکھتے تھے کہ جس کتاب کومیں امت کیلئے تحفہ قراردے رہاہوں اس میں شرعی خرابیاں بھی ہیں معاذاللہ رب العٰلمین۔سنی مسلمانو!یہی تو دعوت الیاسی کی خفیہ پلاننگ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت کہتے کہتے پورے دین کوہی تہس نہس کردیں۔اللہ تعالیٰ ہم سنیوں کوان کے شر سے محفوظ فرمائے۔آمین ۔

نام نہاد دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطارکی ایک کتاب ”مغیلان مدینہ“کافی عرصہ پہلے منظرعام پر آئی جس میں ایک سلام بارگہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب کیاجس کے کچھ اشعار قارئین کرام تحریر کئے جاتے ہیں۔پڑھکر بنظرانصاف خودہی فیصلہ کریں۔.........

بوتلوں بلکہ تو ڈھکنوں کو دال گندم کے دانوں چنوں کو
چوم کر آنکھ سے بھی لگاکرتوسلام میراوروکے کہنا
بیگنوں بھنڈیوں تریوں کو گوبھیوں گاجروں مولیوں کو
آنکھ سے لوکیوں کولگاکرتوسلام میراوروکے کہنا
چوٹیوں کھوٹیوں ٹوٹیوں کوہرطرح کی جڑی بوٹیوں کو
باربارُان پہ نظریں جماکرتوسلام میراوروکے کہنا
چاولوں روٹیوں بوٹیوں کومرغ انڈوں کواور مچھلیوں کو
سبزیوں کووہاں کی پکاکرتوسلام میراوروکے کہنا
تھالیوں کوپیالیوں کو کہنامرچ کواور مسالوں کو کہنا
بتیوں کووہاں کی جلاکرتوسلام میراوروکے کہنا
سنگ ریزوں کواور پتھروں کو اونٹ گھوڑوں خروں خچروں
اورپرندوں پہ نظریں جماکرتوسلام میراوروکے کہنا
تودرختوں کواور جھاڑیوں کو اُن کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپناادب سے لگاکر توسلام میراوروکے کہنا
رسیوں قینچیوں اور چھریوں چادروں سوئی دھاگوں کودریوں
سب کو سینے سے اپنے لگاکرتوسلام میراورو کہنا
ٹھنڈے پنکھوں کو اورہیٹروں کوبلکہ تاروں کواور میٹروں کو
بتیوں کووہاں کی جلاکر توسلام میراوروکے کہنا
کوئے محبوب کی بکریوں کو،مُرغیوں ککڑیوں لکڑیوں کو

بلکہ تنکے وہاں کے اُٹھاکر تو سلام میرا اردو کے کہنا وغیرہ وغیر

دیکھا آپ نے کہ سلام سرکار کی آڑلے کر کیسی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی جارہی ہے یہ صرف میرا کہنا نہیں ہے بلکہ کئی مستند مفتیان کرام نے اپنے فتوؤں میں تحریر کیا کہ اس سلام سے توہین سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متبادر ہے پھر جب اس جماعت نے دیکھا کہ اس سلام سے علماء اور عوام میں مخالفت کافی بڑھتی جارہی ہے ،یہاں تک کہ الیاس کے لکھے ہوئے سلام کے رَد میں دیوبندی مولویوں نے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب کا نام رکھا۔

''بریلوی مسلک کی میٹھی میٹھی سنتیں ''ابن لعل دین ،مطبوعہ مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن (یو،پی)

ان دیوبندیوں کاجواب علمائے اہل سنت نے تقریراًوتحریراً دے کرجب نام نہاد مبلغین دعوت اسلامی والوں سے اُس کے بارے میں پوچھاتوجواب ملاوہ کتاب بند کردی گئی،کسی نے کہا کہ غلطی سے ہوگیا، لیکن ایک عرصہ بعدجب عوام اور علماء کاذہن اس جانب سے ہٹاتوپھرنام نہاد دعوت اسلامی کے مکتبے والوں نے شائع کی جس کتاب کانام رکھا''وسائل بخشش''اس کتاب کے ص۵۸۸سے ۵۹۴تک اُسی سلام کودوبارہ اس کتاب میں بعینہٖ شامل کردیا،لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم یہ دعوت الیاسی والوں کاکوئی نیاکارنامہ نہیں ہے بلکہ دیوبندی روش کواپناتے ہوئے ان کی یہ عادت سی بن چکی ہے ۔ان کی کتاب کی جس عبارت پر علماء شدیدرد کریں توعوام کے ڈرسے کبھی اس کتاب کی عبارت کو حذف کردیتے ہیں،کہیں کہتے ہیں یہ ہماری کتاب نہیں،کہیں کہتے ہیں یہ ہمیں بدنام کرنے کی سازش ہے۔یہ حال تووہابیہ ،دیابنہ کابھی رہاہے۔پھرنام نہاد دعوت اسلامی والوں کااسی پربس نہیں اور جرأت یہاں تک بڑھ گئی کہ علمائے اکابر بلکہ حضوراعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مبارکہ کو اپنے مکتبوں سے شائع کرنے کابہانہ بناکر ان کی کتب مبارکہ میں تحریف وتبدیل ،کمی وبیشی کرناشروع کردیا۔جیساکہ کتاب مستطاب ''الملفوظ ''شریف جس کوان دعوتیوں نے اپنے مکتبۃ المدینہ سے شائع کیااس میں کم وبیش ۳۶جگہ عبارتوں کوحذف کیاگیا۔پھربھی یہ نعرہ دیاگیاکہ ہم بہت بڑاکام کررہے ہیں ساتھ ہی ساتھ عوام اورعلماء سے واہ واہی بھی وصول کی اورخفیہ طورسے اُن کتب مبارکہ میں تحریفات بھی شروع کردیں۔پھرجب علمائے حق نے اُن کارد تحریراًوتقریراًکیا توپھرجواب یہ ملاکہ ہم سے غلطی ہوگئی،کتاب بندکردی گئی۔لیکن افسوس! آج بھی وہی تحریف شدہ کتابیں فروخت کی جارہی ہیں۔اس موقع پرمیں عوام اورعلماء سے گزارش کرناچاہوں گا کہ اب مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ کسی بھی اکابر کی کتب مبارکہ پر اعتماد نہ کریں۔اس لئے نہیں معلوم اُنھوں نے کس کتاب میں کہاں کہاں سے کن کن عبارتوں کوحذف کیا،یاتحریف کی،یااپنی طرف سے کم وبیش کیاہے۔اورپھراسی طرزپرچلتے ہوئے ایک کتاب منظر عام پرآئی جس کتاب کانام رکھا''سرکارکاپیغام عطارکے نام''ہندی ایڈیشن اس میں ایک جگہ لکھا''امیراہل سنت صلی اللہ علیہ وسلم''(معاذاللہ رب العٰلمین)اوروہ کتاب کی کافی عرصہ تک مارکیٹ میں فروخت کی جاتی رہی،پھرجب علمائے اہل سنت کی نظراس کتاب پر پڑیاوراس کارد کیاتوپھر جواب یہی ملا کہ غلطی ہوگئی ،کسی مبلغ نے کہاکہ یہ ہماری کتاب نہیں۔الغرض جہاں جیساماحول وموقع دیکھاوہاں ویسی بات بناڈالی۔پھروہی کتاب ''سرکارکاپیغام عطارکے نام''ہندی اردوایڈیشن جن میں لکھے ہوئے خوابوں پرعلمائے کرام نے ان کی گرفت کی اور ان کارد تقریراًوتحراًکیا توپھر انہوں نے یہ کہناشروع کیا یہ ہماری کتاب نہیں،یاغلطی ہوگئی۔وغیرہ وغیرہ پھرآخرکارانہوں نے عوام کی مخالفت کے ڈرسے اس کتاب کواپنے مکتبوں سے فروخت کرنابند کردیا۔جیساکہ ان کے امیرکی خفیہ ہدایتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے اپنے مبلغین کے نام اپنے خفیہ مکتوب میں پانچ خفیہ تنبیہات دعوت اسلامی کے مبلغین کولکھی تھیں جس میں پانچویں تنبیہ یہ ہے۔

''۵:مدینہ: اپنی کتاب نمازکاجائزہ کاپہلاایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے اُٹھالیاجائے۔اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیاجائے''۔اسی خفیہ پلاننگ پر عمل کرتے ہوئے ''سرکارکاپیغام عطارکے نام''کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے اُٹھالیاگیااورعوام اہل سنت سے پیسہ لے کر کے بھی اُسے فروخت کرنے سے منع کردیاگیا۔آخرکن وجوہات پرایساکیاگیا؟ یہ معلوم نہیں۔اگرایساکرناشرعی بنیادپرتھا توپھروہ کتابیں ہزاروں کی تعدادمیں پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں۔(جب کوئی ایک شادی کارڈ بھی چھاپتا ہے تو اسکی پروف ریڈینگ چار لوگ سے کرواتا ہے، لیکن اتنی بڑی کتاب بغیر اصلاح کے کیسے چھپ گئی۔)اور اس کتاب سے مبلغین نے درس بھی دئیے تو اب اس کاذمہ دار عندالشرع کون ہوگا؟یاپھرکوئی توبہ نامہ الیاس عطارکایارجوع نامہ عوامی طورسے شائع ہوا،یاپھراس جماعت کی یہ خفیہ پلاننگ ہے کہ ماحول سازگارہوتے ہی دوسری کتابوں کی طرح دوبارہ منظرعام پرلے آئیں۔

پھرایک خیالی تصویر جس میں خواجۂ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب منسوب کیاگیا جو مکتبۃ المدینہ باپونگر احمدآبادشریف سے شائع کی گئی ۔صرف اس لئے کہ اگر الیاس عطار ٹی وی پرآچکاہے تویہ کون سی بڑی بات ہے جب کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی بھی تصویر موجودہے معاذاللہ رب العٰلمین۔لیکن جب علماء نے اس کارد شروع کیاتوکہیں مبلغین نے کہاکہ یہ ہم نے نہیں چھاپی،ہمارامکتبہ نہیں،جب کہ اس پر صاف صاف مکتبۃ المدینہ احمدآباد شریف کے نام سے پوراپتہ لکھاہواتھا۔پھرجب رضااکیڈمی بمبئی نے راشٹریہ سہارااردو روزنامہ میں اس کارد شائع کیا اور ان جماعتیوں سے مطالبہ توبہ کیااورپھر مسلمانان چتوڑ گڈھ راجستھان نے غصہ میں آکر پمفلٹ چھاپ کران دعوتیوں کاجنہوں نے سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہ کی توہین کی۔جس کو ہزاروں کی تعدادمیں سرکارغریب نواز رضی اللہ عنہ

کے عرس سراپا قدس میں بٹوایاگیا۔پھرعوام کی مخالفت کے ڈرسے ایک اخبار میں ان دعوتیوں کامضمون چھپاکہ اس تصویرکوہم نے نہیں شائع کیا۔یہ بیان دے کر جھوٹ کی فہرست میں ایک جھوٹ کااور اضافہ کیا۔جبکہ شہراحمدآبادشریف کے لوگ خوب اچھی طرح سے واقف ہیں کہ یہ مکتبہ انہیں کاہے۔لیکن آخر ایسا کیوں نہ ہوجب اس جماعت کاامیرہی جھوٹوں کاسرغنہ ہو تو یہ کیوں نہ جھوٹ بولیں۔لہٰذاقارئین کرام !یہ تو واضح ہوگیاکہ یہ جماعت ایک خفیہ پلاننگ کے طورپرکام کررہی ہے۔جس کامقصد مسلک اعلیٰ حضرت کانعرہ لگاکر مسلک اعلیٰ حضرت کوتہس نہس کرناہے۔اس کے آثار کافی حدتک نمایاں بھی ہوچکے ہیں۔کہ جگہ جگہ کتابوں میں تحریف ،جگہ جگہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین،کہیں سرکاغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وتقدس سے کھلواڑ کہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتوؤں سے روگردانی اس جماعت کاشیوہ بن چکاہے۔ابھی حالیہ دنوں میں عوت اسلامی کی جانب سے ایک پوسٹر نیٹ پر شائع ہوا"جس پوسٹر کی ہیڈنگ تھی "احمدرضاخان بریلوی گستاخ رسول اورکافر"..... لیکن آج تک اس پرخاموشی طاری ہے۔علماء نے ردکیا لیکن اس کے باوجود بھی دعوتیوں کے خدساختہ امیرنے بذات خوداس سے رجوع نامہ وغیرہ شائع نہیں کیا۔افسوس صدافسوس مسلمانو!یہ انکی خفیہ چالیں ہیں۔اگر یہ دیکھیں کہ عوام میں اس کی مخالفت زور پکڑرہی ہے تو عوام کے ڈرسے چھوٹی سی مکربھری پرچیہ شائع کردیں گے یاتو وہ بھی نہیں۔یعنی ان کے دلوں میں نہ اللہ کاخوف ہے نہ رسول سے شرم ،نہ شریعت کاپاس ،نہ دین کالحاظ۔ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔بلکہ عوام ہی کے اعتبارسے اُن کاہرایک لائحۂ عمل ہوتا ہے۔لیکن حیرت ہوتی ہے ان زرخرید مولویوں پرجو تقریراورتحریرمیں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کسی بھی چیزمیں اگر کوئی خرابی ہوجائے تو اس خرابی کودور کیاجائے گانہ کہ اس چیز ہی کو دورکردیاجائے۔ہم مانتے ہیں کہ ہاں دعوت اسلامی میں کچھ خرابیاں ہیں لیکن اُن کے کچھ کام بھی ہیں جیسے نماز پڑھوانا،یاسنتوں پر عمل کروانا وغیرہ وغیرہ......یہ ہیں آج کل کے دنیادار مولویوں کے الفاظ جوان سے خاطر خواہ رقمیں وصول کرکے اپنی زبان کو حق کہنے سے بند کئے ہوئے ہیں اورالتباس حق وباطل پرراضی ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے مولویوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔توپھران مولویوں کے جواب میں یہ کہوں گاکہ پہلے تو یہ بتائیں کہ ان دعوتیوں کے اندر سے اُنہوں نے خودہی ان خرابیوں کو دورکیوں نہیں کیا؟لیکن شاید ان کویہ معلوم ہے کہ اس جماعت کایہ لائحۂ عمل ہے کہ پیسہ دے کر، تنخواہیں دے کر مولویوں سے اپنی جماعت کی حمایت کراؤ۔لیکن اگر کوئی مولوی ان کی خرابیاں بیان کرے اس پردھیان نہ دو،بلکہ کرناوہی ہے جس کاحکم ان کاخود ساختہ امیر صادر کرے۔جیساکہ کچھ علماء پہلے اُن کے ساتھ بظاہر نعرۂ مسلک اعلیٰ حضرت کودیکھ کر ہوگئے تھے،لیکن جب اُنھوں نے اندرون خانہ ان کی غلطیوں اور خامیوں کودیکھ کر اعتراضات شروع کئے توپھر ان علماء ہی کو ان مبلغین نے آہستہ آہستہ اس جماعت سے ہی کنارے کردیا،یاپھر اُن پرایسے الزامات عائد کئے گئے جس سے اس تنظیم سے بدظن اور متنفر ہوکرخود بخود کنارہ کش ہوگئے۔یہ اس تنظیم کی ایک خفیہ پالیسی ہے کہ کسی بھی عالم کواتنی اتھارٹی ،اتناپاورنہ دیاجائے کہ وہ اس جماعت پرحاوی ہو۔بلکہ سارے پاوراُنھیں افرادکودئے جائیں گے جو اس جماعت کے خودساختہ امیر الیاس کے قریبی ایجنٹ ہوں۔

آخرمیں قارئین سے گذارش ہے کہ جوجماعت اور تنظیم اعلیٰ حضرت کے عشق اوراعلیٰ حضرت کے نام کے مونوگرام کاسہارالے کر،دن رات اعلیٰ حضرت ،اعلیٰ حضرت کہتے نہیں تھکتی تھی اس تنظیم کادوسرارُخ یہ ہے کہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت سے محبت ،دشمنانِ اعلیٰ حضرت کواپنے اجتماعات میں بلانااوران کی محافل میں شامل ہونااان کاشیوہ بن گیا۔اور عشق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعرہ دے کر عوام کودھوکہ دینے والی پاکستانی تنظیم نے آخرکیوں اُن لوگوں کواپنے اجلاس میں بلانایااُن کے جلسوں میں جانایااُن رسالہ نکالنے اورمدارس چلانے والوں سے اتحاد کرناجنھوں نے اپنی ساری کوششیں رضااورمسلک رضاکوڈیمج کرنے میں لگادیں۔جن کے دلوں میں دشمنئ رضاکی چنگاری بھڑک رہی ہے۔جس کے ردمیں کئی کتابیں منظرعام پرآئیں اورآرہی ہیں۔اوراُن کے ردکانتیجہ یہ ہواکہ وہ فتنے بھی بہت حدتک دب گئے۔اورالحمدللہ مسلک رضاکے ماننے والوں نے سمجھ لیاکہ یہ گستاخانِ اعلیٰ حضرت ومسلک اعلیٰ حضرت سے حسد وعنادرکھنے والوں کے رسائل ومدارس ہیں۔یہ علمائے اہل حق کی اُن کوششوں کانتیجہ ہے ۔

لیکن عشق رضا کانعرہ دے کرقوم کودھوکہ دینے والی پاکستانی جماعت کے مبلغوں اوراُس کے خودساختہ دعوتی امیرنے نہ تواُس کے ردمیں کوئی کتابچہ لکھانہ اس کے ٹی وی چینل پر اس کی کوئی تردید سننے میں آئی۔بلکہ باغیانِ مسلک اعلیٰ حضرت سے اتحادواتفاق اوران سے قربت ضروراختیارکرکے اُن کی حمایت اور تائید اُن کے رسالوں کی اعانت اوران دشمنانِ مسلک رضاکوبلاکر اُن کی خیرخواہی وحاشیہ برداری وغیرہ ضروردیکھنے میں آئی۔اورآج بھارت میں پاکستانی تحریک کی یہ تمام تر سازشیں جاری ہیں۔

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چوربلاکے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اورتونے نیند نکالی ہے

رابطہ کا پتہ

ماہنامہ "سنی آواز"

پرانا بھنڈارا روڈ، محلہ گانجہ کھیت

ناگپور۔۴۴۰۰۱۸(مہاراشٹر)

mail@sunniawaz.com

احتسابِ فکر و قلم

از مفتی شبیر احمد صاحب رضوی مظفرپوری

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

کیوں دبیں کس سے دبیں ہیں جو ترے در کے غلام
غوث اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

آج لوگوں کے یہ حالات دکھائی دے رہے ہیں کہ علم کم اور باتیں زیادہ ،سچ فرمایا حضور سیدنااعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد۹ میں جس کامفہوم یہ ہے کہ ’’تھوڑا پڑھا ہوا زیادہ خطرناک ہوتاہی۔‘‘........جیساکہ خود میرے آقائے نعمت فتاویٰ رضویہ شریف .میں ارشادفرماتے ہیں’’سند کوئی چیز نہیں۔بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں ۔اور جنہوں نے سند نہ لی اُن کی شاگردی کی لیاقت بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی۔ علم ہوناچاہئے اور علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتاجب تک مدتہا کسی طبیبِ حاذق کامطب نہ کیاہو ‘‘۔یعنی بزرگوں کی صحبتِ خاص ، ....اس سے خاص کر وہ حضرات ضرور سبق لیں جوصرف چندایام کچھ یونیورسٹی اورادارو ں کے چکر لگاکر اور اُلٹے سیدھے دولفظ سیکھ کر اپنے کوکسی محقق و مصنف ومجتہد سے کم نہیں سمجھتے ۔سچ فرمایا عارف باللہ جلالۃ الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضوی شریف جلد۹میں فرماتے ہیں۔

’’سندحاصل کرناتوکچھ ضرور نہیں ۔ہاں باقاعدہ تعلیم پاناضرور ہے۔مدرسے میں ہو یاکسی عالم کے مکان پر اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی وہ جاہلِ محض سے بدتر’’نیم مُلّا خطرہ ٔایمان ہوگا‘‘........‘‘

ذراقارئین غور فرمائیں کہ یہ بات آج سے کتنا عرصہ پہلے لکھی جارہی ہے جب اس زمانے کے کتنوں سند یافتوں کا یہ حال تھا ، تو اس زمانے کے تھیلے میں ڈگریاں لے کر گھومنے والے مولویوں کاحال خود سمجھ سکتے ہیں۔اور چہ جائیکہ وہ مولویصاحب جو اپنے قلم سے اپنی جہالت کا ثبوت دے رہے ہیں اور اپنا بیان خود لکھ رہے ہیں کہ:

’’مجھے اپنے بارے میں اس اعتراف واظہار واعلان میں کوئی تکلف نہیں ہے کہ فقہ وافتاء میں درک وکمال تودورکی بات بلکہ ادنیٰ درجے کا بھی علم اور صلاحیت میرے پاس نہیں ہی‘‘۔

یہ اقتباس ہے جناب یٰسین اختر مصباحی کی کتاب’’عرفان مذہب ومسلک ‘‘کا۔ کتابچہ کے سیاق وسباق کے اعتبارسے مذکورہ اقتباس کو ذی علم اور باشعور حضرات قطعاً انکساری پر محمول نہیں کرسکتے ،کیونکہ جس کی سطر سطر سے جہل کی بو آرہی ہو اس کے یہ چند جملے قطعاًانکساری پر محمول نہیں کئے جائیں گی۔کیونکہ..........

ا : اُنہوں نے اپنا نام ہندوستان کے چند باشعوراور نامور علماء کے ساتھ شمار کیاہے جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ علم کے مقابل میں اپنے جہل کااعتراف کیا ہی۔

میں اہل علم کی توجہ چاہتا ہوں کہ مولٰنا یٰسین اختر کے ایک ایک جملے کو غور سے پڑھئے اور شخصیت پرستی کی عینک اُتار کر حق پرستی کے چشمے سے دیکھئے تومعلوم ہوگاکہ مولانا یٰسین اخترنے کُلیتاً علم کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ فقہ اور افتاء میں ادنیٰ درجے کاعلم بھی نہ ہونا ماناہی،کیاقیامت ہی،کیادور جاہلیت ہے کہ لوگ اتنابھی نہیں سمجھ سکتے کہ جوعلم فقہ سے نابلداور ناآشنا ہو اس کویہ حق اور اختیار کس نے دیاکہ امام الفقہاء ،استاذالفقہاء، تاج الفقہاء ،رئیس الفقہاء،مظہر بوحنیفہ،نائبِ غوث الوریٰ یعنی سیدنااعلیٰ حضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت کی فقاہت پر منہ مارے اور لوگوں کو سمجھائے کہ ان کے فتوی اور ان کی عبارت کاکیامعنی ومفہوم ہے کیااس سے بڑا تضاد بھی آپ کو ملے گا؟کہ علم فقہ سے انکار اورامام الفقہاء کی عبارت سمجھنے کااقرار!اناللہ وانا الیہ راجعون........جبکہ جس کی فقاہت پر آج بھی علمائے عرب وعجم غور خوص کررہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گی۔یہاں پرحضورہ احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کے شہزادے اشرف ملت مارہروی دامت برکاتہم القدسیہ کے وہ مصرعے یادآگئے جس میں وہ فرماتے ہیں ۔

منارِ قصر رضا تو بلند کافی ہی
تم اس کے پہلے ہی زینے پہ چڑھ کے دکھلادو

فتاویٰ رَضوِیَّہ تو ایک کرامت ہے ذراحدائق بخشش ہی پڑھ کے دکھلادوجدید اسلوبِ تحریر ،الفاظ وجملوں کی شگفتگی،مضمون نگاری کے آرائشی لوازمات سے مزین ،غرض خوبصورت اندازِ تحریر کی جادوگری دِکھاکرجہلاء اور کم پڑھے لکھوں کو مرعوب کرنے والوں،(جیسے مولانا یٰسین اختر مصباحی ، (بقلم خود ڈاکٹر)فضل الرحمٰن شررمصباحی وجناب ذیشان مصباحی اور مسٹر خوشتر دہلوی) سے میں نہیں کہتا لیکن اہل علم کی توجہ ضرور چاہتاہوں جواشرف ملت کے ان مصرعوں کی صرف عبارت ہی نہیں بلکہ معنویت تک رسائی ہوگی کہ یہ صرف شاعری نہیں بلکہ اک حقیقت ہے کہ نائبِ حسانِ مدینہ طیبہ کی شاعری کو سمجھنا صرف علم سیر وتاریخ یادرس نظامیہ کی چند کتابیں پڑھنے والوں کے بس کی بات نہیں۔جب تک کہ علم فقہ وغیرہ علوم میں کامل دسترس نہ رکھتاہو۔وہ حدائق بخشش نہیں سمجھ سکتا۔یہ ایک سچائی ہے جو صرف اہل علم پر روشن ہی۔

آج لوگ اچھے لباس ،اچھی بولی ،چرب زبانی، قلم کی آزادی ()غالب ومیر کی شاعری ،علیگڈھ کی ٹوٹی پھوٹی انگلش کو ہی علم سمجھ بیٹھے ہیں۔آج

کے حالت ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اپنے گھر اور اپنے بزرگوں کو سمجھنے سے زیادہ اور پڑھنے سے زیادہ غیروں کو سمجھنے میں وقت صرف کررہے ہیں۔جس کے اثرات آج کل اکثر بیشتر دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

ایک دور تھا کہ حضور محدث سورتی، حضور حجۃ الاسلام ، حضور مفتی اعظم ہند ،حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضور صدرالشریعہ، حضور ملک العلماء قدست اسرارہم جیسی عبقری شخصیتیں اور اجلہ علماء کرام اعلیٰ حضرت کو ہمہ وقت پڑھتے اور سمجھتے تھی۔اور اعلیٰ حضرت کو ہی عشق وادب کی دنیا میں پڑھ کر سیکھ اور سمجھ کر یہ اپنے اپنے وقت کی نابغۂ روزگار شخصیتیں اعاظم دین وملت کہلائیں......اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ ان کا سیکھنا سمجھنا اور امام الاکبر سے پڑھنا پڑھانا سب کا سب صرف اور صرف خدمت دین وسنیت واحقاق حق وابطال باطل کی خاطر تھا۔نہ کہ دنیاوی شہرت طلبی کیلئے۔

دوسری ایک بہت بڑی وجہ ان کے فیض پانے کی وہ ان کا ادب اور والہانہ عشق تھا۔اور عشق وادب کے بغیر "عرفانِ مذہب ومسلک" کے لکھنے والی" سواداعظم اہل سنت کے مذہب قویم وصراطِ مستقیم کے تابندہ نقوش" دکھانے والے مولوی یسین اختر خوب اچھی طرح سے دل کے کانوں سے سُن لیں اور سمجھ لیں کہ مذہب ومسلک کا عرفان اور اہل سنت کے تابندہ نقوش کاحاصل کرنابغیر عشق وادب ناممکن ہے اجلہ صوفیائے کاملین کا اس پر اجماع ہے کہ عشق وادب کے بغیر علم کاعرفان حاصل نہیں ہوسکتا۔ (جس کی تفصیل میں نہ جاکر صرف چند کتابوں کی جانب اشارہ کرنا چاہوں گا،اگر واقعی آپ کو مذہب ومسلک کاعرفان حاصل کرنا ہے تو فتوح الغیب مبرء من کل عیب، فوائد الفؤاد، سبع سنابل شریف (جیسی مقبول بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب) وکشف المحجوب شریف سیرالاولیاء جیسی کتبِ مبارکہ صحیحہ کامطالعہ کریں۔)

از خدا خواہیم توفیقِ ادب   بے ادب محروم گشت از فضل رب

(ازعارف باللہ جلال الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دیکھئے نا عشق وادب کاجلوہ!کہ محدث سورتی جیسی عبقری شخصیت سے جب آپ کے تلمیذ محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد میاں صاحب ابوالمحامد کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے پوچھا کہ"۔ حضور آپ کو شرف بیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی سے حاصل ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا شوق جو اعلیٰ حضرت سے ہے وہ کسی سے نہیں،اعلیٰ حضرت کی یاد ،اُن کا تذکرہ اُن کے فضل وکمال کا خطبہ آپ کی زندگی کے لئے روح کامقام رکھتاہے ۔

اس کی کیا وجہ ہی؟.........تو فرمایا کہ۔

" سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں ہے جو میں نے مولوی اسحٰق بخش بخاری سے پائی اور وہ بیعت نہیں ہے جو گنج مرادآباد میں نصیب ہوئی بلکہ وہ ایمان جو مدارِ نجات ہے میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا اور میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ شریف کے بسانے والے اعلیٰ حضرت ہیں اسی لئے اُن کے تذکرے سے میری روح میں بالیدگی پیداہوتی ہے اور ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعل ہدایت جانتاہوں"

(حیات اعلیٰ حضرت ،از حضور ملک العلمائ)

قارئین کرام غور فرمائیں اور خاص کر اہل علم حضرات غور فرمائیں کہ یہ مذکورہ بالاعبارت آج کے کسی آدھے ادھورے ناقص علم ومشاہدے اور محدود مطالعے والے مولوی صاحب کی نہیں ہے ،بلکہ اس پورے بلکہ اپنے وقت کے علم وفضل کے اس کوہِ گراں کی ہے کہ جس کے شاگردوں کا بھی آج جواب نہ مل سکے گا۔بلکہ میں تو سمجھتاہوں کہ دورِ حاضر میں حضور محدث سورتی علیہ الرحمہ کی یہ عبارت ہراس مولوی اورنقاد کے لئے اورمنہ بولے نام نہاد قلم کاروں کے لئے جو چند کتابیں پڑھ کر اپنے کو نہ جانے کیا سمجھ کر سیدھے اس علم وحلم ،سراپاعشق وادب کے جبل استقامت سے ٹکرانے چلے ہیں کہ جس کے ذرات میں نہ جانے کتنے درخشندہ ستارے جگمگاتے رہتے ہیں۔ اُن سب ہی کے خیالی قلعوں کو منہدم کرنے کے لئے حضور محدث سورتی علیہ الرحمہ کا یہ قول ایک میزائل کی حیثیت رکھتاہی۔ذراغور توکیجئے کہ حضور محدث سورتی سرکاراعلیٰ حضرت کے شاگرد نہیں ہیں ،مرید نہیں ہیں،لیکن واہ رے اعترافِ حق!]ا[یہ وہ مبارک شخصیت ہے کہ جس کی بارگاہ سے اِس وقت کے بھی اکثروبیشتر علماء ضرور سند حدیث بواسطہ یابلاواسطہ مزین وشرفیاب ہیں۔جن کامزار مبارک پیلی بھیت شریف رو،ہیلکھنڈ میں آج بھی مرجع خلائق ،فیض بخش عام وخاص ہی۔

اب ذرالگے ہاتھوں حضرت ملک العلماء علیہ الرحمہ کے قلم سے عشق وادب میں ڈوبا ہوا ایک واقعہ او رملاحظہ فرمالیں ۔

"جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت)پیلی بھیت حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی کے یہاں تشریف لے گئے۔دورانِ قیام میں ایک روز کسی صاحب کے یہاں دعوت تھی اور بوجہ نقاہت پالکی میں تشریف لے جانے کااتفاق ہوا من جملہ اور متوسلین ومعتقدین کے خود حضرت محدث صاحب ممدوح پیادہ پاپالکی کے پیچھے پیچھے ہولیے کیونکہ کہاروں کی رفتار تیز تھی آپ نے سعی فرمائی یہاں تک کہ دوڑنا شروع کردیا اور اسی پربس نہ کیا بلکہ نعلین شریفین دربغلین کرلیں شارعِ عام پرعوام بلکہ تمام حضرات حیرت واستعجاب سے پالکی اورمولانا ممدوح کو دیکھ رہے تھی۔یکایک کہاروں نے کاندھابدلنے کے لئے پالکی روکی چونکہ حضرت محدث صاحب تیز روی سے ہمراہ تھے لہٰذا رو میں پالکی کی کھڑکی کاسامناہوگیا۔جس وقت اعلیٰ حضرت کی نظر حضرت محدث صاحب پر پڑی کہ برہنہ پا پالکی کے ہمراہ ہیں کہاروں کوحکم فرمایا پالکی یہیں رکھ دواور فرمایا مولانایہ کیاغضب کررہے ہیں اُنہوں نے فرمایاحضور تشریف تو رکھیں اعلیٰ حضرت نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتامحدث صاحب نے فرمایا آپ بہت کمزور اور ابھی مکان دور ہے اعلیٰ حضرت نے فرمایا اچھاتوآپ یہیں سے واپس تشریف لیجائیے تب میں پالکی میں بیٹھوں گا"۔الخ حیات اعلیٰ حضرت ص۱۹۹ ۔

یہ ہے ماضی کاعرفان وادب، آج تو جہالت کابازار گرم ہے ۔کوئی کبھی "جام نور"کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت پر حملہ آور ہوتاہے ،توکوئی کبھی

جامعۂ اشرفیہ کے سالانہ اجلاس میں اسٹیج کے اوپر فساق وفجار جاہلانِ زمانہ کی تقریریں کراکر محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضور حافظ ملت کی روح کو تڑپاکر مسلک اعلیٰ حضرت پر حملہ کرتاہی،توکوئی کبھی ہندوستان کے مختلف مقامات سے نکلنے والی چند ورقی رِسلیوں میں اپنے جوہر بے گوہر کی نمائش کرتے ہوئے بزرگوں پر بے جاتنقید کرتاہی،توکوئی کبھی اپنے کو محقق بتاکر ایسے فتوے دیتاہے جو سراسر مسلک اعلیٰ حضرت وفکر رضا کے مخالف ہوتے ہیں۔(جیساکہ ابھی حالیہ دنوں میں چلتی ٹرین پر نماز پڑھنے کے تعلق سے مولوی نظام الدین کی ’’تحقیق جدید‘‘شائع ہوئی ہی۔جوسراسر حضوراعلیٰ حضرت وصدرالشریعہ کے فتوؤں کے خلاف ہی۔جن حضرات کو تفصیل جاناہووہ فتاویٰ رضویہ شریف وفتاوی امجدیہ جلداول صفحہ ۴۶ کامطالعہ کریں۔اوراگراشرفیہ کے مولوی صاحب کی تحقیق پر ماتم کرنے کاجی چاہے تومولٰیناناظر اشرف صاحب کاتحریرکردہ علمی مُحاسبہ بنام’’سیف الاسلام علیٰ تحقیق نظام‘‘دیکھیں جو محقق مسائل شرعیہ (نہ کہ جدیدہ) حضورتاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہندکی تائیدوتصدیق سے مزیّن ہی۔مزید اس واقعہ سے اہل علم تفصیلی نتیجہ خود اخذکرکے فیض حاصل کریں۔)یہ آج کے مولوی ہیں نہ کہ محدث !وہ ماضی کے مولوی نہیں بلکہ محدث ہیں۔یہاں یہ قابلیت وتعلّی وہاں وہ سادگی وانکساری،یہاں چند کتابیں پڑھ کے رضا ومسلک رضاپہ انگشت نمائی وہاں بہت کچھ پڑھ کے بھی رضاسے فیض حاصل کرنے کا اعتراف،یہاں اپنے کومسلک اہل سنت سے وابستگی ظاہرکرکی،قوم وملت کے رہنماوہمدرد،قائدوعلمبردار،لیکچرار ورائٹر کے خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے دوکانیں چمکاکرعوام کودھوکے میں رکھتے ہوئے مسلک اعلیٰ حضرت کو مزعومہ مسلک بتاکر مسلکِ اعلیٰ حضرت کاخون کرنا ، وہاں ہزاروں علماء کاآقا ہوکر بھی سچا غلامانہ انداز پیش کرکے بارگاہِ رضا سے فیوض وبرکات حاصل کرنے کا برملااعتراف کرنا،یہاں کچھ نہ ہوتے ہوئے رضاکے سامنے بہت کچھ سمجھنا،وہاں بہت کچھ ہوکر بھی رضاکے سامنے کچھناسمجھنا(آں کس کہ نداند وبداند کہ بداند درجہل مرکب تاابدالدہر بماند)۔ یہ ایک فرقِ عظیم ہے جو اہل علم کو مذہب ودین کاعرفان سمجھنے کی دعوت دیتاہے ۔جس کامعنیٰ اہل علم پر مخفی نہیں بلکہ دیکھاجائے تو میں برملا یوں کہوں گاکہ بزبانِ حضور محدث سورتی یہ بات ظاہرہو رہی ہے کہ عرفانِ مذہب ومسلک اگر حاصل کرناہے اور خاص کرکر اِس دور میں تو اعلیٰ حضرت کے سچے وفادارغلام بن جاؤتوانشاء اللہ تم کو بھی مذہب ومسلک کا عرفان حاصل ہوجائے گا ۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو می روی بترکستان ست

اس ماضی اور حال کے علماء کا جو تقابل سامنے آیا اس کے بارے میں اتنا کہنا کافی ہوگاکہ سچ فرمایا حدیث پاک میں آقامولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قیامت جتنا قریب آتی جائے گی،علم اتناہی کم اور ختم ہوتاجائے گا۔(مفہوم حدیث پاک بیشک اللہ تعالیٰ علم کواُٹھالیے گاعلماء کے اُٹھ جانے سی) اور مابعد والے اپنے ماقبل کے علماء پر طعن وتشنیع کریں گی۔جیساکہ ہم اور آپ اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ آج عرفانِ مذہب ومسلک کی بات کررہے ہیں وہ اپنے اسی قلم سے بزرگوں اور اُن کے مسلک پر طعن وتشنیع بھی کرتے ہیں چاہے وہ اشارۃً ہو یاصراحۃً لیکن سمجھنے والے اہل علم پر مخفی نہیں ۔میں اہل حق کی آپ کاتقیہ بھی کھل جاتاحالانکہ ماقبل ومابعد کی عبارتوں سے اصول کے پیش نظرآپ کامقصد اہل علم پر مخفی بھی نہیں مولوی صاحب !’’سہولت وآسانی پیدا کرو‘‘سے آپ جیسے ادنیٰ درجے کامولوی کیاسمجھ بیٹھا؟(اگرکہیں آپ اپنے فہم قاصرکااظہار کردیتے جیساکہ سیاق سباق سے کہیں نہ کہیں آپ کے مقصد دلی کی عکاسی ہورہی ہے توبطفیل رضا ہم آپ کے ہر مقصد باطل کابالکلیہ رد کردیتی۔) کیاسہولت وآسانی سے اتحاد باطل کاجواز پیش کرناچاہتے ہیں؟کیااس حدیث کے ٹکڑے کو پیش کرکے عوام کویہ ذہن دینا چاہتے ہیں کہ جولوگ دشمنان خداورسول یعنی جملہ مرتدین کاردوطرد کرتے رہتے ہیں اوران سے پرہیز واجتناب کی بات بتاتے رہتے ہیں کیا وہ دشواری پیدا کرتے ہیں؟العیاذ باللہ تعالیٰ ۔وہابیوں کے ساتھ کھلم کھلاشرکت کرو یہ آسانی ہی؟دین پھیلانے کابہانا بناکر بدمذہبوں سے دوستانہ رویہ اختیارکرنے کا نام آسانی ہی؟اعلیحضرت ومسلک اعلی حضرت کے مخالف افراد کے ساتھ یارانہ گانٹھناکھلم کھلاسیمیناروںاجلاس میں بلانااسی کو آپ آسانی تعبیر کرتے ہیں؟ہوسکتاہے کوئی یہ کہے کہ آپ اس حدیث سے مولوی یسٓین اختر کی جانب ایسانتیجہ نکال کر کیوں منسوب کررہے ہیں؟تو مولاناکو اصو ل کلام وعقائدکی کتب سے صرف ایک ٹکڑااسنادوں۔ ینظر فی صورۃ حکایتہٖ وقرینۃ مقالتہٖ جس کی وضاحت میں یوں کردوں کہ اگر کسی عبارت میں ابہام ہو اور تفصیل نہ ہو توایک قاری صور ۃ حکایۃ کی جانب نظرکرتے ہوئے اس کلام کے قرینے پر غورکریگا۔اورنتیجہ نکالے گا۔جیساکہ سچ فرمایاخاتم المحققین رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولٰینا الحاج مفتی نقی علی خاں صاحب قبلہ قدس سرہ (والدماجد حضور سیدنااعلیٰ حضرت قدس سرہ) نے اپنی ایک کتاب میں کہ۔

......’’ جب تک انحصارِ استعمال اس میں ثابت یاقرینۂ قاطعہ متحقق نہ ہو،مرادِ احادیث کس طرح متعین ہوگی مگرعادتِ مستمرہ اہل ہواوبدعت ہے کہ ایک لفظ قرآن وحدیث کالے کر اپنے معنیٔ اختراعی یالفظ غیر مشترک سے معنیٰ غیرمرادلیتے ہیں،اوریہ طریقہ فرقۂ وہابیہ میں بنسبت دوسرے مبتدعین کے زیادہ شائع ہے ،کہ اس تدبیرسے عوام بے چاروں کو سہل طورسے مغالطہ دیتے ہیں۔اوراسی کتاب میں ایک جگہ اورفرماتے ہیں کہ ’’ایک بات پر بدونِ فہمِ مطلب وتنقیح مرادِ اختصار ،پھر اس پراصرار،اوردیگر آیات واحادیث سے کہ خاص اس مادہ میں واردہوں،اعراض ،اور بالکلیہ اغماض،شیوہ اہلِ بدعت واہواکاہے‘‘۔

کمالایخفیٰ علیٰ من طالع کتب الفن۔(مولانا!وقت آنے پر انشاء اللہ اس کی بہت سی مثالیں کتب اعلیٰ حضرت ودیگر کتب اصول وعقائد سے پیش کردوں گاکہ جہاں عقیدہ وایمان کی گفتگو کی جائے وہاں کوئی ایسی ادھوری ومبہم بات کرناجس سے ایک عام قاری کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو تو

ایسا ابہام ناروا ہے اور ایسا بھی نہیں کہ یہ کتاب صرف اہل علم کے لئے لکھی گئی ہو۔)

ایک عالم یا مفتی اگر حقیقتاً عالم اور مفتی ہے منصبِ افتاء کے اصول سے تھوڑی بھی واقفیت رکھتا ہو گا تو وہ اس پیش کردہ حدیث کے ماقبل ومابعد کی عبارت دیکھ کر اور پڑھ کر اچھی طرح سے سمجھ لے گا کہ مولوی یسین اختر اس سے کیا نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس نتیجہ کی صراحت علمائے حق کے ڈر کی وجہ سے کھل کر نہ کر سکے لیکن الکنایۃ ابلغ من التصریحکے پیش نظر سمجھنے والے اچھی طرح سے سمجھ رہے ہیں مثال کے طور پر زید ایک کتاب لکھے اس میں علمائے اربعہ دیابنہ کے تعلق سے اُن کا حکم کفر بیان کرتے ہوئے اُن سے اجتناب واحتراز کی تفصیل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے یوں لکھتا چلا جائے وہ کافر ومرتد ہیں اور حسام الحرمین کی روشنی میں بیان کرے کہ من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر اور تفسیر کرتا چلا جائے کہ وہ جہنمی ہیں وہ شیطان ہیں، خبیث ہیں مردود ہیں، ساری مخلوق میں سب سے بدتر حکم ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب اس پر عمرو ایک جواب غیر علمی تحریر کرے اور اردو کے فرسودہ لولے لنگڑے الفاظ کو جوڑتے ہوئے تعلّی بھگارتے ہوئے یوں لکھے کہ ایسا انداز نہیں اپنانا چاہیے، ایسا طریقہ نہ ہونا چاہیے، نرمی سے کام لینا چاہیے، لوگوں کو آسانی دینا چاہیے وغیرہ وغیرہ کلمات غیر شرعیہ وغیر حقیقیہ لکھتا چلا جائے اور اس پر طرفہ یہ کہ وہ بخاری ومسلم کی ایک حدیث پیش کرے کہ ان الدین یسر تو اب اہل علم فیصلہ کریں اور بتائیں کہ زید کے بمقابل عمرو کی تحریر جاہلانہ میں ان جیسی احادیث کو پڑھکر ایک عام قاری اور کم علم جس کی رسائی بخاری ومسلم کی شروحات تک نہ ہو اور وہ ان احادیث کے معنی حقیقیہ تک نہ پہنچ سکتا ہو وہ ان جیسی احادیث سے ایسے موقعے پر لفظ آسانی اور نرمی سے سوائے اس کے اور کیا نتیجہ اخذ کرے گا کہ اس انداز میں دشمنانِ رسول کارد نہ کیا جائے ان کو کافر ومرتد نہ کہا جائے اور ایسے جملے ان خبثائے زمانہ کے لئے استعمال نہ کئے جائیں دشمنانِ رسول وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ جو لوگ کھلے عام کھانا پینا کریں اور اپنے یہاں شادی بیاہ کی محفل میں بلائیں تو ایسے سُنیوں کی ان حرکاتِ خبیثہ کو دیکھنے کے بعد بھی صرفِ نگاہ کیا جائے۔ یعنی اُن کو شرعی حدود میں قید نہ کرکے کھلی آزادی دے دی جائے (معاذاللہ) سوائے اس کے ایک عام قاری اور کیا سمجھے گا۔ اب ذرا ایک نظر اس حدیث کی مختصر تشریح وتوضیح بھی ملاحظہ فرمالیں۔ جس کو مولوی صاحب نے اپنے مقاصدِ باطلہ کو تقویت فراہم کرنے کی غرض سے پیش کیا ہے۔ کہ ”ان الدین یسر“ الخ

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام آسان دین ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی یہ چاہے کہ اسلام میں جتنے اعمالِ صالحہ ہیں سب کرلیں یہاں تک کہ اعمالِ صالحہ کی فہرست ختم ہو جائے تو ایسا نہیں ہوسکتا آدمی عمل کرتے کرتے تھک جائے مگر اعمالِ صالحہ ختم نہ ہوں گے۔ یا یہ مراد ہے کہ جو شخص اعمالِ دینیہ میں تعمق وتقشف کی وجہ سے سخت پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا وہ ایک نہ ایک دن تھک ہار کر بیٹھ جائے گا میانہ روی وآسانی کی اور زیادہ توضیح وتشریح دیکھنا ہو تو ”فتح الباری“ و”ارشاد الساری“ ودیگر شروحاتِ حدیث وکتبِ متداولہ کا مطالعہ فرمائیں اور اس کے بعد اہل انصاف یہ بتائیں کہ کیا اس حدیث کے مفہوم سے وہ آسانی مراد ہے جو آج کے صلح کلی مولویوں نے اپنے کردار وعمل سے پیش کر رکھی ہے؟ اور دنیا کو سمجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کیا ان کے عمل باطل کے لئے یہ حدیث متدل ہوسکتی ہے؟ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر ذی علم اور تھوڑا سا بھی شعور رکھنے والا ہر صاحبِ ایمان یہی کہے گا کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

اسی لفظ آسانی پر گفتگو فرماتے ہوئے قبلۃ الاصفیاء سند الکاملین عمدۃ العارفین وارث البرکات مجمع الحسنات حضرت سید شاہ مولیٰنا حاجی حافظ قاری محمد اسمٰعیل حسن قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برضیٰ السرمدی نے ارشاد فرمایا.........

”آسانی:........یہ ایسا دل خوش کن لفظ ہے کہ ہر فرد بشر اپنے کار ہائے دینی ودنیوی میں اس کا جویا اور خواہاں ہے۔ مگر فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت کو اس لفظ سے کچھ ایسی وحشت پیدا ہو گئی کہ جہاں ان کے کسی کام میں اس کا نام لیا گیا اور یہ چونکہ حال مین اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسٹر دلاور حسین اور اُن کے سے دوسرے نیچر زدہ مدعیان ہمدردئ قوم کی زبان سے آسانی کا لفظ سُنتے ہی چونک پڑتے اور اُس سے دور بھاگتے ہیں تو آخر وجہ کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ حضرات اہل سنت وجماعت کا تو پہلے دن سے اسی پر ایمان ہے جو اللہ ورسول کا فرمان ہے۔ وہی قطعاً یقیناً آسان ہے اگرچہ نفس وشیطان پر اُس کی تعمیل کیسی ہی گراں ہو مگر اب پیر نیچر کی تعلیم سے نیچر زدہ مدعیان اصلاح وہمدردی قوم کی اصطلاح جدید میں آسانی نام ہے خود اپنی نفسانی خواہشوں من بھاتی کارروائیوں کی راہ سے خدا اور سول کے احکام کی پابندی روک ٹوک اُٹھا دینے کا توجب ایک یعنی حضرات اہل سنت وجماعت اللہ ورسول کے احکام ہی کو آسان سمجھتے اور اُن کے سامنے نفس وشیطان کی گرانی کو اُن کے منھ پر مارتے ہیں اور دوسرے یعنی نیچر زدہ مدعیان اصلاح وہمدردی قوم جس کو اُن کا نفس گراں نہ سمجھے اور آرام پائے اُس کو آسان سمجھتے اور اُس کے سامنے اللہ ورسول کے احکام اور ائمہ واکابر دین کے ارشادات کو ٹھکرا دینے میں کوئی باک نہیں رکھتے۔ ایسی حالت میں اول الذکر (حضرات اہل سنت) کا آخر الذکر (نیچر زدہ مدعیان اصلاح قوم) کے منھ سے آسانی کا لفظ سُن کر اُس سے چونک پڑنا اور بھڑک جانا کوئی تعجب خیز نہیں اور اس صورت میں جہاں ہماری اپنے گرامی برادران اپنے گرامی برادرانِ اہل سنت سے یہ عرض ہے کہ وہ اپنی اُسی پُرانی روش سچی حقیقی کامیابی آسانی خدا اور سول کے ہی احکام کی ہی اپنی طرف سے ذرا بھی کمی وبیشی کیے بغیر تعمیل ہی میں منحصر جاننے پر بہت مضبوطی سے قائم رہیں اور کسی مخالف کی بات پر کان نہ دھریں، وہاں ہم دوسرے نیچر زدہ مدعیانِ ہمدردی واصلاحِ قوم سے بھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اُن کی یہ نام نہاد آسانی ہمیں درکار نہیں۔ مہربانی کرکے وہ ہمیں اور عام اہل اسلام کو جو بحمد اللہ تعالیٰ فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت سے ہی تعلق رکھتے ہیں اپنی اس موجب بے شمار وحشت وگرانی آسانی سے سبکدوش ہی رکھیں“.........

ابھی آپ نے جو اقتباس ملاحظہ فرمایا، یہ ہے عرفانِ مارہرہ کی ایک

جھلک ، کہ جس سے ہم غلامانِ شاہ برکات ورضا علیہما الرحمہ کو جہاں بے شمار پیغام ملے وہاں ایک پیغام یہ بھی ملا کہ کسی بھی نیچر زدہ پلپلے اور صلح کلی لیکچرار ورائٹر کے لفظ آسانی سے کہیں دھوکا نہ کھاجانا، اگر کوئی اس لفظ آسانی کا سہارا لے کر اپنے مزعومہ مذہب ومسلک کو سکھائے اور پڑھائے چاہے ''جامِ نور'' کے ذریعے ہو یا کسی بھی صُلح کلی کے ذریعے تو اُس پر قطعی کان نہ لگائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی پیغام ملا کہ آج کل جو صُلح کلی پیر اور مولوی حضرات یعنی مدعیان اصلاح وہمدردی قوم وملت جو آج بھی مادیت پسندی سے مرعوب ہوکر پیرِ نیچر کی یاد دلاتے ہیں اور شریعت کے حدود کی پامالی کرتے ہوئے آزادیٔ شیطاں کے گیت گاتے ہیں اور رفتہ رفتہ لوگوں کو صُلح کلی بناتے ہیں ان سے بھی ہم غلامانِ مشائخِ مارہرہ مطہرہ کو قطعاً دوری اختیار کرنا چاہیے، بلکہ سچ تو یہ ہے ان مشائخ عظام قدس سرہم کے اقوال وکردار سے مذہب ومسلک کا عرفان حاصل کرتے ہوئے اور ان کی سنت پر چلتے ہوئے دورِ حاضر کے ان تمام صلح کلیوں سے ہم کو بھی برملا یوں کہہ دینا چاہیے کہ مولانا! آپ کی یہ آسانی ہمیں درکار نہیں، ہمیں ہمارے مشائخ عظام قدست اسرارہم کے اقوال مبارکہ کافی ووافی ہیں۔ اور ہمارے امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرما چکے ہیں کہ ؂

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلی

اے سُنّی مسلمانو! ہر دور میں باطل کی کچھ عادتیں رہی ہیں جیسے کہ اس کے یہاں ہمیشہ ابہام ملے گا، بہت کچھ سوچے گا پھر بھی کچھ نہ کہہ پائے گا۔ بہت چالاکی سے کام لے گا پھر بھی اس کے ماضی وحال میں تضاد نظر آئیگا قول وعمل میں بھی فرق ہوگا، حال وقال میں یکسانیت نہ ملے گی۔ ان ماقبل کے تمہیدی کلمات کی روشنی میں مولوی لیسین اختر کے ''عرفان'' کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کریں۔

پہلی جھلک:.........''ہم جس مذہب ومسلک کے ماننے والے ہیں وہ آفاقی اور عالمگیر ہے وہ کسی صوبے ملک ، براعظم میں محدود نہیں،(عرفانِ مذہب ومسلک ص ۳۸)

مولانا! صوبے ، ملک ، براعظم ، میں محدود نہ کہہ کر سیدھے سیدھے کہہ دیتے کہ بریلی میں محدود نہیں ہے تاکہ مقصدِ دلی کی صحیح ترجمانی ہوجاتی اور اتنا گھمانے پھرانے کی ضرورت نہ رہتی۔

دوسری جھلک:.........

''اس آفاقی مذہب ومسلک کو کسی خانقاہ یا کسی درسگاہ کی چاردیواری میں محدود اور مقید نہیں کیا جاسکتا''(کسی خانقاہ یا درسگاہ کی چار دیواری میں ''مقید نہیں کیا جاسکتا''کی جگہ سیدھے فرمادیتے '' کہ خانقاہ عالیہ رضویہ میں مقید نہیں کیا جاسکتا '' تاکہ اتنی لمبی چوڑی عبارتیں لکھے بغیر آپ کی تمنائے دلی مختصر جملے کے ذریعے پوری ہوجاتی جیسا کہ آپ جیسے تنگ نظر لوگوں کا کہنا اور سوچنا بھی ہی۔)

تیسری جھلک:........''محدود فکر وخیال کے ساتھ غیر محدود مفادات ومصالح اہل سنت کا تحفظ کیوں کر کیا جاسکتا ہی؟''۔

سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت کے شرعی عمدہ فکر وخیال کے ساتھ جملہ مفادات ومصالح اہل سنت کا تحفظ ہوتا رہا، ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تاقیامِ قیامت ہوتا رہے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اُن کے عطا کیے ہوئے پیغام کو حرزِ جاں بناکر راحتِ قلب کا سامان فراہم کیا جائے تاکہ تکدُّر وانقباض آفت جاں اور مرضِ قلب کا شافی وکافی علاج ہوسکے۔ اور انشاء اللہ اسی مبارک فکر وخیال کے ساتھ آج کے صُلح کلی مزاج مولویوں کے سیمینار سے بچتے ہوئے پیرامریدی اور تقریر وخطابت ، تدریس وتحریر کے ذریعے خدمتِ دین متین بھی ہوتی رہے گی ۔ اور ہر مشکل وپریشانی کا حل نکلتا رہے گا۔ ارشادات وفرمودات اعلیٰ حضرت کا مخالف جل رہا ہے اور جلتا رہے گا۔ (اور کتنے جلنے والے واصل جہنم ہوگئی)

چوتھی جھلک:.........''ہر شعبۂ حیات میں سواد اعظم کی رہنمائی کرتے رہنا علماء ومشائخ کرام کا ہمہ وقتی فریضہ ہی۔ دین نام ہی ہے ہر مسلمان کی خیر خواہی کا۔'' (ایضاً ص ۳۹)

یہاں پر علماء سے خاص توجہ کا طالب ہوں۔ مولانا کہتے ہیں ۔''دین نام ہی ہے ہر مسلمان کی خیر خواہی کا۔''

مولانا! کہیں تو تفصیل کردی ہوتی یا سارا کام اشاروں میں کرنا چاہتے ہیں! آپ نے یہاں مسلمانوں پر مطلقاً ''دین'' کا حصر کیا ہے کیا اس کا ثبوت کتب معتبرہ سے دے سکتے ہیں؟ کیا آپ نے ہر مسلمان کی خیر خواہی میں دین کا حصر نہ کیا؟ ضرور کیا۔ کتب معتبرہ سے من وعن یہ جملے دکھا سکتے ہیں، کیا صرف مسلمانوں کی خیر خواہی میں ہی دین کا حصر دکھا سکتے ہیں؟ تمام دین خیر خواہی ہے ذرا اس کی تفصیل کتب معتبرہ میں دیکھیں فرمایا خیر خواہی اللہ کی یعنی اللہ ورسول پر ایمان لانا اور خیر خواہی قرآن مجید کی کہ اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان لانا اور خیر خواہی ائمہ مسلمین کی یعنی ان کی اطاعت کرنا اور اللہ ورسول سے سچی محبت اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور ان کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم اور ان کے جملہ محبوبانِ بارگاہ سے محبت اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام دشمنوں اور گستاخوں سے عداوت ونفرت اور خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھروسہ کرکے اپنے اپنے مقامات پر وہابیت ودیوبندیت ورافضیت ونیچریت وصلحکلیت سے بیزار ہوکر شریعت مطہرہ کی بتائی ہوئی اصل اصیل الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر اپنی طاقت استطاعت بھر عمل کرتے رہنا اور دوسروں سے بھی تاعمر کرواتے رہنا۔ یہ ہے سچے مسلمانوں کی سچے مسلمانوں سے سچی خیر خواہی۔ یعنی جس کو ایک جملے میں یوں کہئے کہ (مسلک اعلیٰ حضرت) پر تاعمر خود بھی عمل کرتے رہنا اور دوسروں سے کرواتے رہنا جیسا کہ اس زمانے میں امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے اپنے زمانے کے خیر خواہِ اعظم یعنی مجدد اعظم مظہر امام اعظم نائب سرکار غوثِ اعظم امام اہل سنت سیدنا سرکار حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتبِ مبارکہ میں دیکھو کہ کیسے اُمتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ہمہ وقت بعطائے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کفروارتداد کے دلدل سے نکال کر جہنم سے بچانے کی تدبیرومساعی میں پوری زندگی مصروف رہی۔اوران گنت لوگوں کو آج تک بچایا اورانشاء اللہ تاقیام قیامت بچاتے رہیں گی۔اور اس سے بڑھ کرخیر خواہی کیاہوسکتی ہے ؟اورخیر خواہی کس کانام ہی؟اور خیر خواہی کسے کہتے ہیں؟ بے شک یہ سچ ہے کفروارتداد وزندقہ وگمراہیت وصلح کلیت وبے دینی سے مسلمان کوبچانا خیرخواہی ہی۔وہابیت ودیوبندیت ورافضیت ونیچریت وصلح کلیت وغیرہم جملہ فرقہائے باطلہ کا کھلم کھلا ،بے لومۃ ولائم ردِّ بلیغ کرناخیر خواہی ہے ۔ہرزمانے ہردورمیں اُس زمانے اُسدورکے جملہ دین و شریعت پرہونے والے حملوں وفتنوں کاسدّباب کرناخیرخواہی ہی۔نائبین مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علماءِ حق ومشائخ کرام کی مبارک تحقیقات وتحریرات پرانگشت نمائی ،بے جاجرح وتنقیدکرنے والے بے ادب گستاخوں کاردکرتے ہوئے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو ان کے دامِ تزویر میں پھنسنے سے بچانااوران سنیوں کوادب سکھاناخیرخواہی ہی۔

مولانا!آپ کی عبارت میں ہرجگہ ابہام کیوں ہوتاہے ۔اگر ایک عام قاری آپ کے مضمون کے سیاق وسباق سے نتیجہ نکال کر یوں کہے کہ وہابیت کاکھلم کھلا رد نہ کیاجائے یہی خیر خواہی ہی،اُن کے رد وطرد سے انکار کیاجائے یہی خیر خواہی ہی،وہابیوں دیوبندیوں کے ساتھ کھلم کھلا شرکت ،کھانا پینا کیاجائے یہی خیر خواہی ہی،اعلیٰ حضرت قدس سرہ جیسی عبقریٔ روزگار شخصیت کے مسلک حقہ کو ہدفِ تنقیدبنایاجائے یہی خیر خواہی ہی۔یہ قطعاًہرگزہرگز خیرخواہی نہیں بلکہ صریح گمراہیت وصلح کلیت ہی۔اوراس سے بڑھ کربدخواہی نہیں ہوسکتی ۔

لیکن آپ یہاں جس خیر خواہی کا لوگوں کو تابع کرناچاہتے ہیں یہ اُسی جھوٹے خیر خواہ کی میراث ہے جس نے ہمارے جد کریم حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوارضی اللہ تعالیٰ عنہاسے بقسم کہاتھا''یعنی اُس نے قسم کھاکر اُن دونوں سے کہامیں تمہاراخیر خواہ ہوں''۔ (پ ۸سورہ اعراف رکوع ۲)

مولانا!جیساکہ ابھی اوپر گذرا جہاں عقیدہ وایمان کی گفتگو کی جائے وہاں کوئی ایسی ادھوری ومبہم بات کرناجس سے ایک عام قاری کے گمراہ ہوجانے کااندیشہ ہو توایساابہام ناروا ہی۔اورایسا بھی نہیں کہ یہ کتاب صرف اہل علم کے لئے لکھی گئی ہو؟]ا[اس صورت میں تو آپ پر اور ضروری ہوگیاتھاکہ وضاحت کردیتے کہ خیر خواہی سے کیامراد ہی۔اگر علماء کے لئے ہے تو اس میں کون سی ایسی بات ہے جو علماء جانتے نہیں۔اور اگر علماء جانتے اور ان کو معلوم ہے توتحصیل حاصل لازم۔لیکن آپ وضاحت کرتے ہی کیوں!کیونکہ بات تولوٹ کر وہیں آتی، آپ چاہتے ہی یہ تھے کہ میرے ابہام سے ماقبل ومابعد کے عقائد باطلہ کی تائید ہوجائے اور ابہام کاابہام رہ جائے (اور کفرآلودہ زہر خورانی کاکام معاذاللہ بآسانی ہوجائی)اور وقت آنے پر مجھے نکلنے کے لئے ایک گلی بھی مل جائے اورمیں کہہ دوں کہ لیجئے صاحب!مجھ پر بدگمانی کرتے ہیں ،واہ رے واہ مولانا! آخر چالاکی ہوشیاری اورکس شئے کانام ہی؟کیونکہ آپ نے مُلّاکشاف بن کر اسی عرفان کے ص۳۶پر لکھاہے کہ ....''علامہ فضل حق خیر آبادی سے امام اعظم ابو حنیفہ تک اور دیگر اکابر واسلاف اہلسنت پر ہونے والے سیمینار وکانفرنس تک جن افراد کے دلوں میں تنگی اور دماغوں میں بدگمانی کے جراثیم کلبلارہے ہیں'' الخ۔

مولانا! کبھی کبھی آپ کی جہالت پر ہنسی آتی ہے اور بزرگوں کی وہ بات یاد آتی ہے جوآپ جیسوں کا صحیح علاج ہے کہ ''جواب جاہلاں خاموشی باشد ''۔الحمدللہ ! ہم اس درکے گدااور غلام ہیں جس کے سامنے بڑے بڑوں کی چالاکیوں نے دم توڑ دیااو ربڑے بڑے ہوشیار رجوع کرتے نظر آئی.......(اگر اس کی ایک جھلک دیکھناہوتو مولوی عبدالباری فرنگی محلی کے کفریات خبیثہ پر حضور اعلیٰ حضرت سرکارنے جو مؤاخذہ فرمایاہے اور جو مکالمات ہیں یعنی ''الطاری الداری لہفوت عبدالباری''کامطالعہ کریں).. تو ان کے درکے گدااور غلام کے آگے مولوی یٰسین اختر جیسوں کی چالاکی وہوشیاری کیا معنی رکھتی ہی،اب وہ پہلیاں اور ہوشیاریاں کیاہیں ذراغور فرمائیں۔

پہلی چیز تویہ کہ کسی بھی عاشق اعلیٰ حضرت یاان کے مسلک کے ماننے والے کو حضور علامہ فضل حق خیر آبادی اور سرکار امام اعظم ابو حنیفہ ودیگر اکابرواسلاف اہل سنت جیسی بلندوبالااور صاحب علم وفضل شخصیتوں کے نام سے منسوب کسی بھی سیمینار یااجلاس سے اعتراض کیوں ہونے لگایادل تنگ کیوں ہونے لگا؟کیاوہ صرف دارالعلوم اشرفیہ والوں یاصرف مولوی یٰسین اختر جیسوں کے ہی آقا ہیں؟آخر کس طرح کی دلوں میں تنگی اور دماغوں میں بدگمانی کے جراثیم؟]ا[کیاآپ لوگوں نے صرف اپنے آپ کو اِن بزرگوں سے عقیدت]ا[ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ لکھنؤمیں ہونے والی سیمینارکی مخالفت علمائے حق کی جانب سے کی گئی۔لیکن مولانا!ذرایہ راز بھی کھول دیاہوتا کہ مخالفت کیوں ہوئی اور غلامانِ اعلیٰ حضرت نے مخالفت کیوں کی ؟جیساکہ اہل حق پر مخفی نہیں،کہ بربنائے حق نہ کہ حسد۔

ووابستگی کاٹھیکیدار سمجھ رکھاہی؟کیا کوئی غلامان اعلیٰ حضرت ،سنی بریلوی مسلمانوں کی جانب سے قیامت تک اس طرح کاثبوت دے سکتاہی؟سچ تویہ ہے کہ ہندوستان کے مختلف مقامات پرنہ جانے کتنی مرتبہ ان مذکورہ بالا شخصیتوں پر غلامانِ اعلیٰ حضرت نے کہیں مقالات پیش کئے تو کہیں تحریر وتقریر کے ذریعے ان کی عظمتوں کے گیت گائی۔

لیکن یہاں غور تویہ کرناہے کہ پھرمولوی یٰسین اختر کااس عبارت کو پیش کرنے سے کیا مقصد ہے توسنئے اور غور سے سنئے۔ اہل علم کے لئے تو میں صرف اتناہی کہہ کر گذرجاتاکہ یہ حبّ علی نہیں بلکہ بغضِ معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)ہی۔ لیکن ایک عام قاری کے لیے میں یوں وضاحت کرناچاہوں گا کہ اب چندروزسے کچھ ناعاقبت اندیش اور صلح کلی مزاج مولویوں یاکھل کر یوں کہہ لیجئے مولوی یٰسین اختر مصباحی اور خفیہ طور پر ان کی پشت پناہی کرنے والے ،بلکہ کچھ موقعوں پر کھل کر بھی دارالعلوم اشرفیہ کے مسلک اعلیٰ حضرت مخالف فکر رکھنے والوں کو (جس پر بہت سے شواہد موجود ہیں جس کی تفصیل وقت آنے پر خود انہیں کی تحریر وتقریر سے پیش کردی جائے گی) حضور سرکار اعلیٰ حضرت کا بڑھتاہوا چرچااور ذکر برداشت نہیں ہوپارہاہی۔اب کہیں کیا۔ماضی کاحال دیکھ چکے ہیں کہ مرکزیت کاخواب دیکھنے (یہ بھی ایک تفصیلی موضوع ہی)

پر تعبیر کیا ملی تھی۔ تو پھر پوری ذریّت نے ایک رائے ہو کر فیصلہ یہ کیا کہ اب اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کچھ حاصل نہ ہو گا اور حضور اعلیٰ حضرت کی شہرت یا ان کی مرکزیت پر کوئی بھی فرق نہ آئے گا اور ان کے مسلک کے نعرے لگنا (جیسا کہ بارہا انہوں نے تحریر وتقریر سے لفظ مسلک اعلیٰ حضرت اور نعرۂ مسلک اعلیٰ حضرت کی بھرپور مخالفت کی) کم نہ ہوں گے لہٰذا اب دوسرے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر ان کے نام سے سیمینار واجلاس منعقد کر کے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو پینترا بدل کر اب یوں سمجھایا جائے کہ کیا صرف ایک ہی شخصیت کے نعرے لگاتے رہو گی، دوسرے بزرگوں کو یاد نہیں کروگے ؟ ....یہ اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت سے متنفر کرنے کی نئی ٹیکنک ہی۔ اور شہد دکھائے زہر پلائے والا مضمون ہی۔ جس سے اہل فہم تو اچھی طرح واقف ہیں۔ اور اب عوام اہل سنت بھی آگاہ ہو چلے ہیں...........

میں یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دینا چاہتا ہوں، کچھ دنوں سے کچھ لوگوں کی تحریرات وتقریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اکثر مقامات پر حضور اعلیٰ حضرت کے مقابل اُن کے معاصرین کو بار بار لا کر نہ جانے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ میں یہاں پر اس پس منظر میں ایک بہت کھلی مثال قارئین کے لئے پیش کر دوں کہ اگر آپ لوگ ماضی کا مطالعہ کریں تو آپ کو ایک فرقہ ایسا بھی نظر آئے گا کہ جس نے جب ہر چہار جانب یارسول اللہ کے گونجتے نعروں کو دیکھا (تو اس فرقے کی تفصیل تو اپنی جگہ)......بتانا یہ ہے کہ اس فرقے کے کچھ مولویوں کے مضامین آپ کو اس انداز میں ملیں گے ”اللہ اللہ کرو، یااللہ یااللہ کہو، یارسول اللہ نہیں..........کیا کوئی اس سے بھی بڑا ہے ؟ تمہارے نبی نے تو خود اللہ اللہ کا ذکر کیا“......وغیرہ وغیرہ اس طرح کی باتیں کر کے ان کا مقصد ذکر خدا کو عام کرنا نہیں تھا، بلکہ ذکرِ رسول جوان کالے دل والوں کو برداشت نہیں ہو پارہا تھا، اس کو مٹانا مقصدِ اصلی تھا۔ جس کا جواب آقائے نعمت حضور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شعر میں بھی یوں عطا فرمایا ہے کہ ۔

ذکرِ خدا جوان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ یہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہی

بلاتشبیہ وبلاتمثیل جزئی طور پر آج کچھ دل کے کالوں کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا ذکر ہضم نہیں ہو پارہا ہی.........وہاں ذکر رسول مٹانے کے لئے شیطان نے ان کو ایک چال سکھائی تھی، یہاں ذکر عاشق رسول مٹانے کیلئے شیطان ان کو اسی طرح کی چال سکھا رہا ہی۔ اگر چہ مقصد اصلی سے ان کا ہر ساتھی واقف نہ ہو۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ اب ایک بڑی اکثریت اس خفیہ راز سے واقف ہو چکی ہی۔ جیسے وہاں کوشش باطل کامیاب نہ ہو سکی اور یارسول اللہ کے نعروں سے یہ دھرتی گونج رہی تھی اور گونجتی رہے گی......اورانشاء اللہ تعالیٰ حاسدینِ اعلیٰ حضرت کچھ بھی کر لیں بطفیل سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے سچے عاشق اور ان کے پیارے نائب یعنی حضور اعلیٰ حضرت اور اُن کے مسلک کے نعروں سے بھی یہ دھرتی تاقیامت گونجتی رہے گی۔ اور نتیجہ نکل کر یہی آئے گا کہ ۔

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

اس سلسلے میں ایک موٹی مثال حالیہ دنوں کی کاظم پاشا حیدرآبادی کی بھی ہے، کہ اس نے بھی چند روز پہلے اپنی ایک تقریر میں برسرممبر مائک پر عوام اہل سنت کو ڈانٹتے ہوئے یہ جملے کہے کہ......”کیا ہر جگہ اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت لگار کھا ہی۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) ارے اس کا نعرہ لگاؤ جس کے گیت تو زندگی بھر خود اعلیٰ حضرت نے گائے یعنی غوث اعظم کا نعرہ لگاؤ۔“.......اور بھی بہت کچھ بکا جو کہ ریکارڈ میں موجود ہی۔

لیکن یہاں قارئین سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس طرح کا نازیبا انداز اپنا کر اور ڈانٹ ڈپٹ کر حضور اعلیٰ حضرت اور ان کے مسلک کے نعروں سے عوام اہل سنت کو روکنا ایک بہت بڑی اور شرعی غلطی نہیں ہی؟ ضرور ہے، بلکہ یہ تو شیطانی چالوں میں سے ایک چال ہے۔ اور کیا نائب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مظہر غوث الوریٰ حضور اعلیٰ حضرت اور ان کے مسلک حقہ کے نعروں سے روک کر نعرۂ غوث پاک کی بات کرنا یہ غوث اعظم کی سچی محبت ہو سکتی ہی؟ ہرگز نہیں! ایسے ہی مثال کے طور پر آپ مولوی یٰسین اختر جیسے دیگر مسلک اعلیٰ حضرت سے بیزاری ظاہر کرنے والوں کا اجلاس وسیمینار دیکھیں اور سُنیں اور محسوس کریں کہ اُن کی میٹھی میٹھی گفتگو میں کتنا زہر ہوتا ہی۔ اور ان کے زبان وقلم سے بھی یہ الفاظ معرضِ وجود میں آتے ہیں کہ حضور اعلیٰ حضرت نے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تعریف کی وہ تعریف کی ....انہوں نے خود ایسا لکھا ایسا کہا........وغیرہ وغیرہ۔

اور بارہا ان جیسوں کے اجلاس میں مسلک اعلیٰ حضرت کا لفظ بولنے پر موقع محل کی نزاکتوں کے مطابق یا تو پابندی لگادی گئی یا تبدیلی کر دی گئی یا پھبتیاں کسی گئیں۔ اور استہزاء کیا گیا۔ ان سارے حالات کے تناظر میں قارئین خود فیصلہ فرمالیں کہ ان کا عشق امام اعظم ودیگر ائمہ واسلاف کا ذکر وعشق کتنا سچا اور حقیقی ہی، اور وہ کون سا اور کس کا عشق ہے جو اس دور میں صرف دعویٰ کر کے مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل کئے بغیر سچا اور حقیقی ہو سکتا ہی۔

مولانا یٰسین اختر کے کتنے پینتروں سے قوم کو آگاہ کیا جائے اسی کتاب ”عرفان مذہب ومسلک“ کے صفحہ ۳۱ پر بڑے بڑے الفاظ بول کر خود یوں لکھتے ہیں کہ اکابر واسلاف ومشاہیر اسلام وعلمائے وصوفیہ ومشائخ عظام کے ارشادات وفرمودات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور یہ وہ نقوش ہدایت ہیں جو کتاب وسنت سے مستفاد ومستنیر ہیں جن کی پیروی واتباع ہمارے لئے باعثِ فلاح ونجات ہی“۔

q ایک طرف تو علماء صوفیاء اور مشائخ عظام کے ارشادات وفرمودات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہونے کی بات کر رہے ہیں اور دوسری طرف قلم ان ہی ارشادات وفرمودات کے خلاف زہر افشانی کر رہا ہی۔ جیسا کہ اہل علم اور باشعور حضرات پر مخفی نہیں (جیسا کہ ان لوگوں کے کتابچوں ورسلیوں کے پڑھنے والوں پر یہ راز مخفی بھی نہیں ہی۔ مثال کے طور پر آپ نے

عرفان میں نعرے تو بڑے بڑے لگائے اور خشک نعرے لگانے کا مخلصین ومتصلبین کو الزام دے دیا۔ میں یہاں پر دیانتدار اہل علم حضرات سے پوچھنا چاہوں گا کہ رحماء بینھم پڑھتے رہنا اور اشداء علی الکفار کے مفہوم کلی سے عملاً قولاً اشارۃً کنایۃً انکار کرتے رہنا کیا اسی کا نام عرفان مذہب ومسلک ہی؟ انا للہ وانا الیہ راجعون! ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (یہ تفصیل طلب موضوع ہے وقت آنے پر مزید تفصیل بھی کردی جائے گی۔) مشائخ عظام کے ارشادات وفرمودات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اس سے اختلاف کس کو ہے لیکن مولانا کی ہوشیاری دیکھیں کہ مشائخ عظام کے فرمودات وارشادات میں صرف فرنگی محل لکھنؤوالی میٹنگ ہی یاد رہی اور سب فرمودات وارشادات اسی پر منحصر ہوگئے یا تو پھر دیگر فرمودات نسیاً منسیاً کردئے گئی۔ آئیے لگے ہاتھ کچھ فرمودات پیش کردوں تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ مولوی یٰسین اختر کے عرفان کو ان ارشادات سے کیا نسبت حاصل ہے ۔بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مولانا کو اپنی عرفان سے پہلے لوگوں کو بانیٔ دارالعلوم اشرفیہ محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے ارشادات عالیہ سُنادیتی۔ اب یہاں یہ کہنا پڑے گا کہ مولانا اور ان کے مؤیدین اور ان کی پشت پناہی فرمانے والے دیگر حضرات یا تو حضور سرکار اعلیٰ حضرت وشہزادگانِ اعلیٰ حضرت وخلفائے اعلیٰ حضرت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کتبِ مبارکہ کا عشق وادب کی دنیا میں ڈوب کر بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکے اور ان کے ارشادات عالیہ صحیح طور پر نہیں سمجھ سکی۔

بفرضِ غلط اگر ہم تسلیم کرلیں کہ سمجھ گئے تو شاید یہ سوچا کہ اگر دنیا کو اُن کے ارشادات عالیہ کا صحیح مفہوم سمجھادیا تو ان میں خود یہ تمیز پیدا ہوجائے گا کہ علمائے دین کون ہیں اور علمائے دنیا کون ہیں ،عالم باعمل کون ہے اور عالم بے عمل کون ہے ۔پھر تو وہ خود نہ جانے کتنے یٰسین اختر جیسے صلح کلی مزاج مولویوں کی خبر لینا شروع کردیں گے (جیساکہ علمائے حق کی صحبت میں رہنے والے بہت سے عوام اہل سنت جن کو واقفیت حاصل ہے اچھی طرح سے خبر لے بھی لیتے ہیں) بلکہ آپ لوگوں کی تحریرات سے یہ بھی اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ آپ جیسے صلح کلی مزاج رکھنے والے بزرگوں کی کتب مبارکہ سے کتربیونت کرکے اپنے کردار وعمل اور اپنے اغراض فاسدہ کے حصول کے لئے اپنے مزاج کے مطابق ہی عبارتیں لاتے ہیں۔

میں اس مقام پر علماء دین سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ کیا مشائخ عظام کی روش اور طریقہ یہی تھا؟ ہرگز نہیں، یہاں پر ثبوت کے طور پر محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا ارشادِ حق سُنیں! فرماتے ہیں: ۔"اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد واتفاق کی تعلیم دی ۔تمام مسلمانوں کو ایک زنجیر اور ہر فردِ مسلم کو اس کی ایک

ایک کڑی قرار دیا اور فرمادیا آیت :واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ترجمہ: سب متفق ہوکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو آپس میں تفرقہ نہ کرو مسلمانوں میں علاقہ مؤدت ورشتہ اخوت قائم کرکے آپس میں اتفاق وصلح کا حکم فرمایا آیت :انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم ترجمہ: سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں پس آپس میں صلح کرو ۔مسلمانوں کو آپس کے نفاق وشقاق سے بڑے زور کے ساتھ منع فرمایا آپس کی نااتفاقی کے نقصانات پر سخت تنبیہہ کی فرمایا آیت :ولاتنازعوا فتفشلوا وتذھبوا ریحکم ترجمہ: آپس میں نزاع جھگڑا نہ کرو ورنہ تمہاری ہوا خیزی ہوجائے گی۔ قرآن مجید کی ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے یہ کہ مسلمانوں کی صلاح وفلاح ان کی بھلائی وبہبودی آپس کے اتفاق میں منحصر ہی۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنی بقا کے لئے آپس میں اتفاق واتحاد رکھنا ضروری ہی۔

مگر عالمین حالمین، قارئین متصلبین یہاں پر دھیان دیں کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ نے ایک ہی رُخ پر گفتگو نہ فرمائی ، بلکہ خود اس کے متعلقات اور دوسرے پہلوؤں پر بھی روشنیڈالتے ہوئے اور زور دے کر فرمایا ،آگے کی عبارت ملاحظہ کریں ۔

"مگر یہ یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد واتفاق کا حکم دیا اور نااتفاقی سے منع فرمایا ہے اس کے نقصانات بیان فرمائے اسی طرح کفار ومشرکین ودشمنانِ دین سے نفرت وعلیٰحدگی کا حکم دیا ان سے میل جول مؤدت وموالات حرام کی آیت :یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین۔ ترجمہ:اے ایمان والو مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ بد دینوں اور غیر مسلموں کا اپنا رازدار بنانے سے منع فرمایا اس کی خرابیاں اور نقصانات بھی ظاہر فرمادئیے۔ آیت : یاآیھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ماعنتم قد بدت البغضاء من افوھھم وماتخفی صدورھم اکبر ۔ترجمہ:"اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری ایذا رسانی میں کمی نہیں کریں گے تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا ان کی دلی تمنا ہے دشمنی تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہوچکی اور جو عداوت ان کے سینوں میں چھپی ہے وہ بہت بڑی ہی۔ "......

قرآن مجید کے اس فرمان کے بعد مومن کی شان نہیں کہ کفار وبد دینوں کو اپنا رازدار بنائے ان سے صلاح وفلاح کی امید رکھی۔ پھر آیات میں کسی خاص قسم کے کافر کی تخصیص نہیں بلکہ ہر کافر کا یہی حکم ہے کافر خواہ سیاہ ہو یا سفید ،کھلا ہوا ہو یا چھپا، چوٹی والا ہو یا داڑھی والا سب کا حکم ایک ہی ہے قرآن مجید نے سب کو مسلمانوں کا دشمن فرمایا ہی۔ آیت:ان الکفرین کانوا لکم عدوا مبینا O ۔ ترجمہ:"بے شک تمام کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں" یعنی خواہ کھلے ہوں یا چھپے ،کالے ہوں یا گورے ہر کافر مسلمانوں کا بڑا دشمن ہے "..........

ذرا دیکھیں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے کتنے واضح طور پر اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے دونوں پہلوؤں پر کتنی عمدہ گفتگو فرمائی اور کسی طرح کا ابہام باقی نہ رکھا۔ یہ ہے مولانا! ایک عالمِ حق گو کی شان جو قطعاً احقاقِ حق وابطالِ باطل میں کسی طرح کے اشاروں اور کنایوں سے کام نہ لی۔

ذرا اسی فتوی میں آگے ملاحظہ فرمائیں خاص کر وہ حضرات جنہوں نے "عرفان یٰسین اختر" کو پڑھا ہو۔ کہ حضور حافظ ملت ارشاد فرماتے ہیں ۔"یاد رکھو مسلمانوں کی صلاح وفلاح کے لئے اللہ ورسول کا حکم کافی ہی۔ ان کا فرمان ہوتے ہوئے مسلمانوں کو کسی تجربے کی ضرورت

نہیں۔کیونکہ تجربہ غلط ہوسکتا ہی، آزمائشیں جھوٹی ہوسکتی ہیں مگر حکم الٰہی میں کذب کااحتمال نہیں۔

ذرا صلح کلی مزاج رکھنے والے مولوی صاحبان وبالخصوص نام نہاد مصباحی صاحبان جن کو قوم کی (نام نہاد)صلاح وفلاح کادرد ،دردِ انجائنا بن چکاہی۔بڑی بڑی کانفرنسیں اصلاحِ معاشرہ کے نام پہ کرتے ہیں وہ حضرات خوب غور سے پڑھیں اور حافظ ملت کے دارالشفاء سے دردِ انجائنا کی دوا حاصل کریں۔اسی ''الارشاد''میں آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

ارشادات وفرمودات کے ہوائی نعرے لگانی

والے ذراغورسے اس ارشادِ عالی کوسنیں:

''مسلمانوں کی کسی جماعت کی شرکت کے لئے صرف اتناہی دیکھ لیناہے کہ اس کے ارکان وعناصر میں کوئی کافر تونہیں؟اگر ہے تو یقینااس کی شرکت بحکم قرآن حرام اورضرور حرام ہی۔اس سے بچنافرض اوراشد ضروری ہی''۔

میں ان مبارک جملوں پر کیا تبصرہ کروں اہل علم واہل حق حضرات ان مبارک جملوں کو خود پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ کیاتھے حضور حافظ ملت اور کیا تھے ان کے فرامین مبارک اور کیاہیں آج کے نام نہاد مصباحیوں کے نعرے !مولوی یٰسین اختر کانعرہ تو یہ ہے کہ مشائخ عظام کے ارشادات و فرمودات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں ۔جن کی پیروی واتباع ہمارے لئے باعث فلاح ونجات ہی۔اوردوسری طرف خود انہیں کی تحریرات سے ارشاداتِ حافظِ ملت کاخون نہیں ہو رہاہی؟توایک حق پسند کہے گا ضرور ہو رہاہی۔کہیں ایسانہ ہوکہ آج کے نام نہاد مصباحیوں کی روش اورصرف ان کی مضمون نگاری کاجنون ہماری آنے والی نسلوں میں حضور حافظِ ملت کی کوئی دوسری تصویر پیش کردی۔اور رفتہ رفتہ لوگ ان کو صرف خدانخواستہ پیر نیچر کافرسُرسَیَّد علیگڑھی کی طرح (محض مادیت پسند)علم وعمارت کادلدادہ اور دوست نہ سمجھ بیٹھیں۔اوران کی زندگی کا وہ عظیم گوشہ جس کو خدمت مسلک اعلیٰ حضرت کانام دے لیجئے اس سے بے خبر وبے بہرہ نہ ہوجائیں۔کیونکہ اکثر مقامات پر آج جب کچھ نااہل حضور حافظ ملت کاتذکرہ زبان وقلم سے کرتے ہیں تو صرف ایک پہلو پیش کرتے ہیں۔میں پوچھناچاہوں گااہل انصاف سے کہ کیاحضور حافظ ملت نے کھل کر نہ کہ دب کر مبارک پور ودیگر مقامات پر دشمنانِ رسول وہابیوں دیوبندیوں سے مقابلہ نہ کیااوراپنے غلام اور شاگردوں کو کھلم کھلاان کاردوابطال کرنے کاحکم نہ دیااپنے زمانے کی صلح کلیت کو جواب نہ دیا؟ضروردیااور بے شک دیا۔میں یہاں پر سچے ومسلک اعلیٰحضرت کے مؤیدین علماء سے پرخلوص گذارش کروں گاکہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے اس عظیم گوشے سے لوگوں کو واقف کرایا جائی۔تاکہ لوگ اچھی طرح سے اصلی اور نقلی مصباحیوں کو پہچان لیں۔اور عوام اہل سنت ہرسچے متصلب مصباحی سے بدگمان نہ ہوں۔آج لوگ اکثر مصلحت وقت کی بات کرکے نہ جانے کیسے کیسے خیالی پلاؤپکاتے رہتے ہیں جس کابزرگوں کی روش سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ذراان مصلحت پسندوں کو حضور حافظ ملت کی ''الارشاد''کایہ اقتباس بھی سُناد یجئے گافرماتے ہیں۔''شریعت مطہرہ کے خلاف مصلحتِ وقت شیطانی فریب ہی۔شریعت مطہرہ عین مصلحت ہی۔اللہ ورسول سے زیادہ ہماری مصلحت کوئی نہیں جان سکتا''۔سبحان اللہ !یہ ہے اہل حق کی مصلحت ذراپڑھیےُاور سمجھئے اور قبول کیجئی۔

یہ ہے ارشاد حق نہ عرفانِ باطل،یہ ہے ماضی کاارشاد نہ کہ حال کانام نہادعرفان۔یہ ہے ارشاد بانیٔ اشرفیہ کا اور یہ ہے عرفان آج کی اشرفیہ کے نام نہاد مصباحیوں کا۔ہے کسی دورِ حاضر کے نام نہادمصباحی کی جرأت کہ اس دمکتے اور چمکتے ہوئے کشورِ حق وصداقت کے ارشاد پر منہ مارسکی۔ دنیائے سنیت کے چمکتے ہوئے کشور حق وصداقت کے ارشادکے مقابل آج کانام نہاد عرفان پیش کرسکے ۔خداآپ لوگوں کو توفیق دے ۔مولیٰ عزوجل آج کے نام نہاد مصباحی مولویوں کو ارشاد سمجھتے ہوئے منزل عرفان کاراہی بنادی۔

حضرات !یہ عرفانِ حقیقی جوآپ نے ارشاد عزیزی کے روپ میں دیکھا۔سچ بتائیے گا !اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر،کیاحضور حافظ ملت کی سطر سطر سے مسلک اعلیٰ حضرت کی دل ودماغ کو معطر کرنے والی خوشبو نہیں آرہی ہی؟ہاں ضرور آرہی ہی۔کیاحافظ ملت کی ایک ایک سطر آج کے تمام فرقہائے باطلہ بالخصوص وہابی دیوبندی رافضی نیچری وتبلیغی ہربدمذہب وبے دین صلحکلی کے لئے شمشیر برہنہ نہیں ہی؟بے شک ضرور ہے ہمیں ان سے شکوہ کیاکرنا جوجان بوجھ کر انجان بنتے ہیں بلکہ ہم ان سادہ لوح علم دوست متصلبین حضرات کویہ بات باور کرانا چاہتے ہیں کہ خوب اچھی طرح سے اس حقیقت کو جان لو کہ جس مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کی خاطر حضور حافظ ملت نے مدرسہ مصباح العلوم اشرفیہ کی بنیاد ڈالی تھی یہاں تک کہ اس سرزمین مبارکپور کے ایک اجلاس عام میں علمائے حقانیین کی موجودگی میں ان کلماتِ مبارکہ کااظہار فرمایا تھا جس کا نچوڑاور مفہوم یہ تھاکہ اس ادارے کاقیام مسلک اعلیٰ حضرت کی خاطر کیاجارہاہی۔تاکہ یہاں سے علم وادب سے آراستہ ہونے والے فارغین مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کریں اورجملہ مرتدین وبے دینوں کاردّوطرد کرتے رہیں۔اور اس اجلاس عام میں اس بات کااعترف فرمایاکہ آج جو گلستانِ سنیت لہرارہاہے بالخصوص یہ صدقہ ہے مجدد اعظم حضورسیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

اے سنیو!آؤ ذرالگے ہاتھ صدرالافاضل علیہ الرحمہ کابھی ارشادِ عالی سُن لوکہ ارشاد فرماتے ہیں:۔''اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اگر اس وقت کمزوری دکھائی جاتی توہرقوم اور ہر قبیلہ کو احکامِ اسلام کی بے حرمتی اور ان کی مخالفت کی جرأت ہوتی۔اور دینِ حق کانظام باقی نہ رہتا۔یہاں سے مسلمانوں کو سبق لیناچاہیے کہ ہرحالت میں حق کی حمایت اور ناحق کی مخالفت ضروری ہی۔اورجوقوم ناحق کی مخالفت میں سُستی کرے گی جلد تباہ ہوجائے گی۔آج کل کے سادہ لوح فرقِ باطلہ کے ردکرنے کوبھی منع کرتے ہیں اورکہتے ہیں کہ اس وقت آپس کی جنگ موقوف کرو،اُنہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طریقِ عمل سے سبق لیناچاہئے کہ آپنے ایسے نازک وقت میں بھی باطل کی سرشکنی میں توقف نہ فرمایا۔جو فرقے اسلام کے نقصان پہنچانے کے لئے پیداہوئے ہیں اُن

سے غفلت کرنا یقیناً اسلام کی نقصان رسانی ہے۔"(سوانح کربلا)

دیکھا آپ نے! کہ صدرالافاضل فرمارہے ہیں کہ جو قوم ناحق کی مخالفت میں سُستی کرے گی، جلد تباہ ہوجائے گی۔یعنی سُنّیو! معلوم یہ ہوتاہے کہ تباہی سے بچناچاہتے ہو تو ناحق یعنی اہل باطل یعنی بدمذہب ،بیدین، گمراہ، پلپلے وصلحکلیوں کی مخالفت میں سُستی نہ کرو۔یعنی ڈٹ کرہر دشمنِ مسلکِ اعلیٰ حضرت کادفاع اور مقابلہ کرتے رہو،کیونکہ یقیناہر دشمن مسلک اعلیٰ حضرت دُشمن مذہب مہذب اہلسنت ہی۔

لیکن یاد رہے لوگ کتنا بھی شور وغل اور واویلامچاکے حق کو چھپانا چاہیں حق چھپتانہیں ہے بلکہ سچ تو یہ ہے یہ اس کافضل ہے جس کوچاہے توفیق عطافرمادے۔ابھی اہل حق زندہ ہیں،علمائے حق سلامت ہیں،لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ چند رِسلیوں سے اُن کے حوصلوں میں کوئی فرق آجائے گا،وہ حق کہنے سے بازآجائیں گی،احقاقِ حق وابطالِ باطل بالخصوص وہابیت ودیوبندیت وصلح کلیت کے رد وطرد سے متعلق اُن کی مجلسوں، تحریروں، تحریکوں، تقریروں پر کوئی فرق آجائے گا؟ ہرگز نہیں! انشاء اللہ تعالیٰ علمائے حقانیین ،حضرات علمائے متصلبین ،چاہے وہ کسی بھی سلسلۂ حق سے وابستہ ہوں یاکسی بھی سنی ادارے سے فارغ ہوں اپنی ذمہ داری نبھاتے تھے ،نبھاتے ہیں اور نبھاتے رہیں گی۔اوراپنے پیارے اور اچھے اعلیحضرت کے گیت گاتے تھے گاتے رہیں گی۔اور مسلک اعلیٰ حضرت کے نعرے لگاتے تھے اورلگاتے رہیں گی۔اور یوں ہی دشمنانِ اعلیٰ حضرت کوجلاتے تھے ،جلاتے ہیں اور جلاتے رہیں گی۔

حاصل کلام یہ نکلا کہ محض نعرے لگانا عرفان عرفان چلانا ،مصنف کتب کثیرہ کہلانا،رائٹر ولیکچرار بن جانا ،وہی ٹوٹے پھوٹے اردو کے جملے گھماپھراکر مضمون نگاری دکھانا یہ سب کاسب ارشادنبوی کے بغیر یعنی اس دور میں یوں کہئے کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل کئے بغیر بدمذہبیت وگمراہیت وصلح کلیت ہی۔

اتنا بھاری بھرکم نام رکھنے والے "عرفان"صاحب اب ذراعرفانِ حقیقی سے معرفت وآشنائی رکھنے والی ایک عظیم اور جلیل القدر شخصیت یعنی عارف کامل رہبر راہِ شریعت و طریقت شیخ کامل مخدوم حضور سید علی ہجویری المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالی سماعت فرمائیں۔تاکہ آئندہ عرفانِ حاصل کر سکیں۔اپنی عظیم معرکۃ الآراکتاب "کشف المحجوب "شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"ایک طبقہ ایساہے جسے طبیعت کی کاہلی ، نفس کی بڑائی،جاہ طلبی اور بغیر فضیلت علوّ مقام کی خواہش اور بے علم ہونے کے باوجود خصائص کی جستجو نے سرگرداں کر رکھاہی......وہ خوب جانتے ہیں کہ ان میں اس ظاہری دکھاوے کے سوا کچھ بھی نہیں ہی۔وہ محض ظاہری طمع میں اُن کی صحبت اختیار کرتے ہیں اور مداہنت کے طریقے پر اُن کے ساتھ اخلاق وکرم کامظاہرہ کرتے ہیں اور صلح کلی بن کر ان کے ساتھ زندگانی بسر کرتے ہیں ۔اسی بناپر ان کے دلوں پر حقانی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتااوران کے جسموں پر حصول طریقت کے مجاہدوں کی کوئی علامت بیدار نہیں ہوتی باوجودیکہ وہ خواہشمند ہوتے ہیں کہ محققوں کی مانند لوگ ان کی تعظیم وتکریم کریں اور ان سے ویسے ہی خوف کھائیں جیسے اللہ تعالیٰ کے مخصوص اولیاء کرام سے عوام خائف رہتے ہیں وہ چاہتے ہیں اُن کی اپنی آفتیں ان کی صلاح میں پوشیدہ رہیں ایسے لوگ۔۔۔ ان صوفیائے کرام جیسی وضع اختیار کرتے ہیں حالانکہ ان کالباس ان کے معاملے کی درستگی کے بغیران کے مکر وفریب کاپردہ چاک کرتا ہی۔ایسے مکروفریب کالباس روزِ قیامت حسرت وندامت کاموجب ہوگا۔ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حق تعالیٰ کاارشاد ہی۔"مثل الذین حملو التورٰۃ" ان لوگوں کی مثال جنہوں نے توریت پر عمل نہیں کیا اس گدھی کی مانند ہیں جو کتابوں کابوجھ اٹھائے ہوئے ہو ں کتنی بری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایااللہ تعالیٰ ظالم قوموں پر ہدایت کے دروازے بند کردیتاہی"۔

ذہن کے گندے دل کے اندھے تعلّی اور شیخی بھگارنے والے سب کے سب اس عظیم بزرگ کی اس مذکورہ عبارت پاک کو بریلی شریف کاسرمہ لگاکر غور سے پڑھیں اور ازخود فیصلہ کرلیں کہ عرفانِ حقیقی کیاہے اور صلح کلی کسے کہتے ہیں۔تاکہ آج کے عالم نمامفتی نما، مصلح نمااور مدرس کے روپ میں ہویامعلم کی،تنظیم کے روپ میں ہویاتحریک کے جیسے جعل ساز اور دھوکے بازوں سے اپنے ایمان کو بچاسکیں۔ لہٰذااے سُنیو! اگراپناایمان بچاناہے اور کل بروز قیامت اپنے بزرگوں کو منھ دکھاناہے اورانشاء اللہ جنت میں جاناہے توحضوراعلیٰ حضرت کے ارشادات عالیہ کو خوب خوب پڑھتے رہواوراسی پر عمل کرتے رہواورانہیں کے نقشِ قدم پرچلتے رہو۔اور ہر صلح کلی وہ چاہے پیرکے روپ میں ہویامولوی کی،مقرر کے روپ میں ہویامصنف کی،لیکچرارکے روپ میں ہویاپروفیسر ورائٹرکی۔ایسے تمام صلحکلیوں کی تحریر، تدریس، تقریر، لیکچر، لفاظی ،اُردوبازی کے تمام طریقوں سے خود بھی بچیں اوراپنے سُنی بھائیوں کو بھی بچائیں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ بطفیل حضوراکرم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم اورآپ سب سنی بھائیوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پرہمیشہ ثابت ومستقیم رکھی۔اوراسی مسلک حقہ پرخاتمہ عطافرمائے آمین۔الٰہی آمین۔

اہل سنت کاہے بیڑاپار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤہے عطرت رسول اللہ کی

انشاء اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ جل وعلا ووالصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ القریب المجیب العظیم الجلیل الجمیل الحسیب وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ وعلیٰ سائر اولیاء اُمتہٖ وعلماء مِلّتہٖ وعلیٰ سیدناومرشدنامجددینہٖ ومحی سنتہٖ وعلیناوعلیٰ سائراھل سنتہٖ وجماعتہٖ اٰمین یاارحم الرٰحمین،واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

تردید نظم ڈاکٹر شکیل اعظمی بجواب مُلّا معنوی

مطبوعہ نظم ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور جولائی ۲۰۱۴ء

از :مولانا تحسین عالم ، تحسین،رضوی بھاگلپوری

ڈاکٹر: دونوں ہم مذہب ومسلک ہیں تو جھگڑا کیسا
فقہی اور فرعی مسائل میں الجھنا کیسا

مُلّا معنوی: کانٹا مسلک میں اگر کوئی نہ بویا ہوتا
راستہ میرا جو سیدھا تھا نہ ٹیڑھا ہوتا
مسلک حق پہ اگر رہتا فریق ثانی !!!
پھر نہ آپس میں کوئی جھگڑا نہ جھمیلا ہوتا
ایسی صورت میں کہاں وہ مراہم مسلک ہے
بات الجھنے کی ہوئی جب تو فریق اول
بہر پیکار اُٹھا کاش نہ ایسا ہوتا

ڈاکٹر: ہو نہ افہام اور تفہیم یہ سودا کیسا
ضد پہ ہم اپنی اڑے ہوں یہ تماشا کیسا

مُلّا معنوی: ہوتا افہام اور تفہیم بھی سودائی سے
ضد پہ ہے کون اڑاکون بنا ہے خودسر
ہوتا معلوم یہ مرکز سے پوچھا ہوتا
کرتا افہام اور تفہیم بریلی سے اگر
پھرنہ یہ دست وِگر بیان کا تماشہ ہوتا

ڈاکٹر: ہو نہ تنقیح مسائل کی یہ جذبہ کیسا !!!
بس ہمیں حق پہ ہیں بے جاسایہ دعویٰ کیسا

مُلّا معنوی: کیسی تنقیح مسائل ہے کہ اس سے رخنہ
دیں حق پر ہے یہاں کون پھرا ہے حق سے
پوچھتا ’’تاج شریعہ‘‘ سے تو اچھا ہوتا

ڈاکٹر: کچھ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان باتوں سے
اہلسنت کا پریشان ہے طبقہ کیسا

مُلّا معنوی: کچھ بھی احساس اگر ہوتا خود پرستوں کو
اہلسنت کا پریشان نہ طبقہ ہوتا

ڈاکٹر: کوئی صورت تو نکالیں یہ فقہان حرم
تفریق یوں ہی بہرلحظہ بڑھانا کیسا

مُلّا معنوی: کیا نکالیں گے فقیہان حرم کوئی طریق
تفریق یہ مٹا دیتے جو مٹانا ہوتا
کرتے رہتے یہ اگر تاج شریعہ سے رجوع
وقت نے تفقرہ کا دن نہ دکھایا ہوتا

ڈاکٹر: کیا کسی کو نہیں احساس کہ ان باتوں سے
ملتا ہے غیروں کو تضحیک کا حربہ کیسا

مُلّا معنوی: اس کا احساس اگر ہوتا اہل دانش کو
دست دشمن میں نہ تضحیک کا حربہ ہوتا

ڈاکٹر: دوریاں ختم کریں بغض وحسد کو چھوڑیں
اپنوں ہی کیلئے یہ جنگ کا نعرہ کیسا

مُلّا معنوی: مرکز علم سے وابستہ اگر یہ رہتے
اپنے احباب میں نہ جنگ کا نعرہ ہوتا

ڈاکٹر: ضائع کرتے ہیں بلاوجہ توانائی کو
صرف ملت کے لئے ہوتو ہو نقشہ کیسا

مُلّا معنوی: بات سچی ہے مگر یہ نہ کریں گے ایسا
ایسا ملت کے لئے کرتے تو اچھا ہوتا

ڈاکٹر: اہلسنت کا ہے آئینہ رضا کا مسلک
مانتے سب ہیں تو پھر اس میں الجھنا کیسا

مُلّا معنوی: مانتے یہ اگر احمد رضا کے مسلک کو
مرکز افتاء سے ان کا نہ یہ پھرنا ہوتا
نام تنقیح پہ ہرگز نہ بدلتے مفہوم
فعل تنقیح میں بدلاؤ نہ آیا ہوتا

ڈاکٹر: ہائے افسوس کہ ہم مذہب وہم مسلک پر
دور فتریق وعداوت کا یہ آیا کیسا

مُلّا معنوی: ہائے افسوس کہ رہتے وہ اگر ہم مسلک
دور تفریق وعداوت کا نہ آیا ہوتا

ڈاکٹر: کاش ہم اپنے بزرگوں کے عمل کو دیکھیں
مختلف رائے پہ بھی ان کا تھا شیوہ کیسا

مُلّا معنوی: حکم حُرمت کے تھے پابند ہمارے اسلاف
کاش ان کی طرح ہم سب کا بھی یہ شیوہ ہوتا
حکم حرمت پہ اگر آج یہ رہتے قائم
ہاتھ میں اِن کے نہ ٹی وی کا پٹارہ ہوتا
’’الضرورات‘‘ کا نسخہ نہ برت پائے صحیح
ٹھیک ہم رہتے اگر ٹھیک سے برتا ہوتا
اہل افتاء نہ کبھی خونِ دیانت کرتے
’’پیرو‘‘ بنے کا اگر سر میں نہ سودا ہوت
جان کر بھی نہ وہ اظہار تجاہل کرتے
ردّ وکد کے لئے تحسین نہ پیدا ہوتا